ظہور امام مہدیؑ قریب تر ہے

حصہ سوئم

مصنف

سیّد حسین محمد نقوی الامروہوی
ایڈووکیٹ

Presented by www.ziaraat.com

ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے

حصہ سوم

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——————— ظہور امام مہدیؑ قریب تر ہے (حصہ سوم)

مولف ——————— سید حسین محمد نقوی الامروہوی

سال طباعت ——————— ۱۹۹۸ء

ناشر ——————— سید ناصر مہدی نقوی شاہ چراغ چیمبر لاہور

مطبع ——————— عالمین پبلیکیشنز پریس

ہدیہ ———————

اسٹاکسٹ : افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	
۲	عرض ناشر	
۳	امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اہل اسلام کو نصیحت	۱
۴	امام آخر الزمان علیہ السلام اور غیبت	۳
۵	غیبت کے متعلق پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ اطہار کی پیش گویاں	۹
۶	کیوں غیبت ہوئی	۱۴
۷	حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی غیبتیں	۱۸
۸	زمانہ جاہلیت میں الہام اور غیبت	۲۵
۹	حضرت حجت علیہ السلام کی طولانی عمر	۲۹
۱۰	علامات ظہور امام العصر علیہ السلام ارشادات رسالتماب ﷺ وائمہ علیہم السلام کے مطابق	۳۸
۱۱	کتاب سلیم بن قیس ہلالی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام	۴۸
۱۲	علمائے اسلام اور امام مہدی علیہ السلام	۵۰
۱۳	تیسری عالمی جنگ احادیث کی روشنی میں	۶۱
۱۴	تیسری عالمی جنگ کے متعلق ناسٹرڈیمس کی پیشگویاں	۶۴
۱۵	انتظار تابناک مستقبل	۷۱
۱۶	خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ	۷۷
۱۷	برمودا ٹرائینگل	۸۳
۱۸	پیش گویاں	۸۷

Presented by www.ziaraat.com

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۸۹	کیا ۲۰۰۰ء میں دنیا تباہ ہو جائے گی	۱۹
۹۳	اپنی موت سے پہلے جین ڈکسن کی پیش گویاں	۲۰
۹۵	اخبارات کی خبریں	۲۱
	ہادیِ عالم محمد ﷺ کی صورت میں آ چکے ہیں	۲۲
	"ہندو کالکی اوتار" کا انتظار نہ کریں	
۱۰۰	ہندو مصنف کی تحقیق	
۱۰۱	معجزہ شق القمر کی حقانیت	۲۳
۱۰۴	واقعہ شق القمر کی تاریخ اسلام کی زبانی	۲۴
۱۰۸	معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں دیکھا گیا۔	۲۵

Presented by www.ziaraat.com

پیش لفظ

کتاب "ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے" کا تیسرا حصہ پیش خدمت ہے ' میں ذات احدیت کا خلوص دل سے انتہائی شکر گذار ہوں اور امام العصروالزمان کی نظر کرم کا ممنون ہوں اور قارئین ذی الاحترام کا متشکر ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کے حصہ اول و دوئم کو شرف قبولیت بخشااور ان دونوں حصص کے پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں جس سے میری ہمت کو تقویت پہنچی اور حصہ سوئم کی تالیف کے لئے قلم اٹھایا۔ مجھے امید ہے کہ بارہ گاہ امام العصر علیہ السلام میں اس کو بھی شرف قبولیت حاصل ہو گا اور قارئین کرام پہلے دو حصوں کی طرح اس کو بھی پسند فرمائیں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجود ذی جود۔ آپکی طول عمر اور غیبت کا موضوع نہ صرف مسلمانوں کی اکثریت کے لئے بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی باعث حیرت و استعجاب رہا ہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ جس میں آپ کی شخصیت کے بارے میں اعتراضات نہ ہوئے ہوں کہ ایک شخص کا موجود ہونا۔ کسی کو نظر نہ آنا پردہ غیبت میں زندگی کا گزارنا اور صدیوں تک زندہ رہنا یہ وہ باتیں ہیں جو امام العصر علیہ السلام کے وجود کا عقیدہ نہ رکھنے والوں کے لئے تعجب خیز ہیں۔ عجب اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ اس بارے میں جو اختلاف ہے وہ صرف یہ ہے کہ اہل تشیع کے مطابق آپ پیدا ہو چکے ہیں اور حکم الٰہی سے پردہ غیبت میں ہیں اور جب حکم خداوندی ہو گا ظہور فرمائیں گے جب کہ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق حضرت پیدا ہونگے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے اس پر بھی متفق ہیں کہ آپ کی ذات والا صفات ہی ہو گی جو دنیا سے ظلم و ستم کا خاتمہ فرما کر عدل و انصاف سے بھردیگی اور آپ کے ہی دست

Presented by www.ziaraat.com

مبارک سے اسلام کا غلبہ ہو گا اور کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے گا۔

زیر نظر کتاب سرکار آخر الزمان علیہ السلام کی غیبت۔ غیبت کا سبب یا مقصد، طول عمر، آپ کے ظہور کی علامتیں، عالمی جنگ کے متعلق احادیث اور روز بروز دنیا کے بگڑتے ہوئے حالات اور پیش گوئیوں پر مشتمل ہے۔ باوجودیکہ ان موضوعات پر ماضی میں اور زمانہ حال میں بھی بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

اس کتاب میں ان موضوعات کو مختصر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

امید ہے کہ یہ کتاب موجودہ حالات کے پیش نظر مثبت اثرات کی حامل ہو گی جس سے اتحاد بین المسلمین کے تصور کو تقویت حاصل ہو گی اور وجود حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو شکوک و شبہات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں ان کا بھی ازالہ ہو گا۔ مزید براں آپ کی محبت ہر ایک کے دل میں موجزن ہو کر شدت انتظار کی وہ کیفیت پیدا ہو جائے گی کہ خدائے تعالیٰ آپ کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ (آمین)

میں انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ یہ حقیر نذرانہ بارگاہ امام آخر الزمانؑ میں شرف قبولیت کی امید میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اور بارگاہ خداوند تعالیٰ میں دعا کا طالب ہوں کہ اس اجر عظیم کے بدلے میں میرے والدین اور دیگر مومنین کے درجات بلند فرمائے۔

آمین

خاکپائے امام العصر (ع)

سید حسین محمد نقوی الامروہوی

ایڈوکیٹ

Presented by www.ziaraat.com

عرض ناشر

میں اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصہ کی مقبولیت کے بعد تیسرا حصہ پیش خدمت کررہا ہوں مجھے امید ہے کہ قارئین کرام اس کو بھی پسند فرمائیں گے اور دعا کرتا ہوں کہ بارگاہ امام صاحب الزمان علیہ السلام میں یہ حقیر ہدیہ قبول ہو۔

غلام امام العصر والزمانؑ
سید ناصر مہدی نقوی
ناشر

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اہل اسلام کو نصیحت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم میں سے ایک گروہ نے دین کے امور میں شکوک پیدا کیے ان کے دلوں میں اپنے صاحب امر کے بارے میں جو شبہات پیدا ہوئے اس کی خبر مجھ تک پہنچی ہے اس بات سے اپنے لیے نہیں تمہاری وجہ سے رنجیدہ ہوا کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں اللہ کے سوا دوسروں سے کوئی احتیاج نہیں۔ حق ہمارے ساتھ ہے اور اسی بناء پر اگر کوئی شخص (یا گروہ) ہماری اطاعت و پیروی ترک کر دیتا ہے تو اس سے مجھے (قطعی) گھبراہٹ نہیں ہوتی۔

اے لوگو تم لوگ شک و شبہ میں کیوں مبتلا ہو گئے اور حیرت و استعجاب کی حالت میں مسئلے کو اپنے لیے کیوں مشکوک بنا لیا؟ کیا تم نے سنا نہیں کہ خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ رسول اور اپنے صاحبان امر کی اطاعت کرو۔"

کیا تم نہیں جانتے کہ احادیث و روایات میں ہے کہ تمہارے گذشتہ اور آئندہ اماموں کے لیے حادثات پیش آئیں گے؟ جب امام حسن عسکری علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو کیا تم نے یہ گمان کیا کہ خداوند عالم نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنے والے سلسلے کو قطع کر دیا؟

اگر خدا کے (نیک بندوں کے) مغلوب ہو جانے اور خدائی راز کے ظاہر ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو ہمارا حق تم پر اس طرح ظاہر ہوتا کہ عقلیں حیران رہ جاتیں اور تمہارے سارے شکوک و شبہات دور

Presented by www.ziaraat.com

ہو جاتے ہیں لیکن جو کچھ خداوند عالم نے چاہا اور جو چیز بھی لوح محفوظ میں لکھی ہے وہ یقیناً انجام پائے گی۔

اس لیے تم بھی اللہ سے ڈرو اور اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دو۔ سارے امور (و معاملات) ہم پر چھوڑ دو تاکہ ہماری ذات سے۔ ہر طرح کی نیکی بھلائی اور بہتری لوگوں تک پہنچے اور جو کچھ تم سے پوشیدہ ہے اس سے باخبر ہونے کے لیے اصرار نہ کرو اور سیدھے راستے سے ادھر ادھر نہ جاؤ بلکہ میانہ روی اختیار کرو۔ اپنے مقصد کو ہماری دوستی کے ساتھ ایسی راہ کی بنیاد پر قرار دو جو واضح ہو اور جو ہم تک آ کر ختم ہوتی ہو۔

جو نصیحت ضروری تھی وہ کر دی ہے۔ خداوند عالم مجھ پر اور تم پر گواہ ہے۔

وصلی اللہ علی محمد النبی وسلم تسلیما

(اقتباس از بحار الانوار مولفہ علامہ مجلسیؒ جلد ۵۳ صفحہ ۱۷۸)

Presented by www.ziaraat.com

امام آخر الزماںؑ اور غیبت

دنیا کا ہر مذہب کسی آنے والے کے انتظار میں ہے کچھ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہوگا اور وہ دنیا کو غم و آلام سے نجات دلائے گا۔ لیکن کوئی مذہب یہ نہیں کہتا کہ وہ مصلح اعظم پیدا ہو چکا ہے اور پردۂ غیبت میں ہے لیکن صرف اسلام اور بالخصوص تشیع "غیبت" اور نجات دہندہ موعود پر اعتقاد کو لازم قرار دیتا ہے۔ غیر مذاہب والے اور بعض مسلمان تعلیم یافتہ ترقی یافتہ اور مغربی تہذیب سے متاثر لوگ کہتے ہیں کہ امام العصرؑ ان کی غیبت اور انتظار ظہور واقعیت و حقیقت کے خلاف غیر منطقی، غیر معقول اور ایک قدیم اور زوال پذیر فکر ہے۔ یہ اس لیے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں سائنس ارتقاء کے عروج پر ہے اور یہ لوگ انسان کی حیات اور اس کی عمر طبعی کی سمجھ رکھتے ہیں اس لیے تنقید کرتے ہیں۔ اس مکتب فکر کے معتقدین یہ خیال کرتے ہیں کہ انسانیت کی اصلاح، فساد و ظلم کا خاتمہ بحالی امن انسان کے اختیار سے باہر ہے اور کوئی غیبی طاقت آ کر ان برائیوں سے نجات دلائے اور امن و امان قائم کر کے انسان کو نجات دلائے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی زندگی کی تعمیر میں ہم خود کوئی کردار ادا کرنے کی صلاحیت، اور ہمت نہیں رکھتے کہ عدل و انصاف قائم کر سکیں۔ ایسی تنقید اسلام دشمن مذاہب اور قوتوں کا شروع ہی سے کارنامہ ہے حالانکہ وہ خود کسی نہ کسی مصلح اعظم کی آمد کے منتظر ہیں تاکہ مسلمان قوم کی توجہ امام زمانہ سے ہٹا کر اپنے رہبران کی طرف لے آئیں لیکن ایسے طریقہ اختیار کرنے والے لوگوں کو یہ علم نہیں کہ اسلام اپنے عقیدوں، احکام اور مراسم دینی میں کسی قسم کا شک و شبہ روا نہیں رکھتا۔ اسی لیے ہر مسلمان کا عقیدۂ غیبت و ظہور امام زمانہؑ اس کے ایمان میں شامل ہے

Presented by www.ziaraat.com

اور یہ بھی اس کا عقیدہ ہے کہ دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو گا اور کوئی دوسرا دین' مذہب یا عقیدہ باقی نہ رہے گا۔

امام زمانہ کے معترضین کا سب سے بڑا اعتراض آپ کی طولانی حیات پر ہے جس کو وہ غیر طبعی اور غیر علمی قرار دیتے ہیں۔ اس اعتراض کو رد کرنے کے لیے سب سے اہم دلیل یہ ہے کہ کیا موجودہ دور کے کسی علم نے انسان کی عمر طبعی کی حد مقرر کی ہے کوئی علم جس کا تعلق جسم انسانی سے ہو یہ تعین نہیں کر سکا کہ انسان کا کتنے سال زندہ رہنا ممکن ہے اور بعد ازاں وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا قطعی طور پر یہ کہہ دینا ممکن نہیں کہ انسان کے لیے پانچ سو ہزار یا اس سے زیادہ بھی زندہ رہنا ناممکن ہے۔ سینکڑوں مثالیں ہیں کہ جن کی عمریں ہزار یا اس سے زیادہ برسوں کی ہوئی ہیں۔ تاریخ اور مذہبی کتابوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر بروایتے تین سو سال یا چھ سو سال بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں نو سو پچاس سال تبلیغ دین فرماتے رہے۔ مسلمانوں کے عقاید کے مطابق امام عصر علیہ السلام اس دنیا میں لوگوں کے درمیان بارہ سو سال سے زائد عرصہ سے زندہ موجود ہیں۔ عام زندگی گزار رہے ہیں ہم دیکھتے بھی ہیں لیکن پہچانتے نہیں۔ اسی لیے وہ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں جس کو ہم غیبت کہتے ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم امام العصر والزمانؑ کی طولانی عمر پر بحث کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ غیبت پر بالاختصار تحریر کیا جائے۔ غیبت کے معنی ہیں پوشیدگی' چھپانا۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ غائب انسان انسانی اجتماعات سے دور ہو اور لوگ اس تک نہ پہنچ سکیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غائب اپنی مرضی کے مطابق جب چاہے دیکھنے والوں کی نگاہوں سے غائب ہو جائے۔ یعنی

Presented by www.ziaraat.com

لوگوں کے درمیان موجود ہوتے ہوئے اسے کوئی دیکھ نہ سکے اور اگر دیکھ بھی لے تو اسے پہچان نہ سکے۔

اب ہم غیبت سے متعلق قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں اور صرف متعلقہ آیات کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں :

سورہ یٰسین آیت ۹ : ہم نے ان کے سامنے اور پیچھے بند باندھ دیئے ہم نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔

سورہ اسرا آیت ۴۵ : جب تو تلاوت قرآن کرے گا تو ہم تیرے اور ان لوگوں کے مابین حجاب حائل کر دیں گے۔

سوہ طٰہٰ آیت ۹۶ : جو کچھ دوسرے لوگ نہ دیکھ سکے وہ دکھایا گیا چنانچہ میں نے رسولؐ کے نقش پا سے ایک مٹھی بھر لی۔

پہلی آیت کے متعلق مجمع البیان میں ابن عباس سے روایت ہے کہ شب ہجرت جب قریش نے خانہ رسولؐ کا محاصرہ کیا تو کہنے لگے کہ جب محمدؐ ہمارے درمیان آئیں گے تو ہم ان پر حملہ کر دیں گے جب نبی کریمؐ ان کے سامنے آئے تو اللہ نے ان کے سامنے اور پیچھے بند باندھ دے جس کی وجہ سے وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ آنحضورؐ نے ورود پڑھا اور ان کے سروں پر مٹی بکھیر دی۔ وہ اندھے ہو گئے جب آپ وہاں سے دور چلے گئے تو انہوں نے مٹی کو دیکھا اور کہنے لگے کہ محمدؐ نے ہم پر جادو کر دیا۔

دوسری آیت کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت پر عقیدہ نہ رکھنے والوں سے مراد ابوسفیان' نصر ابن حارث' ابوجہل اور ابولہب کی بیوی ام جمیل ہیں۔ تلاوت قرآن کے وقت ان لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ وہ رسالتمآبؐ کے پاس ایذا رسانی کی نیت سے آتے تھے لیکن انہیں نظر نہیں آتے تھے۔ اس آیت میں قابل توجہ

Presented by www.ziaraat.com

بات حجاب مستور ہے کیونکہ بعض اوقات انسان پردے کو دیکھتا ہے لیکن اس کے پیچھے والا نظر نہیں آتا۔ اس آیت میں پروردگار عالم کے پردہ کے پیچھے والے کو مستور نہیں فرمایا بلکہ پردہ کو مستور فرمایا ہے۔

تیسری آیت میں پروردگار عالم نے جناب موسیٰؑ اور سامری کے مابین جو گفتگو ہوئی مفسرین کے مطابق سامری نے وحی لاتے وقت حضرت جبرئیل کو پایا ان کو گھوڑے پر سوار دیکھا تو اس نے جبرئیل کے نقش پا ان کے گھوڑے کے سموں کی نیچے کی مٹی اٹھالی۔ بچھڑا بنایا اس میں وہ مٹی ڈالی جس سے وہ زندہ ہو گیا۔ اس آیت سے مقصد یہ ہے کہ ایک ہی وقت میں جبرئیل کو دیکھ لیا جب کہ دوسرے بنی اسرائیل نہ دیکھ سکے۔ ذات احدیت کے لیے ممکن ہے کہ وہ ایک وجود کو ایک وقت میں بعض کے سامنے ظاہر کردے اور بعض سے پوشیدہ رکھے۔

قرآن مجید سے غیبت کی تشریح ثابت ہونے کے بعد یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ قرآن مجید میں جن غیبتوں کا تذکرہ ہے وہ وقتی ہیں اور صدیوں پر محیط نہیں ہیں۔ امام العصر والزمانؑ کی غیبت اتنی طویل ہے کہ صدیوں پر محیط ہے اور نہ جانے اور کتنی صدیوں پر محیط رہے گی۔ اسی طرح کچھ اور سوالات ذہن میں آتے ہیں جو اعتراض رد کیے جاتے ہیں مثلاً آپ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے۔ اور اگر پیدا ہو چکے ہیں تو آج کل کے حالات انہیں پکار رہے ہیں اور ظلم بڑھ رہا ہے۔ اگر وہ واقعتاً" موجود ہوتے تو ظلم نہ بڑھتا۔ اگر ظالموں کے خوف سے پوشیدہ ہیں تو اسے عقل تسلیم نہیں کرتی۔ اگر انہیں تائید الٰہی حاصل ہے تو انہیں کوئی قتل ہی نہیں کر سکتا۔ ان کا فرض تو مصیبتیں برداشت کرکے تبلیغ کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے سوالات وہی لوگ کرتے ہیں جو کج فکر شک انداز ہیں کیونکہ ایسے سوالات کرنے والے امام علیہ

Presented by www.ziaraat.com

السلام کے وجود کے تو قائل ہیں لیکن آپ کی غیبت نے ان لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ دوران مطالعہ کتاب الامام المہدی مولفہ آقائے سید محمد کاظم قزوینی ترجمہ جناب اثیر جاڑوی مرحوم و مغفور میں۔ کسی ایک شاعر بے نام کا قصیدہ جو ایسی ہی باتوں پر مشتمل تھا۔ نجف اشرف آیا جس کا جواب مولف موصوف نے مع اشعار قصیدہ کے اپنی متذکرہ کتاب میں تحریر فرمایا ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔

بے نام شاعر نے اپنے قصیدہ میں ولادت امام العصرؑ پر حیرت کا اظہار اس وجہ سے کیا ہے کہ ولادت کے متعلق نظریات مختلف ہیں۔ مولف موصوف نے آپ کی ولادت کے متعلق اپنی متذکرہ کتاب میں سیرحاصل بحث فرمائی ہے۔ ہم اس مضمون کو طوالت کی وجہ سے تحریر نہیں کرتے۔ جہاں تک شاعر کے اور اعتراضات اور اس کے استدلال کا تعلق ہے کہ چونکہ امام مہدیؑ کے فرائض میں عدل و انصاف کا قیام ہے اور آج کل ظلم و جور بڑھ رہا ہے۔ اس لیے آپ موجود نہیں ہیں اگر ہوتے تو ظلم و جور نہ ہوتا۔ مولف موصوف نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض شاعر کی کج بحثی اور کج فکری پر مبنی ہے شاعر یہ سمجھتا ہے کہ امام العصرؑ لوگوں کی خواہشات کے تابع ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھ رہا کہ جس خالق نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہے وہ بھی تو ان مظالم کو دیکھ رہا ہے تو کیا خداوند عالم کے لیے بھی اس کا یہی استدلال ہو گا۔ ظہور امامؑ مشیت ایزدی سے متعلق ہے جب وہ چاہے گا ظہور ہو گا۔

جہاں تک امام علیہ السلام کے ظالموں کے خوف سے پوشیدہ رہنے اور آپ کے یقینی حیات حضرت عیسیٰؑ کے نزول تک ہونے تائید الٰہی کے حصول کی وجہ کسی کو قتل کرنے کی قدرت نہ رکھنے کے اعتراضات کا تعلق ہے تو مولف موصوف نے جواب میں فرمایا کہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

حقیقت ہے کہ امام علیہ السلام کی حکومت کرۂ ارض پر ہو گی اور آپ کرۂ ارض کو ظلم و جور سے پاک فرما کر عدل و انصاف قائم فرمائیں گے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ان تمام امور کا تعلق اپنے وقت سے ہے جس کا تعین اللہ کرے گا اور اس کی مشیت ہی اذن ظہور دے گی۔

دیگر اعتراضات جو شاعر نے کئے ہیں ان کے جواب میں مولف موصوف فرماتے ہیں کہ اگر امام زمانہؑ لوگوں کی ایذا رسانی کے خوف سے مخفی ہیں تو آپ کے لیے عیب کا باعث ہے تو انہیں ظہور فرما کر راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نہ تو خائف ہیں بلکہ دنیا کا ہر جابر و ظالم حکمران آپ کے ظہور سے خوفزدہ ہے۔

اپنے قصیدہ کے آخری تین اشعار میں شاعر نے سامرا میں واقع سرداب کا مذاق اڑایا ہے۔ جس کا مولف موصوف نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ پہلا یا آخری شخص نہیں ہے۔ ایسے خرافاتی اعتراضات کئے جاتے رہے ہیں اور بعد میں بھی تاظہور کئے جاتے رہیں گے۔ ہم شرافت ضمیر کے باعث طنز کا جواب طنز سے نہیں دینا چاہتے ویسے سرداب کے متعلق مولف موصوف نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے جس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

غیبت کے متعلق پیغمبرؐ اسلام اور ائمہ اطہار کی پیشین گویاں

پیغمبرؐ اسلام اور ائمہ اطہار علیہم السلام نے حضرت امام مہدیؑ کی غیبت کے متعلق آپ کی ولادت سے قبل ہی پیشن گوئی کر دی تھی اور لوگوں کو اس سے باخبر کر دیا تھا۔ ہم چند احادیث تحریر کرتے ہیں :

(۱) جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا : "اس خدا کی قسم جس نے مجھے بشارت کے لیے مبعوث فرمایا ہے میری اولاد میں سے قائم ایک زمانہ میں جو اسے درپیش ہو گا۔ اس طرح غائب ہو جائے گا کہ لوگ کہیں گے کہ خدا کو آلؑ محمدؐ کی ضرورت نہیں رہی اور دوسرے لوگ اس کی ولادت ہی میں شک کریں گے۔ پس ہر وہ شخص جسے زمانہ غیبت سے وابستگی ہو اسے چاہیے کہ اپنے دین کی نگہبانی کرے اور شیطان کو شک کی صورت میں اپنے تک پہنچنے کا راستہ نہ دے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو میرے دین کے راستہ سے بھٹکا دے اور دین سے اسے خارج کر دے جیسا کہ وہ اس سے پہلے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال چکا ہے۔ خدا نے شیطان کو کافروں کا دوست اور حاکم بنایا ہے۔ (اثبات الھداۃ ج ۶ ص ۳۸۶)

(۲) اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے حضرت قائم کو یاد کرکے فرمایا : باخبر رہنا وہ جناب اس طرح پردہ غیبت میں چلے جائیں گے کہ نادان لوگ کہیں گے کہ خدا کو آلؑ محمدؐ کی ضرورت نہیں رہی۔ (اثبات الھداۃ ج ۶ ص ۳۹۳)

(۳) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : اگر اپنے امام کی غیبت کے بارے میں سنو تو انکار نہ کرنا (اثبات الھداۃ ج ۶ ص ۳۵۰)

ان احادیث کی وجہ سے مسلمان غیبت کو قائمؑ کے لیے ضروری

Presented by www.ziaraat.com

اور ان کی خصوصیات میں سے جانتے تھے حتیٰ کہ اگر ان کو کسی کے بارے میں مہدی ہونے کا احتمال ہوتا تھا وہ اسے غیبت پر آمادہ کرتے تھے۔

(۴) ابو الفرج اصفہانی نے لکھا ہے کہ عیسیٰ ابن عبداللہ نے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ بن حسن بچپن ہی سے غیبت کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے اور ان کا نام مہدی پڑ گیا تھا۔ (مقاتل الطالبین ص ۱۶۵)

(۵) سید محمد حمیری کہتے ہیں : مجھے محمد حنفیہ کے بارے میں غلو تھا اور میرا عقیدہ تھا کہ وہ غائب ہیں یہاں تک کہ میں ایک عرصہ تک اس غلط عقیدہ پر قائم رہا حتیٰ کہ خدا نے مجھ پر احسان کیا اور جعفر بن محمد صادقؑ کے ذریعہ اس نے مجھے آتش جہنم سے نجات دی اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت کی صورت حال یہ تھی کہ ایک مرتبہ جعفر بن محمدؑ کی امامت مجھ پر دلیل و برہان کے ذریعہ ثابت ہوئی میں نے آنجناب سے عرض کیا فرزند رسولؐ غیبت کے معاملہ میں آپ کے اجداد سے ہم تک حدیثیں پہنچتی ہیں اور اس کے وقوع کو حتمی اور قطعی شمار کیا گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ فرمائیں کہ مذکورہ غیبت کس شخص سے متعلق ہے اور کس کے لئے وقوع پذیر ہوئی امام جعفر صادقؑ نے فرمایا : وہ غیبت میری چھٹی نسل کے ایک فرد سے متعلق ہے وہ رسول خداؐ کے بعد بارہواں امام ہے اول امام علی ابن طالبؑ ہیں اور آخری امام حق کے لئے قیام کرنے والا بقیۃ اللہ و صاحب الزمانؑ ہے۔ قسم خدا کی اگر اسکی غیبت عمر نوحؑ کے برابر طویل ہو تو وہ دنیا سے نہیں اٹھے گا یہاں تک کہ اس کا ظہور ہو گا اور وہ دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔

سید حمیری کہتے ہیں : ایک دفعہ میں نے یہ مفہوم اپنے مولا جعفر ابن محمدؑ سے سنا تو حق مجھ پر واضح ہو گیا اور آنجناب کیوجہ سے

Presented by www.ziaraat.com

میں نے اپنے سابقہ عقیدہ سے توبہ کی اور اس موضوع پر میں نے اشعار کہے (کتاب اکمال الدین طبع سال ۱۳۷۸ ج ۱ ص ۱۱۲ تا ۱۱۵) ان اشعار سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ غیبت کا موضوع حضرت مہدیؑ کی حتمی علامتوں میں سے ہے خداوند عالم نے غیبت کو ان کے لئے مقدر فرمایا تھا اور پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیھم السلام نے ان کے والد گرامی کی ولادت سے پہلے اس بات سے لوگوں کو آگاہ کردیا تھا۔

(۶) طبرسی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں : ولی عصرؑ کی غیبت کی خبریں انکی ولادت، انکے والد کی ولادت اور ان کے جد امجد کی ولادت سے پہلے مل چکی تھیں اور ان خبروں کو شیعہ محدثین نے اپنی کتابوں میں جو امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کے عہد میں تالیف ہوئیں تحریر کردیا تھا۔ تمام موثق محدثین میں سے ایک حسن بن محبوب ہیں انھوں نے زمانہ غیبت سے سو سال پہلے "مشیخہ" نامی کتاب تالیف کی ہے اور غیبت کے خبریں اس میں تحریر کی ہیں ان حدیثوں میں ایک حدیث یہ ہے:۔

"ابو بصیر کہتے ہیں : میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ جعفر فرمایا کرتے تھے کہ قائم آل محمدؐ کی دو غیبتیں ہیں ایک مختصر اور ایک طویل پس حضرت صادقؑ نے فرمایا : ہاں ان دونوں غیبتوں میں ایک دوسرے سے طویل ہوگی پھر وہ تحریر کرتے ہیں کہ پس ملاحظہ کیجئے امام حسن عسکریؑ کے فرزند کی دو غیبتیں کسی طرح ان حدیثوں کی سچائی کو ظاہر کرتی ہیں (کتاب اعلام الوریٰ تالف طبرسیؒ طبع تہران سال ۱۳۳۸ھ ص ۴۱۶)

(۷) محمد بن ابراھیم بن جعفر نعمانی جو غیبت صغریٰ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور "غیبت" نامی کتاب کی تالیف کے وقت اسی اور کچھ سال امام زمان کی عمر شریف کے گذر چکے تھے وہ کتاب مذکورہ کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں ائمہ اطہارؑ نے امام زمانہ کی غیبت کے واقع ہونیکی کی خبر

Presented by www.ziaraat.com

پہلے ہی دیدی تھی۔ اگر انکی غیبت واقع نہ ہوتی تو یہ معاملہ خود امامیہ عقیدہ کے غلط ہونے کا گواہ ہوتا لیکن پروردگار عالم نے آنجناب کو غائب کرکے ائمہ اطہار کی خبروں کو واضح کردیا۔

اب ہم امام عصرؑ کی ولادت سے قبل حتیٰ کہ آپ کے والد گرامی اور جد امجد کی ولادت سے پہلے غیبت کی خصوصیات سے متعلق جن علماء اور اصحاب ائمہ طاہرینؑ نے جو کتابیں تالیف کی ہیں اور غیبت سے متعلق احادیث ان کتابوں میں درج کی ہیں ان کے اسمائے گرامی اور کتابوں کی تفصیل تحریر کرتے ہیں۔

(۱) علی بن حسن بن محمد طائی طاہری جو اصحاب موسیٰ بن جعفرؑ میں سے تھے انھوں نے غیبت پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا تذکرہ کتب رجال نجاشی ص ۱۹۳۔ رجال شیخ طوسی ص ۳۵۷ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۱۸ پر ہے۔ علی بن حسن فقیہ اور معتمد حیثیت کے حامل تھے۔

(۲) علی ابن عمر اعرج کوفی حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۱۹۴ پر ہے۔

(۳) ابراہیم بن صالح انماطی بھی حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۸ اور فہرست شیخ طوسی ص ۷۵ پر ہے۔

(۴) حسن بن علی ابن حمزہ امام رضاؑ کے زمانے میں زندہ تھے انھوں نے غیبت پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۸ اور فہرست شیخ طوسی ص ۷۵ پر ہے۔

(۵) عباس ابن ہشام ناشری اسدی ایک جلیل القدر شخص تھے جو امام رضاؑ کے اصحاب میں سے تھے ۲۲۰ ہجری انکی وفات ہوئی انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۲۱۵

Presented by www.ziaraat.com

رجال شیخ طوسی ص ۳۸۴ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۴۷ پر ہے۔

(۶) علی بن حسن بن فضال ایک عالم اور قابل اعتماد تھے حضرت ہادیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے انھوں نے بھی غیبت پر ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا ذکر کتاب رجال نجاشی ص ۱۹۵ اور رجال شیخ طوسی ص ۴۱۹ پر ہے۔

(۷) فضل بن شاذان نیشاپوری بھی حضرت ہادیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں سے تھے۔ امام زمانہؑ اور انکی غیبت کے عنوان پر ایک کتاب لکھی ہے انھوں نے ۲۶۰ ہجری میں وفات پائی اس کا ذکر بھی کتاب رجال نجاشی ص ۲۳۵ رجال شیخ طوسی ص ۴۲۰ اور ۴۳۴ اور فہرست شیخ طوسی ص ۱۵۰ پر ہے۔

ان تمام کتب اور احادیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام زمانہؑ کی غیبت کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے اور رسول اللہؐ کے زمانہ سے اب تک توجہ کا مرکز رہا ہے جس سے حضرت امام مہدیؑ کی حیات اور آپکی غیبت ثابت ہوجاتی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کیوں غیبت ہوئی

حضرت حجت علیہ السلام کی پوشیدہ ولادت مسئلہ غیبت کی تمہید تھی پروردگار عالم نے حضرت کی پیدائش کے قبل ہی عنوان غیبت قائم فرما دیئے تھے کیوں؟ اس لئے کہ حضرت کے جد نامور اور پدر بزرگوار کی حیات طیبہ اس طرح گذری تھیں کہ قید کے زمانہ کے علاوہ بھی حضرت امام علی نقی علیہ السلام عام مومنین سے ملاقات نہ فرماتے تھے صرف چند آدمیوں کی آمدورفت تھی اور امام حسن عسکری علیہ السلام تو مومن سے پردہ کے اندر سے گفتگو فرماتے تھے' سوائے ایسی مجبوری کے جو حکومت کی طرف سے پیش آتی تھی باہر تشریف نہ لے جاتے تھے ان ذوات مقدسہ کا یہ عمل بھی آخری حجت خدا کی غیبت کا پیش خیمہ تھا تاکہ لوگ حجاب غیبت سے مانوس ہو جائیں اور سلاطین وقت کو ائمہ معصومین علیہم السلام کی جانب سے یہ اطمینان ہو جائے کہ ہماری بادشاہت کے خلاف یہ حضرات حصول سلطنت کے لئے کوئی ارادہ نہیں رکھتے لیکن آخری امام علیہ السلام کے متعلق یہ جانتے تھے کہ ان کے ہاتھ سے ہمیں مغلوب ہونا پڑے گا اور دنیا کی ہر دولت و مملکت ختم ہو جائے گی۔ اسی لئے بادشاہ وقت معتمدین متوکل انتہائی کوشش میں تھا کہ حضرت پر قابو حاصل ہو جائے۔ برابر تجسس میں رہا لیکن حافظ حقیقی نگہبان تھا اور ایسے سامان مہیا ہوتے رہے حضرت حجت علیہ السلام نے کیسی خوفناک فضا میں پدر بزگوار کی نماز جنازہ پڑھی کیونکہ امام کے جنازہ کی نماز امام ہی پڑھاتا ہے۔ حاظرین حیرت زدہ ہو گئے جعفر آپ کے کہنے پر پیچھے ہٹ گئے' معتمد اس خبر کے ملنے پر حواس باختہ ہو گیا دونوں خاموش ہو گئے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کی غرض نے اس کو محض خیال یا کسی لڑکے کی لڑکپن کی بات بتائی اور جعفر اپنے بھائی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو لاولد ہی

Presented by www.ziaraat.com

بتاتے رہے۔ معتمد اچھی طرح جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی غلط نہیں ہو سکتی۔ نماز جنازہ کے واقعہ سے اس کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ آخری امام پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت موجود ہیں لیکن اس واقعہ کا اظہار نہ کیا اور نہ ہی اہمیت دی اور خفیہ طور سے حضرت کو قتل کرنے کی تدبیر کرتا رہا۔ حکومت کی طرف سے حضرت کی تلاش صرف شہروں ہی میں نہ تھی بلکہ غیر آباد مقامات پر بھی جاسوس لگے ہوئے تھے اس تلاش اور تجسس کی ایسی مصیبت ناک حالت تھی کہ حضرت کے حالات سے واقفیت کا جس شخص پر ذرا بھی شبہ ہو جاتا تھا اس کی گردن اڑا دی جاتی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنا گھر بار اور خاندان چھوڑ کر اطراف عالم میں دور دراز ملکوں میں چلے گئے۔ اور بہت سے لوگ جنگلوں پہاڑوں میں سرگرداں پھرتے اور خانہ بدوشی کے عالم میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے لیکن راسخ العقیدہ اور کامل الایمان لوگوں کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی اور حق کی حفاظت میں مصائب برداشت کرتے ہوئے ثابت قدم رہے مومنین کے یہ مصائب حضرت کے لئے مصیبت عظیم بنے ہوئے تھے۔ سفینہ البحارمین ہے کہ جب حضرت کی والدہ ماجدہ جناب نرجس خاتون نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے ان حالات کو سنا کہ میرے بعد ایسے ایسے واقعات پیش آئیں گے تو عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں آپ کے سامنے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے حضرت کی حیات ہی میں رحلت فرمائی۔ معتمد کے بعد معتضد بھی حضرت حجت علیہ السلام کی تلاش اور تجسس میں رہا اور مقدس مقامات کربلائے معلے کاظمین اور نجف اشرف وغیرہ میں جاسوس لگا دیئے اور سخت تلاشی ہوتی رہی سختیاں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ حضرت کیطرف سے یہ حکم ہو گیا تھا کہ کوئی مومن کسی حالت میں ہمارا نام نہ لے اور نہ ہی اشارات اور کنایات میں گفتگو کی

Presented by www.ziaraat.com

جائے ۔ حضرت کے مصائب ایک طرح سے قید ہی تھی۔ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ بھی رکھنا۔ اپنی جانکی حفاظت مومنین کے جان و مال کی حفاظت کی فکر یہ ایسا پہاڑ تھے کہ آپ کے جد بزرگوار کے مصائب سے بڑھ گئے تھے۔ معتضد نے کسی مخبر کے خبر دینے پر سامرہ میں ایک مکانکا پتہ بتا کر اپنے معتمد لوگوں کو یہ حکم دے کر بھیجا کہ اس کے اندر جس کو بھی دیکھیں اس کا سر قلم کر کے میرے پاس لے آئیں ۔ یہ لوگ مکانکے دروازہ پر پہونچے دربان سے مکان کے اندر لوگوں کے متعلق پوچھا جس نے بے پرواہی سے جواب دیا کہ مالک مکان ہیں۔ اندر داخل ہوئے دیکھا کہ صحن میں دریا بہہ رہا ہے اور ایک نورانی شخص بوریہ پر مصروف عبادت ہے ایک شخص نے پانی میں قدم رکھا ڈوبنے لگا باہر نکلا پھر دوسرے نے کوشش کی اس کی بھی وہی حالت ہوئی دہشت طاری ہوئی اور بغداد پہونچ کر معتضد سے روئیداد بتائی جو سن کر سکتہ میں ہو گیا۔

دوبارہ پھر معتضد کے حکم پر سامرہ میں حضرت امام علی نقی علیہ اسلام کے مکان کا محاصرہ ہوا سپاہی اندر داخل ہوئے اور سرداب کے قریب پہونچ گئے ایسا اندھیرا تھا کہ یکایک کسی کو اندر جانے کی جرات نہ ہوئی خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید سنائی دی سب سپاہیوں کی موجودگی میں حضرت حجت علیہ السلام سرداب سے باہر تشریف لائے اور ان لوگوں کے آگے سے نکل کر سب کی نگاہوں سے غائب ہو گئے جب سپاہی اندر داخل ہونے لگے تو دیکھنے والوں نے کہا کہ ایک صاحب ابھی برآمد ہوئے تھے افسر نے کہا ہم نے تو کسی کو نہیں دیکھا تم نے دیکھا تھا تو کیوں نہیں پکڑا جواب دیا کہ آپ کے حکم کے منتظر رہے بالآخر شرمندگی کے ساتھ واپس ہوئے۔ یہ ہے ذات الٰہی کا معجزہ کہ حجت خدا کا وہ خود محافظ ہے پیغمبر اسلام ﷺ بھی کفار و مشرکین کے سامنے سے شب ہجرت اسی طرح تشریف لے گئے تھے اور کسی نے نہ

Presented by www.ziaraat.com

دیکھا تھا آج بھی دشمنان دین و اہلبیت اطہار اسی تلاش اور تجسس میں حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ ان کی حکومت اقتدار مال و دولت آپکے ظہور پر نور پر کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔

یہ وہ حالات و واقعات تھے جس کی وجہ سے محافظ حقیقی کے حکم پر حضرت غیبت صغریٰ میں تشریف لے گئے جس کا عرصہ ستر برس ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں آپ عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہے سوائے چند مومنین و مخلصین کے جن کو آپ کے حکم سے رسائی حاصل تھی۔ پوشیدہ رہنے کی وجہ نہ جان کا خوف تھا نہ قید کی تکلیف کا خیال بلکہ حضرت کے مخفی رہنے کا سبب اس آخری امامت کی یہ خصوصیت تھی کہ اس کا حامل کسی طرح کسی حیثیت سے کسی دنیوی حکومت کی گرفت میں آنے والا نہیں خداوند عالم کی جانب سے آپ وہ خاص امور انجام دینے کے ذمہ دار تھے جن کی وجہ سے حکومتیں پریشان تھیں ایسی صورت میں اگر حضرت ظاہر رہتے تو یقیناً" دشمنوں سے مقابلہ ہوتا دنیا کی تمام حکومتوں سے جنگ و جدال کا سلسلہ ہو جاتا اور وقت سے پہلے ہی قیامت آنے لگتی اس لئے حضرت پوشیدہ رہے۔

شیخ طوسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "غیبت" کے صفحہ ۱۰۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ "صاحب الامرؑ" کے لئے دو غیبتیں ہیں جس میں ایک غیبت اس قدر طولانی ہوگی کہ بعض لوگ کہیں گے کہ وہ آئے تھے اور چلے گئے شیعوں کی قلیل تعداد اپنے ایمان پر باقی رہے گی۔ آپکی اقامت گاہ سے کوئی واقف نہ ہوگا حتیٰ کہ اولاد بھی مگر وہ حضرات جو خدمت پر مامور ہیں واقف ہوں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی غیبتیں

حضرت امام العصرو الزمان علیہ السلام کی غیبت بعض حضرات انبیاء علیہم اسلام اور اولیاء کرامکی گذشتہ امتون میں غیبتوں کی طرح ہے۔

پیغمبر اسلام کا یہ ارشاد کہ میری امت میں ہو بہو وہ باتیں ہونگی جو گذشتہ امتوں میں پیش آتی رہی ہیں چنانچہ چند انبیاء علیہم السلام کی غیبت ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

1۔ حضرت ادریس علیہ السلام جو حضرت آدم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا ہیں کو ظالموں کے ظلم و ستم کی وجہ سے غیبت کا حکم ہوا جب کہ بادشاہ وقت آپ کے قتل کی فکر میں تھا حضرت ادریس علیہ السلام بیس برس تک پہاڑوں اور ویرانوں میں پوشیدہ رہے اور اس عرصہ میں اس شہر میں اور اس کے اطراف میں پانی نہیں برسا۔ جب وہ ظالم حکمران ہلاک ہو گیا اور قوم نے توبہ کی تو حضرت ادریس علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ کی دعا سے بارش ہوئی پھر وہ وقت آیا کہ آپ بالائے آسمان اٹھا لئے گئے۔

2۔ حضرت نوح علیہ السلام نے وقت وفات مومنین سے فرمایا تھا کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا یہاں تک کہ مدت کے بعد قائم آل نوح علیہ السلام ظاہر ہونگے جن کا نام "ہود" ہو گا چنانچہ یہی ہوا اور حجت خدا کی غیبت کا زمانہ اتنا طویل ہوا کہ لوگ حضرۃ "ہود" علیہ السلام کے ظہور سے ناامید ہونے لگے تھے

Presented by www.ziaraat.com

3۔ حضرت خضر علیہ السلام کی غیبت اب تک ہے آپ کا نام "تالیا" ہے اور آپ کا یہ معجزہ رہا ہے کہ جس خشک زمین پر بیٹھتے سرسبز ہو جاتی جس خشک لکڑی پر تکیہ کرتے اس سے پھول پتے نکل آتے چونکہ خضرۃ کے معنی سبزی کے ہیں اس لئے آپ کو خضر علیہ السلام کہتے ہیں آپ نے آب حیات پیا ہے اور صور پھونکے جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے بعض صالحین نے ان کو مسجد سہلہ اور مسجد صعصعہ میں دیکھا ہے جس قوم کیطرف مبعوث ہوئے تھے اس نے انہیں ایک حجرہ میں بند کر کے راستے مٹی پتھر سے روکدیئے تھے جب دروازہ کھولا گیا تو حجرہ خالی تھا بحکم الٰہی وہیں سے غائب ہو گئے اور خداوند تعالیٰ نے وہ قوت عطا فرمائی کہ جس شکل میں چاہیں اپنی شکل تبدیل کرلیں آپ کا تعلق دریاؤں سے ہے بے راہوں کی راہبری فرماتے ہیں ہلاکت سے بچاتے ہیں اور حضرت حجت علیہ السلام کے رفقاء میں ہیں۔

4۔ حضرت الیاس علیہ السلام بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے قوم تکذیب اور توہین کرتی رہی مدت تک ایذا رسانی پر صبر کیا مگر جب قتل پر آمادہ ہوئے تو یہ ایک پہاڑ میں پوشیدہ ہو گئے اور سات برس اس حالت میں گذرے کہ زمین کی گھاس غذا رہی خداوند عالم نے وحی فرمائی۔ کہ اب جو چاہو سوالکرو عرض کیا میں بنی اسرائیل سے بہت آزردہ خاطر ہو چکا ہوں تو مجھے دنیا سے اٹھالے ارشاد ہوا کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو زمین اور اہل زمین کو تم سے خالی رکھوں اس عہد میں زمین تمہاری وجہ سے قائم ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ ضرور رہتا ہے پس خداوند عالم نے وہ طاقت کرامت فرمائی کہ حضرت الیاس علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

بھی حضرت خضر علیہ السلام کی طرح زمین پر موجود و غائب ہیں۔ حضرت حجت علیہ السلام کی رفاقت کا شرف حاصل ہے پریشان حالوں کی رہنمائی ضعیفوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

5۔ حضرت صالحؑ اپنی قوم ثمود کو ایک سو بیس برس تک ہدایت کرتے رہے مگر انہوں نے بت پرستی نہ چھوڑی تو ان سے پوشیدہ ہو گئے اور اتنی مدت تک غیبت رہی کہ کچھ لوگ خیال کرنے لگے کہ انتقال فرما گئے ایک گروہ کو یقین تھا کہ وہ زندہ ہیں جب ظاہر ہوئے تو کسی نے ان کو نہ پہچانا حضرت صالح علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اس پتھر سے جس کی پرستش کرتے تھے اونٹنی معہ بچہ کے نکال دو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے آپ نے دعا کی قبول ہوئی پھر بھی ایمان نہ لائے اور ایک شقی کو لالچ دے کر اونٹنی کے پاؤں کٹوا دیئے ٹکڑے کیا گوشت کھایا توبہ کے لئے تین دن کی مہلت ملی لیکنی وہ نہ سمجھے چوتھے روز چیخ چنگھاڑ کی آواز ہوئی کانوں کے پردے پھٹ گئے زمین کو زلزلہ ہوا آسمان سے آگ برسی جس نے سب کو جلا کر بھوسے کے چورے کی طرح ڈالا۔

6 حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر دو سو بیالیس برس کی ہوئی قوم کی ہدایت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے مدت تک غائب رہے پھر بقدرت خدا جوانی کی حالت میں لوٹے اور رہنمائی میں مصروف ہوئے قوم نے کہا کہ ہم نے تمہارا کہنا اس وقت نہ مانا جب تم بوڑھے تھے تو اب جوانی میں تمہاری باتوں کا کیسے یقین کریں۔

(7) حضرت یونسؑ بھی اپنی قوم سے غائب ہوئے بلکہ ان کی غیبت تو ایسی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں رہے تینتیس (۳۳) برس سمجھایا مگر دو

Presented by www.ziaraat.com

مخصوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا نزول عذاب کی دعا کی عذاب کی دعا کی عذاب نازل ہونے کا مہینہ دن وقت مقرر ہو گیا جس کی اطلاع دے کر خود ابادی سے باہر آئے اور پہاڑ کے کسی گوشتہ میں چھپ گئے جب عذاب کا وقت قریب ہوا تو اس قوم نے صحرا میں پہونچ کر بوڑھوں کو جوانون سے عورتوں کو دودھ پیتے بچوں سے حیوانوں کو ان کے بچوں سے جدا کر کے فریاد شروع کر دی یکایک عذاب شروع ہوا آندھی آئی جس میں خوفناک صدائے عظیم تھی سب نے گریہ وزاری کے ساتھ توبہ کی آوازیں بلند کیں بچے اپنی ماؤں کو ڈھونڈتے روتے اور شور کر رہے تھے رحمت الٰہی جوش میں آئی۔ عذاب ٹل گیا اس کے بعد حضرت یونس علیہ السلام یہ خیال کر کے کہ سب ہلاک ہو گئے ہونگے شہر کی طرف آئے مگر وہاں سے چرواہون کو آتے دیکھا سمجھے کہ عذاب نہیں ایا اس تصور میں کہ قوم جھوٹا کہے گی پوشیدہ ہو گئے بیابانوں میں پھرے یہاں تک کہ دریا پر آئے کشتی میں سوار ہوئے اور مچھلی نگل گئی پھر باہر نکلے اپنی قوم مین واپس آئے تب سب نے تصدیق کی اور ان میں رہنے لگے حضرت یونس کی غیبت ایسی تھی کہ اگر وہ خداوند عالم کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔

8 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہودی ایذا پہونچاتے پہونچاتے تھک گئے تو پھانسی دینے کے ارادہ سے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا رات کا وقت تھا جرائیل بحکم الٰہی آئے اور حضرت عیسیٰ کو روشندان سے نکال کر بالائے آسمان لے گئے صبح کو سب لوگ پھانسی لگانے کے قصدے جمع ہوئے یہودا جوان کا سردار تھا حضرت عیسیٰ کو باہر لانے کے لئے تنہا مکان میں داخل ہوا خداوند عالم نے اس کو

Presented by www.ziaraat.com

عیسی علیہ السلام کی شکل کر دیا۔ جب اس نے ان کو وہاں نہ پایا تو خبر دینے کے لئے واپس آیا قبل اس کے کہ کچھ کہے لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کو سولی دیدی پھر خدا کی قدرت سے اسکی اصلی صورت ہوگئی۔ اس وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کی غیبت ہے۔ حضرت حجت علیہ السلام کے ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہونگے

مذکورہ بالا غیبتوں کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں بھی ہیں جب بنی اسرائیل پر بلاؤں کا وقت آیا ہے تو چارسو سال تک انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام غائب رہے باوجودیکہ روئے زمیں پر حجت خداموجود تھے لیکن غیبت رہی (اقتباس از کتاب ملاقات امام علیہ السلام مئولفہ مولانا سید محمد صاحب قبلہ مجتہد مرحوم)

غیبت صغریٰ کے دوران احادیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت حجت علیہ السلام کی جانب سے لے سلسلہ ہدایت بذریعہ نائبین جاری رہا لیکن جب غیبت صغریٰ میں یہ صورت پیش آنے لگی ک نیابت اور سفارت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہونے لگے جن پر حضرت نے اپنے فرمانوں میں لعنت فرمائی ہے اور اظہار برات فرمایاہے تو فتنہ وفساد پھیلنا شروع ہو گیا خمس وغیرہ کی رقمیں، کھائی جانے لگیں کفروالحاد کی نوبت پہنچ گئی خلاف شریعت باتوں کی تلقین ہونے لگی عقیدت مندی کے پردے میں دشمنوں کا یہ ظلم وستم مومنوں میں تفرقہ اندازی کا باعث ہوا جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا چنانچہ نیابت کا دروازہ بند کر دیا گیا جس کی اطلاعات مخلصین ومومنین کو پہنچا دی گئیں اور غیبت کبریٰ واقع ہو گئی۔ اگر یہ صورت نہ ہوتی تو دنیا بھر میں خونریزی کا سلسلہ جاری ہو جاتا کیونکہ یہ معلوم تھا کہ آخری امام کا وجود آخری

Presented by www.ziaraat.com

وقت تک رہنے والا ہے جس میں سارے عالم پر آپکی حکومت ہو گی اس خوف سے دنیا کی تمام سلطنتیں اپنے اپنے زوال کے خیال سے حضرت کے مقابلہ میں آتیں اور روئے زمین پر خون کی ندیاں بہتی رہتیں۔دین اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ طاہرین کے پیش نظر ہمیشہ دنیا میں قیام امن کا مسئلہ رہاطرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں مگر صبر کیا۔اسی طرح بارھویں امام علیہ السلام کی اس غیبت میں امن وامان کے بقا کا راز مضمر ہے۔ دشمن کا قابو نہیں چلتا خونریزی کی نوبت نہیں آئی بلکہ جب ظہور ہو گا تب بھی دعوت ایمان کے لئے تلوار نہ اٹھائی جائے گی بلکہ آیات الٰہی دنیا کے سامنے آئیں گی اور خدائی نشانیاں سارے جہان کو اس رہنمائے عالم کی طرف متوجہ کریں گی ندائے آسمان بلند ہو گی تمام عالم متوجہ ہوگا اور کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے گی پھر بھی اگر کچھ دنیاوی طاقتیں اپنے زوال اقتدار کے خوف سے آڑے آئیں گی اور دین الٰہی کے مقابل فوج کشی پر آمادہ ہو نگی تو ان کو اسی حیثیت سے جواب دیا جائے گا نتیجہ میں حق کا بول بالا ہو گا اور کفرو نفاق کا خاتمہ ہو گا۔

جناب حجت الاسلام آقائے سید حسن الٰہی اس دور کی شخصیت ہیں انہوں نے اپنی کتاب "پرواز روح" میں تحریر فرمایا ہے کہ جب وہ زنجان میں قیام پذیر تھے تو ایک دن انکے استاد محترم ملا آقا جان علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ "یاد رکھو جس طرح ولی عصرارو احنافداہ کی غیبت دو قسم کی تھی یعنی غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ اس طرح آپ کے ظہور کے بھی دو مرحلے ہونگے ایک ظہور صغریٰ جو ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء سے شروع ہو چکا ہے اور دوسرا ظہور کبریٰ جو انشاء اللہ جلد

Presented by www.ziaraat.com

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

انجام پائے گا۔

(از کتاب ظہور صغریٰ طبع ۱۹۹۷ء صفحہ ۲۱)

صاحب کتاب ظہور صغریٰ نے تفصیل کے ساتھ اس بات کے تشریح اپنی کتاب میں فرمائی ہے کہ ۱۹۹۱ء سے لے کر اب تک کے حالات اور واقعات جو رونما ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کیلئے زمین ہموار ہو رہی ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ جب آپ ظہور فرما کر اس کرہ ارض کو امن کا گہوارہ فرما دیں گے۔

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

Presented by www.ziaraat.com

زمانہ جاہلیت میں الہام اور غیب

زمانہ جاہلیت میں لوگ کسی حد تک الہام اور غیب سے شناسا تھے۔ ان کے عقیدے کے مطابق ایک کاہن الہام کے ذریعہ غیب کی باتیں معلوم کرتا تھا۔ اس کا الہام تابع جن کا حامل تھا بات کرتا تھا اور غیب سے آگاہ کرتا تھا جو آسمانوں میں کان لگا کر سنتا تھا۔ ظہور اسلام اور نزول وحی کے ساتھ آسمان کے دروازے شیاطین پر بند ہو گئے کہا جاتا ہے کہ کاہن ماضی کا حال بتاتا تھا اور مستقبل کا بھی زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں یہ مذہبی افراد شمار ہوتے تھے اور اپنے آپ کو اللہ کے نزدیک ترین اشخاص سمجھتے تھے۔ فال نکالنا، علاج معالجہ کرنا، جادو کرنا ان کا کام تھا ان کے پاس ہر درد کی دوا تھی۔ یہ مختلف طریقے استعمال کرتے تھے جیسے پرندوں کی پرواز کا مطالعہ سنگریزوں کا دیکھنا، شگون دیکھنا اور فال نکالنا، یہ تمام باتیں تیسری صدی قبل مسیح میں رومی کاہنوں کے کرتب تھے جو انہوں نے کلدہ والوں سے سیکھے تھے۔ کاہن معاشرے کے اکابرین اور اشراف میں شمار ہوتے تھے۔ بعض اوقات سلطنت کے کاموں میں بھی ان کا عمل دخل ہو جاتا تھا جو بھی ان کے سامنے جاتا ان کے لیے تحائف لے کر جاتا جس کو "حلوان الکاہن" کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ مقفع اور مسجع جملے بولتے تھے جو ذو معنی ہوا کرتے تھے۔ تاکہ ان کی تاویل باآسانی کی جا سکے۔ کاہن وہ ہوتا تھا جس کے پاس لوگ جاتے کہ گذشتہ یا آئندہ کا حال بتائے اور ان کے دل کی آرزو اور خواہشات معلوم کرکے ان کو بتائے یا پھر اہم کام کے سلسلہ میں جیسے بیماری، کاہلی، شادی بیاہ، سفر، جنگ، تجارت اس طرح کے موقعوں پر حکم صادر کرے کبھی کبھی کاہن تسخیر روح بھی کرتا اور ریاضت بھی کرتا تھا کبھی بعض چیزوں کے ذریعہ پیشن گوئی بھی کرتا تھا۔ اس نوعیت کی باتیں

Presented by www.ziaraat.com

کرتا تھا کہ سننے والا اپنا اپنا مطلب نکال لیتا اور جو سنتا اس کو بڑھا چڑھا کر دوسروں کو سناتا چنانچہ صدر اسلام میں بھی بعض لوگ ایسے تھے جو پیغمبروں کو بھی کاہن سمجھتے تھے اور ان سے یہ توقع کرتے کہ کاہنوں جیسی باتیں کریں اور بتائیں کہ ان لوگوں نے اپنے دامن میں کیا چھپایا ہوا ہے۔ اسی لیے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ جو بھی ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کو وحی کے طور پر تصدیق کرے وہ کافر ہے۔ آپ نے کاہنوں کو تحفے تحائف دینے سے بھی منع فرمایا۔ ان کاہنوں میں سے بعض نے بہت شہرت پائی جیسے سطیح، شق، ابن صیاد، مسیلمہ، طلیحہ، رباح بن عجلہ، ابلق اسدی اور زبراء کاہنہ بڑے بڑے کاہن بت پرستی کے سرپرست تھے اور اپنے لیے پیغمبری اوصاف کے قائل تھے۔

خداوند عالم کا ارشاد ہے :

"یقیناً رسول کریمؐ کا قول ہے کہ یہ کسی شاعر کا قول نہیں۔ تم لوگ جو ایمان لائے ہو وہ بہت تھوڑا ہے نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ تم لوگ جو نصیحت حاصل کرتے ہو وہ نہایت تھوڑی ہے یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔" (۶۹ : ۴۰-۴۳)

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے "تم نصیحت کرتے رہو تم اپنے پروردگار کی نعمت سے نہ کاہن ہو نہ دیوانے" (۵۲ : ۲۹)

عجیب و غریب حدیث : قاری حبیب الرحمٰن صدیقی لکھتے ہیں کہ یہ بات عرصہ دراز سے مشہور چلی آ رہی ہے کہ حضور اکرمؐ پر جادو کیا گیا اور اس کا آپ پر اثر بھی ہوا۔ صحیح بخاری میں یہ روایت حضرت عائشہؓ سے منقول ہے اور اس کا راوی سفیان بن عیینہ ہے۔

امام ابوبکر جصاص رازی مشہور اکابر حنفیہ میں سے ہیں۔ بلند پایہ محدث اور اپنے وقت میں احناف کے امام تھے۔ انہوں نے لکھا ہے "بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ پر جادو کیا گیا تھا اور جادو نے

Presented by www.ziaraat.com

آپ پر اثر بھی کیا تھا۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ آنجنابؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جادو کے زیراثر مجھے ایسا خیال ہوتا ہے کہ کوئی بات۔ کہہ رہا یا کام کر رہا ہوں حالانکہ میں نے نہ ایسا کہا ہوتا ہے نہ کیا ہوتا ہے۔

دراصل اس طرح کی حدیثیں وضع کردہ ہیں اور یہ اس مقصد کے لیے گھڑی گئی ہیں تاکہ انبیاء کے معجزات کو باطل کیا جائے اور ان میں شبہ ڈالا جائے۔ نبی اکرمؐ پر ایمان لانا' آنجناب کی رسالت کی تصدیق کرنا اور آپ سے محبت کرنا شرط ایمان ہے۔ آپ کی عزت و توقیر عین ایمان ہے۔ اس کے بغیر ایمان باقی نہیں رہتا مگر ایسے راویوں پر ایمان نہ لانا لازم ہے نہ اس کی تصدیق ہم پر واجب ہے۔

نبی کریمؐ پر جادو ہونا اور اس کا اثر ایک سال تک قائم رہنا اگر واقعہ ہوتا تو سینکڑوں حضرات اسے نقل کرتے لیکن سوائے ایک فرد کے اور کوئی اس کا ناقل نہیں۔ ام المومنینؓ سے عروہؓ کے علاوہ اور کوئی اسے روایت نہیں کرتا اور عروہ سے ہشام کے علاوہ اور کوئی اسے بیان نہیں کرتا۔ حافظ عقیلی کہتے ہیں کہ ہشام آخر عمر میں سٹھیا گئے تھے۔ پھر ہشام کے مشہور شاگردوں میں سے امام مالکؒ یہ روایت نقل نہیں کرتے بلکہ اہل مدینہ میں سے کوئی بھی اسے نقل نہیں کرتا۔ ہشام سے نقل کرنے والے سارے راوی عراقی ہیں۔ کیا معلوم ہشام نے یہ بات انہی دنوں کی ہو جب اس کا دماغ صحیح نہ رہا تھا۔ پھر اس روایت کے متن میں بھی کئی تضاد ہیں ایک راوی کہتا ہے کہ جس کنگھی پر جادو کیا گیا تھا وہ کنویں سے نکالی گئی تھی۔

دوسرا کہتا ہے نہیں نکالی گئی۔ ایک روایت میں ہے آپؐ نے اچانک خواب بیان کیا ہے دوسری میں ہے رات خوب دعا تو خواب دیکھا۔

نبی پر جادو اثر کر سکتا ہے یا نہیں یہ مسئلہ اعتقادی حیثیت رکھتا

Presented by www.ziaraat.com

ہے اور جملہ علماء اس پر متفق ہیں کہ اعتقادی معاملات میں خبر واحد پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن میں حضرت موسیٰؑ کے واقعہ کے سلسلہ میں ارشاد ہے (ترجمہ) "جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کیسے سامنے آئے۔" مگر اس قصہ کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بسیر بن اعصم یہودی جادو کرنے میں نعوذ باللہ حضور اکرمؐ کے مقابلہ میں کامیاب ہوا۔

ہم کتب رجال میں متعدد ایسے راویوں کی حالات میں پڑھتے ہیں جو خود روایات گھڑ کے انہیں راویوں سے منسوب کر دیتے تھے۔ کئی لوگوں نے اپنی وضع کردہ باتیں امام مالکؒ اور ہشام وغیرہ سے منسوب کر کے پھیلا دی ہیں۔" (از کتاب تاریخ قرآن صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۶ حاشیہ)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت حجت علیہ السلام کی طولانی عمر

قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق یہ ہے کہ آپ نے اپنی قوم میں نو سو پچاس سال تبلیغ فرمائی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام دو ہزار ے تین سو برس تک زندہ رہے ساڑھے آٹھ سو برس بعثت سے قبل ساڑھے نو سو برس نبوت پر اور پانچو برس طوفان کے بعد جس میں آپ نے شہر آباد کئے اور اپنی اولاد کو روے ارض پر تقسیم کیا۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی روایت ہے کہ ہمارے قائم میں سخت نوح ہو گی جو عمر طویل ہے (صافات صفحات ۱۴۲، ۱۴۴)

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے قصبہ سے بات اور واضح ہو جاتی ہے کہ اگر حضرت یونس علیہ السلام تسبیح گزار نہ ہوتے تو قیامت شکم ماہی میں رہتے اور وہی قبر بن جاتی۔ ان باتوں سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ انسان کو ایسی جگہ لاکھوں برس تک زندہ رکھے جہاں نہ ہوا ہو نہ کھانے کو کچھ ہو نہ پینے کو کچھ ہو اور مچھلی بھی انہیں ہضم نہ کر سکے اور نہ ہی وہ مچھلی کے جسم کے خبر ہے۔

اسی طرح بعض صالح بندوں کے جسم ان کی قبروں میں خراب نہیں ہوتے۔ شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے ۳۸۱ھ میں انتقال کیا اور ۱۲۸۱ھ میں ان کی قبر کی تجدید کی تھی جب دیکھا گیا موصوف کا جسم ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی سپرد خاک کیا گیا ہے حالانکہ نو سو برس گذر چکے تھے۔ جناب حذیفہ یمانی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ۳۸ھ مدائن میں دفنایا گیا اور چودھویں صدی میں دریائے دجلہ نے قبر کو گرا دیا ان کے جسم کو وہاں سے نکال کر جناب سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کیا گیا جب انکے جسم کو نکالا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی دفن کیا گیا ہے' خلاصہ

Presented by www.ziaraat.com

کلام پر ہے کہ امام مہدیؑ کا محافظ اللہ ہے جس نے انکو ان تمام چیزوں سے بہرہ مند کر دیا ہے جو عمر کا سبب ہیں۔

اب ہم ذیل میں بطور مثال چند طویل عمر پانے والوں کے نام اور انکی عمر تحریر کرتے ہیں

نمبر شمار	نام	عمر
(۱)	ضحاک	۱۲۰۰ سال
(۲)	افریدون عادل	۱۵۰۰ سال
(۳)	سام	۶۰۰ سال
(۴)	از محشار	۴۹۸ سال
(۵)	عیبر	۸۷۰ سال

مندرجہ بالا عمریں مختلف کتابوں سے لی گئی ہیں البتہ زیادہ تر توریت سے لی گئی ہیں جس پر نہ یہود و نصاریٰ اور نہ ہی علماء اسلام کا اختلاف ہے۔

نمبر شمار	نام	عمر
۱۔	حضرت آدم علیہ السلام	۹۳۰ سال
۲۔	حضرت سلیمان علیہ السلام	۸۱۲ سال
۳۔	حضرت لقمان	۴۰۰۰ سال
۴۔	ربیع ابن ضبع فزاری	۳۸۰ سال
۵۔	شداد ابن عاقر	۹۰۰ سال
۶۔	عمر ابن عامر	۸۰۰ سال
۷۔	قس ابن ساعدہ ایادیؒ	۶۰۰
۸۔	عزیز مصر	۷۰۰ سال
۹۔	ریان عزیز مصر کا باپ	۱۷۰۰ سال
۱۰۔	لقمان عادی	۵۶۰ سال
۱۱۔	جناب شیثؑ	۹۱۲ سال

Presented by www.ziaraat.com

۱۲۔	جناب انوش	۹۶۰ سال
۱۳۔	جناب قینان	۹۲۰ سال
۱۴۔	جناب مہلائیل	۷۰۰ سال
۱۵۔	جناب لوط	۷۳۲ سال
۱۶۔	جناب ادریس	۳۰۰ سال یا ۹۶۵
۱۷۔	جناب متوسلخ	۹۶۰ سال
۱۸۔	جناب لمک	۷۹۰ سال
۱۹۔	جناب نوح علیہ السلام	۹۵۰ تبلیغ دین
۲۰۔	جناب ابراھیمؑ	۱۹۵ سال
۲۱۔	جمشید	۹۰۰ سال
۲۲۔	کیومرث	۱۰۰۰ سال
۲۳۔	عاد	۱۳۰۰ سال

(مسعودی تاریخ مروج الذہب جلد اول و دوم)

علاوہ ان حضرات کے بہت لوگ ہیں۔ جن کی عمریں طویل ہوئی ہیں۔ مورخین نے ان لوگوں کی فہرست بھی دی ہے اور ان کے حالات اور واقعات بھی تحریر کئے ہیں ان تمام حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان کی طویل زندگی آج کا مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی اچھنبے کی بات ہے۔ بلکہ زمانہ قدیم سے ایک عادی اور طبعی بات ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ہم نے اس کتاب کے حصہ دوم میں حضرت امام العصرؑ کیطویل عمر کے متعلق ڈاکٹر کلب صادق صاحب کا ایک مضمون تحریر کیا ہے اب ہم ڈاکٹر ابو تراب نفیسی جو طبیہ کالج اصفہان کے استاد اور پرنسپل ہیں کی طول عمر کے بارے میں تحقیق اختصار کے ساتھ کتاب منبع عدل مصنفہ آیات اللہ ابراہیم امین جس کا اردو ترجمہ امامیہ پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے پیش کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

"انسانی زندگی کی مدت کے لئے ایسی حد جس سے آگے بڑھنا محال ہو تعین نہیں ہوئی ہے لیکن معمول کے حساب سے طویل ترین مدت کم و بیش سو سال ہوتی ہے وہ زمانے جن کی تاریخ مدون ہو چکی ہے اور ان میں اس بات سے کوئی اختلاف نظر نہیں آتا لیکن اوسط عمر کی حد ملک، آب و ہوا، نسل، وارث اور نوع زندگی کے اعتبار سے مختلف ہے اور مختلف زمانوں کے اعتبار سے اس میں فرق ہوتا ہے"

آگے چل کر وہ طویل عمر کی وجوہات اس طرح بیان کرتے ہیں کہ " طویل عمر کے سلسلہ میں ورثہ کا ہونا واضح ہے، ایسے خاندان دیکھے گئے ہیں جن کے افراد کی عام طور پر جو اوسط عمر ہے اس سے زیادہ عمر ہوئی ہے مگر یہ کہ ان کی موت زیادہ تر یکلخت واقعہ ہوئی ہے دوسرا سبب ماحول ہے جس کی ہوا معتدل اور پاک ہو اور ہر قسم کے جراثیم اور زہریلے اثرات سے صاف ہو اس میں شور و غوغا نہ ہو اور سورج کی حیات بخش شعاعیں اس ماحول پر کافی مقدار میں پڑتی ہوں۔ وہ اپنے ساکنوں کے لئے صحت اور طوالت عمر کے سلسلہ میں کافی موثر ہوتی

Presented by www.ziaraat.com

ہیں۔ تیسرا سبب کام کی نوعیت اور مقدار ہے کارکردگی خصوصاً" اعصابی اور روحانی کارکردگی طول عمر کے لئے بہت مفید ہوتی ہے چوتھا سبب غذا کی نوعیت و مقدار دونوں اعتبار سے طویل عمر کے لئے بہت زیادہ پر تاثیر ہے بہت سے افراد جن کی عمر سو سال سے زیادہ تجاوز کر گئی وہ کم خوراک تھے پر خوری کے نقصان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انسان مرتا نہیں، بلکہ خود کشی کرتا ہے زیادہ کھانا بدن کے مختلف نظاموں کے کام کو زیادہ کرتا ہے اس طرح مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس طرح پر خوری عمر کی کمی کا سبب بنتی ہے اسی طرح غذا کی کمی بھی امراض کے پیدا کرنے اور عمر کو کم کرنے کا سبب ہوتی ہے کیونکہ ضروری اجزا بدن کو فراہم نہیں ہوتے" بڑھاپے کے بارے میں ڈاکٹر نفیسی فرماتے کہ "جس وقت بدن کے اعضائے رئیسہ، داخلی غدود، دماغ، جگر، گردہ، اور دل وغیرہ پرانے ہو جائیں تو اپنا کام انجام دینے میں کمزور ہو جاتے ہیں اور بافتوں کی ضرورتوں کی ضمانت ضروری ترشح اور خون کو مواد زائد سے صاف کرنے سے معذور ہو جاتے ہیں تو کمزوری اور ناتوانی کے آثار بدن میں ظاہر ہوتے ہیں اور اس طرح بڑھاپا آ جاتا ہے۔ ان ناتوانیوں کا سبب وہ انتشارات و اختلال ہیں جو واقع ہوتے ہیں پس یہ کہنا کہ ضعیفی علت نہیں ہے بلکہ نتیجہ علت ہے۔" موت کا اصلی سبب اختلال و انتشار کا وقوع ہے جو بدن کے تمام اعضائے رئیسیہ یا ان میں سے کسی ایک میں واقع ہو جاتا ہے اور جب تک وہ اختلال و انتشار پیدا نہ ہو موت نہیں آتی طول عمر موت کا سبب نہیں۔"

حضرت صاحب الامر کی طولانی عمر کے متعلق اس سوال پر کہ

Presented by www.ziaraat.com

کیا علم طب ایسی غیر معمولی درازی عمر کو محال جانتا ہے ڈاکٹر نفیسی فرماتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ترقی جو علوم کو حاصل ہوئی ہے اور ہو رہی ہے اسکی وجہ سے اور پروردگار عالم کی تائیدوں کی وجہ سے یہ مشکل جلد حل ہو جائیگی اور دلچسپی رکھنے والوں کی دسترس میں آجائیگی ۔ جو میں فی الحال عرض کرسکتاہوں وہ یہ ہے کہ اجکل کی ناقص فہم اور محض قیاس کے زریعہ اس کو رد نہیں کیا جاسکتا اور باطل قرار نہیں دیا جاسکتا اسلئے کہ اصل امکان کے علاوہ طویل اور غیر معمولی زندگی کے اتنے نمونے ہمارے پاس ہیں کہ مکمل طور پر جن کا ثبوت بہم پہنچ چکا ہے اور جن کی تردید کا کوئی امکان نہیں

نباتات میں ایسے طویل العمر درخت موجود ہیں جو زمین کے قدیم ترین موجودات میں شمار ہوتے ہیں ۔ ان میں سے بعض کی عمر پانچ ہزار سال سے تجاوز کرچکی ہے (معلومات کیلئے برٹش انسائیکلو پیڈیا جلد ۱۴ص ۴۷۶ ر اور امریکی انسائیکلو پیڈیا جلد ۱۷ ص ۴۶۳ کا مطالعہ کیجیے) وہ کھدای جو قدیم مصر میں ہوئی تھی اس میں مصر کے مشہور ومعروف جوان مرنے والے فرعون کے مقبرہ میں جس کا نام توتخ آمون تھا گیہوں پائے گئے ہیں میں نے خود وہ گیہوں مذکورہ مقبرے میں دیکھے ہیں اور میں نے رسالوں میں پڑھا ہے کہ ان گیہوں کے دانوں کی بعض علاقوں میں کاشت کی گئی اور وہ مکمل طور پر سر سبز شاداب ہوئے اور انکی بالیوں میں دانے لگے یہ بات ثابت کرتی ہے کہ گیہوں زندگی کا صلب تین چار ہزار سال تک زندہ رہاہے

وائرسوں کو قدیم ترین موجودات میں سمجھا جاسکتاہے ۔ وائرس زندہ موجودات کی ایک نوع ہے ۔ اس کی زندگی کا مطالعہ ممکن ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

راز حیات کو فاش کر دے ۔ یہی وائرس ہیں جو پودوں ۔ جانوروں اور انسانوں کی بہت سی بیماریاں پیدا کرتے ہیں جیسے عام طور پر ۔ زکام ۔ انفلوائزا خسرہ چیچک ۔ پرندوں کی چیچک اور دوسرے بیماریاں ۔ قدیم اشیاء پہچاننے کا جو علم ہے اس کی تحقیق کے نتیجے میں ان وائرسوں جو ما قبل تاریخ کے زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور سو ہزار سال سے موجود ہیں انکشاف کیا اور انکی خاص ماحول میں ختم کرنے کی صلاحیت حاصل کی ہے یعنی ان موجودات نے سو ہزار سال گزر جانے کے باوجود زندگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اگرچہ اس عرصہ میں یہ پوشیدہ اور خوابیدہ حالت میں زندہ رہے ہیں اور ظاہر بظاہر مردہ موجودات میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے حال ہی میں سائبریا کے نواح کی کھدائی میں عظیم جانور ملے ہیں اور انکو معاون حالات میں رکھنے کے بعد انکے وجود میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ۔ یہ جانور بلکل منجمند تھے

ایک طریقہ جس کے ذریعہ ایک زندہ موجود کی عمر کو طویل بنایا جا سکتا ہے اور اس کا نیم زندہ حالت میں مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

وہ ہائبر فیش ہے یعنی اس کو موسم سرما میں بند جگہ پر بے حس و حرکت رکھنا ہے اس کو سرمائی خواب کہتے ہیں ۔ بعض جانوروں میں یہ خواب تمام موسم سرما میں جاری رہتا ہے ۔ اور ان میں سے بعض کے اندر تمام موسم گرما میں رہتا ہے جب حیوان اس خواب میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کو غذا کی ضرورت نہیں رہتی اس کے بدن کی حرارت تیس فیصد رہ جاتی ہے اس کی حرارت پیدا کرنے والی مشینری وقتی طور پر بند ہو جاتی ہے اور ماحول کی حرارت کم ہونے کی صورت میں اس کی کھال اور بال سخت نہیں ہوتے اس کے جسم کی حرارت ماحول کی

Presented by www.ziaraat.com

حرارت کے برابر ہو جاتی ہے یہاں تک کہ نقطہ انجماد سے بھی نیچے چلی جاتی ہے وہ سانس لیتا ہے جو غیر منظم ہو جاتا ہے اور دل کبھی کبھی دھڑکتا ہے۔ خواب سرمائی کا مطالعہ اس لحاظ قابل توجہ ہے کہ اس کے ذریعہ طویل عمر کا راز کھل جائے۔ اہل علم اس پاکیزہ مقصد اور آرزوئے بشریت کی تکمیل کے سلسلہ میں امید ہے کہ کامیاب ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں قائم آل محمد کی طویل عمر کا راز طالبان حقیقت پر کھل جائے گا۔

پس ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ انسانی عمر کی کوئی حد معین و مقرر نہیں ہے کسی نے یہ نہیں کہا کہ اتنی مدت کے بعد انسان کو موت ضرور آ جائے گی بلکہ ماہرین یہاں تک کہتے ہیں کہ مستقبل میں انسان موت پر غلبہ پا سکتا ہے یا ایک مدت دراز تک اس کو دور رکھ سکتا ہے اور ایک طویل عمر پا سکتا ہے ماہرین اس کوشش میں مصروف ہیں اور اس سلسلہ میں تجربات کئے جا رہے ہیں یہ تجربات بتاتے ہیں کہ موت بھی دوسری تمام بیماریوں کی طرح علتوں کا معلول ہے ارباب علم و ماہرین نے اب تک بہت سی بیماریوں کے اسباب و عوامل معلوم کر لئے اور ان کی روک تھام کر لی ہے۔ ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں وہ موت اور ضعیفی کے اسباب و عوامل معلوم کرتے ہیں کامیاب ہو کر اس کا سدباب کر لیں۔

زندہ موجودات انسان حیوان اور نباتات میں ایسے افراد ہوئے ہیں جو ایک طویل زندگی گزار کر گئے ہیں جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس نوع کے افراد کے لئے زندگی کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اس لئے انسان کیلئے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ہزار دو ہزار یا اس سے بھی

Presented by www.ziaraat.com

زیادہ طویل زندگی بسر کرے۔

ماہرین اور ارباب علم و دانش کے اس اعتراف کی موجودگی میں کہ زندگی کی کوئی حد معین نہیں کی جا سکتی یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی جسمانی ترکیب کے اعتبار سے درجہ کمال پر فائز ہو اس کے اعضائے رئیسہ' دل و دماغ' معدہ جگر اور دیگر اعصاب وغیرہ سب طاقتور صحیح و سالم اور حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق عمل پیرا ہو اور غذاؤں اور مشروبات کے خواص و اثرات اس کے پیش نظر ہوں اور مضرت رساں اشیاء سے اجتناب کرنے پیدائش اور موت کے اسباب سے واقف ہو۔ آباو اجداد سے بھی وراثتاً کوئی مرض نہ پایا ہو۔ انتشار و اختلال جو اعصاب و دل و دماغ کی کمزوری کا باعث ہوں ان سے مبرا اور منزہ ہو اور تمام نیک اخلاق و کردار جو جسم و روح کے لئے باعث آرام و سکون ہوں اس میں موجود ہوں اور انسانیت کے کمال بلندی پر فائز ہو ایسا فرد یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ اپنی نوع کے معروف افراد کی عمر سے کئی گنا زیادہ عمر پا سکتا ہے اس لئے امام العصر الزمان علیہ السلام کی طولانی عمر ایسا عقدہ نہیں جو سمجھ سے بالا تر ہو جب کہ آپ کا وجود تمام دنیا کے لئے ضروری اور لازمی ہو تو خدائے مطلق قادر ہے کہ وہ کارخانہ حیات اور دنیا کے سلسلہ علل و معلومات کو اس طرح منظم کر دے کہ ایسا مرد کامل ضروری علم و معلومات سے بہرہ ور ہو جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

علامات ظہور امام العصرؑ ارشادات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم وائمہ علیہم السلام کے مطابق

یہ زمانہ غیبت کبریٰ حضرت حجت علیہ السلام کا ہے اور ہم آخر زمانہ کے فتنہ و فساد، لہو و لعب، نفسانی خواہشات میں مبتلا ہیں اور قرآنی احکامات اور احادیث رسولؐ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مذہب سے گمراہ ہو چکے ہیں اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ بدعت اور فاسد عقائد کو اختیار کر کے دین کی بربادی کا سبب بن کر بری باتوں کو اچھا ثابت کرتے ہیں۔ خود اسیر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اس پر انقلاب دور میں ہر شخص پر لازم آتا ہے کہ امام زمانؑ کے متعلق اپنے اعتقاد اور دوسروں کے اعتقادات کی حفاظت جس طرح ممکن ہو کریں اور خاموشی یا سکوت اختیار نہ کریں۔ قرآن مجید کی آیت واعتصمو بحبل اللہ جمیعاً" کی تفسیر میں حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آل محمدؐ اللہ کی رسی ہیں جس کے تھامنے کا خدا نے حکم فرمایا ہے ہر شخص کو ان کا توسل حاصل کرنا چاہیے بالخصوص زمانہ غیبت میں اپنی پریشانیوں اور تکالیف کو دور کرنے میں بذریعہ دعائے فرج حجتؑ سے زیادہ توسل اختیار کرو۔

بحار الانوار میں حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم زمین پر خدا کی حجت اور اس کے خلیفہ ہیں۔ اس کے اسرار کے رازدار و امین ہیں۔ ہم کلمہ، تقویٰ اور عروۃ الوثقیٰ ہیں۔ ہم خدا کے طرف سے نگران اور اس کی مخلوق پر اس کی علامتیں ہیں ہمارے سبب سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ ہمارے ہی باعث بارش ہوتی ہے اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ ہم میں سے کسی قائم سے خواہ وہ ظاہر ہو یا مخفی زمین خالی نہیں رہتی اگر ایسا ہو تو روئے زمین پر اس

Presented by www.ziaraat.com

طرح تباہی آئے جیسے سمندر میں طوفانوں سے ہوا کرتی ہے۔

احادیث میں آیا ہے کہ جب مومن کسی امر کے لیے کرنا چاہے تو درود و صلوات اور دعائے حضرت حجتؑ سے ابتداء کرے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز صبح و ظہر کے بعد

اللھم صل علی محمد و آل محمد وعجل فرجھم

کہے وہ حضرت صاحب الامرؑ سے ملاقات کئے بغیر نہ مرے گا اور بہترین اعمال جمعہ یہ ہے نماز عصر کے بعد یہ درود سو مرتبہ پڑھے۔

کتاب اکمال الدین میں ایک جماعت سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ میری اولاد میں سے ایک فرزند آخر زمانہ میں خروج کرے گا جس کا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا' شکم و زانو اور شانوں کے استخوان بزرگ ہوں گے' اس کی پشت پر دو خال ہوں گے ایک کا رنگ اس کے پوست بدن کے مثل اور دوسرا خال پیغمبرؐ کے خال کے مانند ہوگا اس کے دو نام ہوں گے ایک پوشیدہ دوسرا ظاہر۔ پوشیدہ نام "احمد" اور ظاہر نام (م ح م د)۔ اسی کتاب میں علی بن احمد سے روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے امام حسینؑ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ میرا فرزند "سید" ہے چنانچہ پیغمبرؐ نے اک نام "سید" رکھا ہے۔ خداوند عالم بہت جلد اس کے صلب سے ایک فرزند ظاہر کرے گا۔ وہ اس وقت خروج کرے گا جب کہ اہل دنیا پر غفلت طاری ہوگی اور حق کمزور اور باطل قوی رہے گا۔۔۔۔۔ ظلم و جور سے بھری دنیا کو عدل سے بھر دے گا۔ دیوان حضرت امیرالمومنینؑ میں متعدد اشعار حضرت مہدیؑ کے متعلق پائے جاتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ "اے میرے فرزند جس وقت ترک کے طوائف ہیجان میں آئیں' اس وقت مہدیؑ کی سلطنت کے منتظر رہو کہ وہ ظہور کریں گے اور عدل قائم کریں گے اور اس زمانہ میں روئے زمین کے بادشاہ آل

Presented by www.ziaraat.com

ہاشم سے ذلیل ہوں گے اور اسے لڑکے سے بیعت کریں گے جو لہو و لعب میں مبتلا ہو گا جو صاحب رائے اور صاحب تدبیر نہ ہو گا جس کو بات کرنے کا سلیقہ نہ ہو گا جو عقل و تامل سے بے بہرہ ہو گا' اس وقت تم میں قائمؑ حق پر ظہور کریں گے۔ حق و راستی کو اختیار کریں گے اور وہ تمہارے پیغمبرؐ کے ہم نام ہوں گے۔ میری جان ان پر فدا ہو تم لوگ اس کی مدد کرنے میں دریغ نہ کرو۔" ایک اور نظم میں جو علاوہ دیوان کے ہے آپ فرماتے ہیں کہ "میں وہ علیؑ ہوں جو نسل ہاشم سے ہوں جس نے بڑے بڑے معرکہ سر کئے جو کچھ بیان کروں گا وہ از روئے فخر و مباہات نہیں بلکہ رسولؐ مختار نے مجھ سے اس طرح ارشاد فرمایا ہے جب قائمؑ قیام کرے گا تو مشرکین کے لشکر کو تہ تیغ کرے گا۔ ان کی حکومت و سطوت کو خاک میں ملا دے گا۔ دین اسلام کو قوی کرے گا روئے زمین سے تمام آفتوں کو دور کر کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ مشرق و غرب عالم میں عدل قائم کرے گا دین خدا کی نصرت اس طرح کرے گا۔"

اب ہم انتخاب دیوان حضرت علیؑ جو حاجی حسن علی پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ نے منظوم ترجمہ شائع کیا ہے سے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق حضرت امیرالمومنینؑ کے اشعار کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

اے پسر ترکون کے ہنگاموں کا جب بیٹھے غبار
عدل گستر دور مہدیؑ کا رہے پھر انتظار
ہوں گے شاہان جہاں سب آل ہاشم کے مطیع
حکمران جن میں سے ہو گا ایک عیاش و وضیع
ہو گا وہ نوعمر لڑکا ناسمجھ بے رائے بھی
عقل ہو گی پاس جس کے اور نہ کچھ سنجیدگی
تب اٹھے گا تم میں سے اک قائمؑ حق بر محل

Presented by www.ziaraat.com

لے کے آئے گا جو حق کے پاس سے وہ قول و عمل
ہونذا اس پر مری جان ہے وہ ہم نام نبی
دیر مت کرنا نہ ان کو چھوڑنا بچو کبھی

کتاب عیون اخبار الرضا میں دعبل خزاعی نے حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ دعبل خزاعی نے اپنا قصیدہ پڑھا جس کا مطلع یہ ہے۔

مدارس آیات خلت من تلاوۃ و منزل وحی مقفر العرصاۃ

ترجمہ : محل آیات قرآنی کی تدریس کا پیغمبرؐ کی وفات کے بعد علاوت سے خالی پڑا ہے اور نزول وحی کا مقام معطل ہو گیا ہے دوسری بیت یہ پڑھی۔

خروج امام لامحالۃ خارج یقوم علی اسم اللہ والبرکات
یمیز فینا کل حق و باطل ویجزی علی النعمۃ والنقمات

ترجمہ : خدا کا نام اور اس کی برکتوں سے حضرت قائمؑ بالضرور خروج فرمائیں گے۔ حق و باطل کی تمیز مومنوں پر نعمتوں کے سبب اور منافقوں پر عذاب کے باعث ہو گی۔

جب دعبل نے ان دو بیتوں کو پڑھا تو امام علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے خزاعی روح القدس نے تیری زبان پر ان دو بیتوں کو جاری کیا تو جانتا بھی ہے کہ یہ امام کون ہیں اور کب ظاہر ہوں گے اس نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا' حضرت نے فرمایا کہ جو امام میرے بعد اور ہم میں سے ہو گا وہ حجۃ قائمؑ ہے اس کے زمانہ غیبت میں لوگ ان کے ظہور کا انتظار کریں گے اور وہ دنیا کو عدل و داد سے ایسا ہی بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی ان کے ظہور کا وقت معین نہیں ہے۔

پروردگار عالم نے قرآن مجید میں گذشتہ اور آنے والے زمانہ کے

Presented by www.ziaraat.com

قیامت تک کے واقعات کے بیان فرمائے ہیں حتیٰ کہ حضرت حجتؑ کے ظہور کا زمانہ بھی ہے لیکن کوئی شخص ان رموز کو سوائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت رسول اور خود خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا اور نہ جانے گا کہ ظہور امام العصرؑ متعین کر سکے۔ اسی لیے ائمہ علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ وقت ظہور تعین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ امام تمام علوم علم حروف و نجم و جفر وغیرہ کا عالم ہوتا ہے جیسا کہ جناب امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ میں گذشتہ واقعات کا عالم ہوں اور آئندہ کے واقعات کی خبر دے سکتا ہوں۔ تم لوگ مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کرو۔ آپ وہ ہیں کہ آپ نے پہلے پہل مربع صدور و صد کو وضع اور اسرار حروف میں جفر جامع تحریر فرمایا جس میں گذشتہ اور آئندہ کے واقعات کا ذکر موجود ہے اس میں اسم اعظم الٰہی ہے جس کے ایک ہزار اور سات سو مصدر ہیں جو جفر جامع کے نام سے مشہور ہے۔ اسی کو لوح قضا و قدر کہا جاتا ہے جو ایک سے دوسرے امام سے ہوتی ہوئی امام صادقؑ تک پہنچی اور آپ نے علم جفر میں کتاب خافیہ تصنیف فرمائی۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ تمام علوم ہمارے پاس ہیں جو زمانہ آخر میں حضرت حجتؑ ظاہر فرمائیں گے۔ کوئی شخص علم جفر کی حقیقت کو نہیں جانتا مگر وہی بزرگوار واقف ہیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ہی حروف کے اعداد پر مسدس وضع اور اس کے قاعدے کو درست فرمایا اس زمانہ میں جن اشخاص نے اس میں زحمت اٹھائی ہے اور محنت کی ہے انہیں حضرات نے حضرت حجتؑ کے بارے میں رموز تحریر کئے ہیں منجملہ ان کے شیخ محی الدین عربی نے فتوحات میں لکھا ہے۔

اذا دار الزمان علے حروف بسم اللہ فالمھدی قاما
ویخرج بالحطیم عقب جسوم الی من اقرء من عندی السلاما

Presented by www.ziaraat.com

(چونکہ ان ابیات کا تعلق رموز سے ہے اس لیے صاحب کتاب علائم الظہور جہان سے یہ نقل کی گی ہیں نے اس کا ترجمہ نہیں کیا)

منجملہ اس کے دارالسلام میں کتاب فتوحات محی الدین سے حکایت طولانی نقل کرتے ہیں جس کا ماحصل یہ ہے کہ ایک خلیفہ رسول اللہؐ کی عترت سے نسل حضرت فاطمہؑ سے ظاہر ہو گا اور اسی طرح ان کے مکاشفات میں بھی اسی طرح کے رموز بیان کیے گئے ہیں۔ سید جزایری نے انوار نعمانی میں اور حاجی شیخ محمد تقی النجفی نے انوار میں نور ۳۸ میں حضرت حجتؑ کے حالات میں حم ذالک الکتاب میں اور فواتح سورۃ الٓمٓ ....والمٓصٓ الٓمٓرا کہیعٓص طٰہٰ طسٓم یسٓن صٓ.... حمعسق الخ ایک شرح لکھی ہے (نوٹ) یہ تمام عبارت صفحات ۴۰ تا ۴۳ کتاب علائم الظہور سے لی گئی ہے)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ قرآن کی آیت ھدی للمنتقین الذین یومنون با لغیب سے وہ اشخاص مراد ہیں جو حضرت حجتؑ کی غیبت پر ایمان لائے اور ظہور کا اقرار کرکے کہتے ہیں کہ ظہور حق ہے اور واقع ہو گا۔

کتاب اکمال الدین میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "آدمیوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا امام ان سے پوشیدہ ہو گا وہ اپنا دین چھپانے کو پسند کریں گے اور ثابت قدم رہیں گے جو ثواب کم سے کم ان کو دیا جائے گا وہ یہ ہو گا کہ خدائے تعالیٰ ان کو خطاب کرے گا کہ میرے بندو تم نے میرا راز پوشیدہ رکھا میری حجتؑ غائب کی تصدیق کی پس تم کو خوشخبری ہو کہ تم میرے حقیقی غلام و کنیز ہو تمہاری بندگی میں نے قبول کی۔ تمہاری تقصیرات معاف کیں اور تم کو بخش دیا اور تمہارے ہی باعث بندوں کو

Presented by www.ziaraat.com

باران سیراب اور ان کی بلا کو دفع کرتا ہوں اگر تم نہ ہوتے تو بالضرور ان پر اپنا عذاب نازل کرتا۔ جابر نے عرض کیا کہ یا بن رسول اللہؐ اس زمانہ میں کونسا عمل مومن کے لیے بہتر ہے فرمایا گوشہ نشینی اور اپنی زبان کی نگہداری۔

ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لیے کسی وقت کا تعین نہیں ہے۔ اس کا علم خداوند تعالیٰ کو ہے چونکہ وقت ظہور خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے اس لیے وقت کے تعین کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے لیکن ظہور کے متعلق ائمہ علیہم السلام سے چند علامتیں بتائی گئی ہیں اور بطور اشارہ و کنایہ کے چند حدیثیں ایسی فرمائی گئی ہیں جو زمانہ ظہور کی قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ نور الانوار میں علامہ بروجردی نے بیان کیا ہے کہ قرآن پاک کے سورتوں کے وہ حروف مقطعات جن سے سورۃ شروع ہوتا ہے مثلاً الم و طسم و حم وغیرہ مجملاً" اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کتاب علائم الظہور میں فاضل کرمائیؒ علامات ظہور کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ منجملہ علامات کے اسلامی سلطنت و حکومت کا مشروط (دستوری حکومت) ہونا بھی ایک علامت ہے اور کتاب روح و ریحان میں غیبت نعمانی نے فرمایا ہے کہ مشرق سے ایک جماعت خروج کرے گی اور حق کو طلب کرے گی لیکن وہ حق کو نہ پا سکے گی تاوقتیکہ وہ صاحب الامرؑ تک نہ پہنچ جائے اور کتاب مفتاح الغیب سے اسرار اسم محمدؐ میں نقل کرتے ہیں کہ آپ کے نام کے اعداد باطنی و ظاہری کے مجموعے سے وقت ظہور بر آمد ہوتا ہے۔

بعض علمائے حروف و اعداد و اہل کشف و حساب نے وقت ظہور کا استنباط کیا ہے لیکن جب کلمات سے استنباط کرتے ہیں وہ صدق اور کذب دونوں قرینوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن علامات ظہور جو بیان

Presented by www.ziaraat.com

کیے گئے ہیں ان کے واقع ہونے اور ظاہر ہونے سے امید ہے کہ زمانہ ظہور قریب سے قریب تر ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔

حسن بن سلیمان شاگرد شہید علیہ الرحمۃ نے کتاب مختصر میں لکھا ہے کہ یہ روایت وارد ہوئی ہے کہ ظہور حضرت حجتؑ کے متعلق امام حسن عسکریؑ کے خط مبارک سے ایک حدیث پائی گئی جس کے منجملہ ارشاد ہے کہ جب موافق اعداد الم و طه و طس ھا زمانہ کے سال گزریں۔

ہم نے علامات ظہور امام العصر والزمان کا کتب احادیث سے تذکرہ کیا۔ ان علامات کو ہم تین اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اول وہ علامات جو اسلامی معاشرہ سے تعلق رکھتی ہیں اور بالعموم انسانی تمدن سے متعلق ہیں لیکن یہ علامات ظہور امامؑ سے قریب نہیں ہیں بلکہ وسیوں برس قبل ظاہر ہوں۔ جیسے صعصہ ابن صوحان نے جناب امیر علیہ السلام سے خروج دجال کے متعلق دریافت کیا تو حضرت نے فرمایا (یہ طویل روایت ہے جس کو اختصار سے پیش کیا جاتا ہے) "جب لوگ نماز کو مار دیں گے ۔۔۔۔ سود کھائیں گے ۔۔۔۔ رشوت لیں گے ۔۔۔۔ قطع رحم کریں گے ۔۔۔۔ خواہشات کی پیروی کریں گے ۔۔۔۔ قتل کو معمولی سمجھیں گے ۔۔۔۔ ظلم پر فخر کیا جائے گا ۔۔۔۔ جھوٹی گواہیاں دی جائیں گی ۔۔۔۔ قرآن دیدہ زیب ہوں گے ۔۔۔۔ مساجد آراستہ ہوں گی ۔۔۔۔ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت کریں گی ۔۔۔۔ آلات غنا عام ہوں گے۔ عورتیں گھوڑے کی سواری کریں گی ۔۔۔۔ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شکلیں بنائیں گی۔ ایسے وقت ظہور ہو گا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا ہر انسان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بارشیں صرف طبعی حالات یا مون سون کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ ان میں قدرت الٰہیہ کا حکم اور اذن شامل ہوتا ہے۔ ان مسلمات کے

Presented by www.ziaraat.com

پیش نظر عین ممکن ہے کہ ذات احدیت ظہور امامؑ سے قبل بطور علامت بارشیں کرے۔ اعلام الوریٰ میں روایت ہے کہ جب امامؑ کے ظہور کا وقت قریب آئے گا تو جمادی الثانی مکمل اور رجب کے پہلے عشرے میں مسلسل اتنی بارشیں ہوں گی کہ ان کی مثال پہلے کبھی نہ ملے گی۔ شیخ مفیدؒ کی منتخب علامات میں ہے کہ یہ وقت چوبیس دن کی مسلسل موسلادھار بارشوں پر منتج ہو گا جس سے تمام بنجر زمین شاداب ہو جائے گی۔

دوسری قسم کی وہ علامات ہیں جو زمانہ ظہور سے قریب ترین یہ بھی تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے ارشاد میں مختلف کتابوں سے ایسی علامات کو جمع کیا ہے جن کو وہ صحیح خیال کرتے ہیں ہم اختصار کے ساتھ ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ باقی احادیث "ارشاد" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ جیسے سفیانی کا خروج، سید حسنی کی شہادت ۱۵ رمضان میں سورج گرہن آخر ماہ رمضان میں چاند گرہن، وادی بیدا کا غرق ہونا، سورج کا مغرب سے طلوع، نفس زکیہ کی شہادت، خراسان سے سیاہ پرچموں کی آمد، یمانی کا خروج، مشرق سے آگ کا بلند ہونا جو تین یا سات دن تک رہے گی۔ بغداد کے محلہ کرخ کے مقابل دریائے دجلہ پر پل کی تعمیر، وغیرہ شیخ مفید کی پیش کی ہوئی علامات ہیں سے کچھ تو رونما ہو چکی ہیں اور بعض کا انتظار ہے۔

دوران مطالعہ کتاب روحوں کا سفر مولفہ حجتہ الاسلام آقائے سید حسن نجفی قوچانی مترجمہ محمد اطہر مرزا کے صفحہ ۱۰۰ پر رسولؐ مقبول کی ایک حدیث جو آخر زمانہ سے متعلق ہے زیر نظر آئی جو زمانہ کے مطابق درست ثابت ہو رہی ہے۔ اس حدیث کا عربی متن اور ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ ھلاک الرجل فی آخر الزمان بید زوجہ وان لم تکن زوجہ فبید اقربائہ واولادہ آخر زمانہ کے مرد

Presented by www.ziaraat.com

(لوگ) اپنی زوجہ کی (ہاتھوں) کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور زوجہ نہ ہو گی تو اولاد اعزہ (اقربا) کی وجہ (کے ہاتھوں) سے ہلاک ہو جائیں گے۔

تیسری قسم کی وہ علامات ہیں جو اسی سال ظاہر ہوں گی جس سال ظہور ہو گا اور یہ علامات ایک سال قبل رونما ہوں گی۔ ان علامات کی دو اقسام ہیں ایک غیر حتمی دوسرے حتمی۔ غیر حتمی علامات ظاہر ہوں یا نہ ہوں، لیکن حتمی علامات کے ظاہر ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ غیر حتمی علامات، میں سے چند تحریر کی جاتی ہیں جیسے بنی ہاشم اور ذریت رسولؐ کا خراسان سے خروج۔ یہ اس وقت ہو گا جب سفیانی کا لشکر کوفہ میں قتل و غارت کرکے نکل چکا ہو گا۔ اس دوران یمانی بھی کوفہ میں آ جائے گا۔ پھر دونوں مل کر سفیانی کے لشکر سے جنگ کریں گے اور اس کے لشکر کو شکست ہو گی۔ سید حسنی نفس زکیہ کا قتل ـــــ آفتاب و مہتاب کے گرہن۔ علم ہیت کے مسلمہ اصول کے تحت آج تک جو بھی سورج گرہن ہوا ہے وہ قمری مہینہ کی آخری تاریخوں میں ہوا ہے اور چاند گرہن قمری مہینہ میں درمیان میں ہوا ہے لیکن یہ اصول ظہور امام مہدیؑ سے کچھ عرصہ قبل ٹوٹ جائے گا اور سورج گرہن قمری مہینہ کے درمیان میں اور چاند گرہن قمری مہینہ کے آخری دنوں میں ہو گا۔

حتمی علامات جو ظہور امامؑ سے متصل ہوں گی اور جن کا ظاہر ہونا یقینی ہے وہ صرف پانچ ہیں ان میں سے کچھ ظہور سے چند دن پہلے کچھ ظہور سے کچھ مہینہ بعد ظاہر ہوں گی اور کچھ آپ کے قیام کے آغاز سے قبل رونما ہوں گی۔ اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۶۴۶ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ قیام قائمؑ سے قبل پانچ علامات کا ظہور یقینی ہے۔ یمانی کا خروج، سفیانی کا خروج، آسمانی آواز، نفس زکیہ کا قتل اور وادی بیدا زمین کا غرق ہونا۔

Presented by www.ziaraat.com

کتاب سلیم بن قیس ہلالی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام

سلیم بن قیس کوفی عادی ہلالی تابعی ہیں۔ آپ نے پانچ ائمہ علیہم السلام یعنی حضرت علیؑ، امام حسینؑ، امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ کا زمانہ دیکھا ہے۔ سلیمؒ نے اس کتاب میں وہ حالات بیان کیے ہیں جن کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھا یا خود سماعت کیا ان راویوں سے جنھوں نے خود رسالتمابؐ یا جناب علیؑ سے سنا۔ آپ کی وفات ۷۶ھ یا ۹۰ھ میں ہوئی۔ اس کتاب کے متعلق ابن ندیم نے اپنی کتاب فہرست میں لکھا ہے کہ "سب سے پہلی کتاب جو شیعہ مذہب کے لیے تصنیف ہوئی وہ سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب ہے۔

قاضی بدرالدین سبکی متوفی ۷۶۵ھ اپنی کتاب محاسن الوسائل میں تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ پہلی کتاب ہے جو شیعہ کے لیے ظاہر ہوئی۔"

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحارالانوار میں جناب صادقؑ آل محمد کا فرمان تحریر کیا ہے کہ "ہمارے جس شیعہ اور دوست کے پاس سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب موجود نہیں وہ ہمارے امر اور اسباب کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ یہ کتاب شیعہ مذہب کی ابجد ہے اس میں آل محمد کے راز مخفی ہیں۔"

بصائر الدرجات مؤلفہ سعد بن عبداللہ قمی متوفی ۳۰۱ھ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ امامؑ نے کتاب کو سن کر فرمایا کہ "یہ ہماری صحیح احادیث ہیں۔" اس کتاب کے مختصر تعارف کے بعد ایک نصرانی شمعون بن جون جو حضرت عیسیٰؑ کے ایک حواری کی اولاد سے تھا کا حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں آنا اور ایک کتاب جو حضرت عیسیٰؑ نے لکھوائی تھی جس میں وہ

Presented by www.ziaraat.com

واقعات درج تھے جو حضرت عیسیٰؑ کے بعد لوگ کریں گے اور ہر بادشاہ کے حالات اور اس کی مدت حکومت درج تھی پیش کی۔ حضرتؑ نے اس کتاب کا ترجمہ عربی میں کرایا اور حضرت امام حسنؑ کو حکم دیا کہ وہ اس کو پڑھیں۔ ہم اس کتاب کا مضمون اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ "ان بادشاہوں کے بعد حضرت اسماعیلؑ بن ابراہیم کی اولاد میں سے ایک آدمی کو رسالت کے درجہ پر فائز کرے گا جو مکہ کی بستی کا رہنے والا ہو گا اس کے ہاتھ میں عصا اور سر پر عمامہ ہو گا اور اس کے بارہ نام ہوں گے پھر رسول اللہؐ کی پیدائش' بعثت' ہجرت اور جو آپ کے دوست و دشمن ان کا تذکرہ آپ کی مدت حیات اور آپ کے بارہ اوصیا کے نام اور ان کے اوصاف اور کل حالات درج ہیں اور ان میں سے آخری شخص (امام العصرؑ) کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ آگے چل کر تحریر ہے کہ نو آئمہ حضرت شبیرؑ کی اولاد سے ہوں گے ان میں آخری وہ ہو گا جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے جو ظاہری حکومت کرے گا جو اپنے دین کے ساتھ غائب ہو جائے گا اور غیبت کے بعد ظہور فرمائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس کی بادشاہت مشرق سے لے کر مغرب تک ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ شمعون نے کہا کہ جب حضرت محمدؐ مبعوث ہوئے تو اس کا باپ زندہ تھا اور رسول اللہؐ کی تصدیق کی تھی اور ایمان لایا تھا اس نے شمعون کو مرتے وقت وصیت کی تھی کہ حضرت محمدؐ کا وصی میرے پاس سے گزرے گا اس کے پاس جانا اور اس کی بیعت کرنا اور اس کے ساتھ جنگ میں شامل ہونا یا امیرالمومنینؑ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔"

Presented by www.ziaraat.com

علمائے اسلام اور امام مہدی علیہ السلام

اہل اسلام میں تہتر فرقوں کے اور ان میں مختلف اختلافات کے باوجود اگر کچھ اقدار مشترک ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی احدیت قرآن مجید کو کلام اللہ تسلیم کرنا اور کعبتہ اللہ کو ماننا ہے اسکے علاوہ ایک اور قدر مشترک ہے وہ ظہور امام مہدیؑ پر سب کا ایمان ہے کہ دنیا سے ظلم وجور۔ ناانصافی فسق و فجور۔ جہالت اور گمراہی کا خاتمہ کریں گے۔ شیطانی لشکروں اور طاغوتی طاقتوں کو نیست نابود کرکے پراگندہ معاشروں اور متفرق مذاہب اور تمام دنیا کے مظلوم انسانوں کو ایک دین پر جمع کریں گے۔ اس عظیم ہستی کا تذکرہ مختلف آسمانی کتابوں میں مختلف ناموں سے موجود ہے صحف ابراہیم میں ان کا نام ''صاحب'' ہے زبور میں ''قائم'' ہے توریت میں ''اوقیل مو'' اور انجیل میں ممیند کے نام پکارا گیا ہے اہل اسلام کے بعض فرقے یہ خیال کرتے ہیں کہ امام مہدیؑ قرب قیامت پیدا ہونگے لیکن علمائے اسلام کی بڑی تعداد اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۲۵۵ ہجری میں ہو چکی ہے اور وہ مشیت الٰہی کے مطابق پردہ غیبت میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے قرب قیامت ظہور فرمائیں گے امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے حوالے سے یہ بات قابل غور ہے کہ تمام احادیث اور روایات میں تقریباً ایک جملہ مشترک ملتا ہے کہ ''وہ اس زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھردیں گے جسطرح وہ ظلم و جور سے پر ہو چکی ہوگی'' اگر ہم ماضی کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ حقیقت واضح ہو جائیگی کہ گزشتہ کسی دور میں بھی تمام دنیا ظلم و جور سے پر نہیں ہوئی بلکہ مختلف زمانوں میں مختلف علاقوں میں ظلم وجور ہوا لیکن آج کی صورت حال بالکل مختلف ہے آج طاغوت مصنوعی سیارچے۔ ایٹمی توانائی سے چلنے والے طیارے اور جہاز۔ بمبار طیارے ظالم فوجیوں۔ سپاہی

Presented by www.ziaraat.com

منصوبہ سازوں۔ استحصالی معاشیات کے ماہروں، گمراہ کن ٹی وی پروگراموں۔ شیطان کے مقرر کردہ فاسق اور خائن حکمرانوں اور ظالم اور جابر حاکموں نے دنیا کے بیشتر ملکوں۔ علاقوں۔ پہاڑوں سمندروں۔ فضاؤں۔ معاشروں۔ تہذیبوں اور انسانوں کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ دنیا کے ہر خطے میں بیک وقت ظلم و بربریت فسق وفجور وحشت ودرندگی بھوک وافلاس کے یہ مناظر گذشتہ صدیوں میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئے جیسا کہ موجودہ دور میں ہورہے ہیں۔ انصاف نام کی کوئی شے باقی نہیں۔ امن کا دور دور تک نشان نہیں۔ دنیا کے منصوبہ ساز اور مستقبل شناس آنے والے زمانہ میں رونما ہونے والے واقعات کا بہتر ادراک رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جس مصلح اعظم اور جس ہستی کی آمد کا دنیا بھر کے مظلوم انسانوں کو انتظار ہے اس کے ظہور کے لمحات قریب سے قریب تر آتے جارہے ہیں کفر و طاغوتی طاقتیں بہر حال اپنی سی کوششوں میں مبتلا ہیں لیکن انکی ہر کوشش امام مہدی علیہ السلام کی آمد کیلئے فضا ہموار کرتی جارہی ہے۔

اب ہم اس مسئلہ پر غور کرتے ہیں کہ کیا امام مہدی علیہ السلام قرب قیامت پیدا ہونگے یا پیدا ہوچکے ہیں۔ امام مہدیؑ کے ظہور اور انکی آمد پر تو سب فرقوں کے علماء کا اتفاق ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ آپ اس کرہ ارض کو اسطرح عدل و انصاف سے پر کردیں گے جسطرح وہ ظلم و جور سے پر ہوچکی ہوگی اور غلبہ اسلام ہوگا اور تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ صف آیت ۹ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "وہ خدا ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر غالب آئے اگرچہ مشرکین اس سے کراہت رکھتے ہوں" سورۃ قصص کی آیت ۴ میں ارشاد خداوندی ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہ "ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ زمین کے ضعیف افراد پر احسان کریں انکو انکی زمین کا وارث بنادیں اور پیشوا قرار دیں"ان دونوں آیتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح اسلام جیسا کہ رسالتماب لیکر آئے تھے باقی رہے گا حتیٰ کہ وہ دیگر ادیان پر غالب آجائے گا چاہے مشرکین اس سے کراہت رکھتے ہوں اور یہی مقصد الٰہی تھا رسالتماب ﷺ کو دنیا میں ہدایت کیلئے بھیجنے کا۔ دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو حکمران دین اسلام کے خلاف حکمرانی کرتے ہونگے اور بیجا ظلم و جبر اپنے عوام پر کرتے ہونگے ایک دن ایسا آئیگا کہ وہ اقتدار و انتظام ان سے حاصل کرکے مومنین اور صالحین کے ہاتھوں میں ہوگا وہ تمدن اور بشریت کے پیشوا بھی ہونگے اور ظلم و جبر کا خاتمہ کرکے دین اسلام کے مطابق حکمرانی ہوگی اور شرک کی جگہ توحید لے لے گی وہ تابناک عہد اس دن شروع ہوگا جس دن انسانیت کے نجات دہندہ مصلح اعظم حضرت حجتؑ قیام فرمائیں گے اور تمام ادیان پر دین اسلام غالب ہوگا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد صحیح دین اسلام کے امین کا ہونا اور اسکی حفاظت کرنیوالے کا باقی رہنا ضروری ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو دین اسلام اور ادیان کی طرح مٹ چکا ہوتا۔ چونکہ انسان اپنے مفاد کو دیکھتا ہے یہ اسکی فطرت میں داخل ہے اور دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کو نظر انداز کرتا ہے جس سے ظلم بڑھتا ہے وہ دین اسلام اور اسکے احکامات کو بھی اپنے مفاد کی خاطر تغیر و تبدل کرکے استعمال کرتا ہے لہٰذا بنی نوع انسان میں ایک ایسے فرد کا وجود جو ہمیشہ پروردگار عالم کے فیوض اسکی ہدایات اور تائیدوں کا مرکز ہو ضروری ہے تاکہ وہ معنوی اور باطنی مدد کے ذریعہ ہر فرد کو اسکی صلاحیت واستعداد کے مطابق پہونچاتا رہے۔ اس لئے امام کا پاک وجود حجت خدا ہے دین کا نمونہ اور ایک انسان کامل ہے وہ اگر موجود نہ ہو تو خدا کی نہ توحید کمال تک

Presented by www.ziaraat.com

عبادت ہو سکتی ہے اور نہ اسکی معرفت حاصل کیجاسکتی ہے اگر ایسا فرد کامل بنی نوع انسان میں نہ ہو تو انسانیت بغیر حجت کے رہیگی اور جو نوع کسی حجت وغایت کے بغیر ہو اس کا خاتمہ یقنی ہے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ "اگر زمین بے امام رہ جائے تو دھنس جائیگی۔" آپ سے ایک اور روایت ہے کہ "اگر زمین میں صرف دو آدمی ہوں تو ان میں سے قطعی طور پر ایک حجت خدا ہوگا۔" آپ کا ایک اور ارشاد ہے کہ قسم خدا کی خدا نے اس وقت سے جب آدمؑ کی روح قبض کی گئی تھی اب تک زمین کو امام کے بغیر نہیں چھوڑا جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں اور وہی اسکے بندوں پر حجت خدا ہے۔"

حضرت علیؑ کا ارشاد پاک ہے کہ "زمین ایسے قائم سے جو خدا کے نام پر قیام کرلے اور خدا کی طرف سے اتمام حجت کرے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ کبھی وہ ظاہر و مشہور ہوتا ہے کبھی خائف و پوشیدہ اسلئے کہ خدا کی حجتیں بیکار نہ ہو جائیں وہ تعداد کے اعتبار سے کم ہیں لیکن مقام ومنزلت کے اعتبار سے عظیم ہیں خدا ان کے ذریعہ اپنی دلیلوں کی اسوقت تک حفاظت کرتا ہے جب وہ ان دلیلوں کو اپنے جیسے افراد کو ودیعت کردیں اور ان کے دلوں میں انکی تخم ریزی کردیں۔" "علم نے ان کو بینائی اور بصیرت کی حقیقت تک پہنچا دیا ہے وہ روح یقین سے بہرور ہیں۔ جس شے کو مال دولت کے پرستار سخت ودشوار سمجھتے ہیں انکی نظر میں آسان ہے جس چیز سے جاہل وحشت زدہ ہوتے ہیں وہ اس سے مانوس ہیں دنیا سے ان کا تعلق ان ابدان کے ذریعہ ہے جنکی روحیں محل اعلیٰ سے تعلق رکھتی ہیں وہ زمین پر خدا کے خلفاء اور دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں" آپ کا ایک اور ارشاد ہے "قرآن کے بیش قیمت موتی اہل بیتؑ کے وجود میں رکھ دیے گئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

وہ خدا کے خزانے ہیں۔ اگر بات کریں تو سچے ہیں اور بات نہ کریں تو کوئی ان سے سبقت نہیں لے جا سکتا۔"

ان احادیث و روایات کے علاوہ اور بہت سی احادیث و روایات ہیں کہ جب تک نوع انسانی زمین پر باقی ہے ہمیشہ اسپر ایک معصوم کامل فرد موجود ہے تاکہ وہ تمام علمی و عملی طریقوں سے انسانوں کی ہدایت کرتا رہے اس بنا پر ہمارا زمانہ بھی وجود امام معصوم سے خالی نہیں ہے۔ جیسا کہ اس وجود مقدس کی تمام علامات اور نشانیاں احادیث میں موجود ہیں ارشاد جناب رسول اللہ ﷺ ہے کہ "مہدی موعود میری اولاد میں سے ہوگا۔ میرا ہمنام اور ہم کنیت ہوگا۔ اخلاق اور تخلیق کے اعتبار سے وہ مجھ سے مشابہ ترین فرد ہوگا اس کا ایک زمانہ غیبت ہے جس میں لوگ پریشان ہونگے اور گمراہ ہو جائیں گے اسکے بعد چمکتے ہوئے ستارہ کیطرح ظاہر ہو کر وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوتی ہے"

جب یہ بات طے ہو گئی کہ حجت خدا کے وجود سے کوئی زمانہ خالی نہیں ہوتا اور امام کے نہ ہونے سے زمین کا خاتمہ یقینی ہے اس لئے موجودہ دور میں بھی وجود امام کا ہونا یقینی ہے۔ آپ کے وجود مقدس کے متعلق علامات احادیث میں موجود ہیں۔ کتاب منتخب الاثر مولفہ آقائے صافی میں ان احادیث کی تعداد تحریر ہے جو بالاختصار حسب ذیل ہے:۔

امام بارہ ہیں پہلے علیؑ ابن ابی طالب اور آخری مہدیؑ ہیں

۹۱ احادیث : امام بارہ ہیں اور آخری امام مہدیؑ ہیں ۹۴ احادیث امام بارہ ہیں ان میں سے ۹ نسل حسینؑ سے ہیں اور نواں قائمؑ ہے ۱۰۷ احادیث۔ مہدیؑ پیغمبرؐ کی عترت سے ہیں ۳۸۹ حدیثیں مہدیؑ اولاد علیؑ سے ہیں ۲۱۴۔ مہدیؑ اولاد فاطمہؑ سے ہیں ۱۹۲ احادیث۔ مہدیؑ اولاد

Presented by www.ziaraat.com

حسینؑ سے ہیں ۱۸۵۔ مہدیؑ اولاد حسینؑ میں نویں ہیں ۱۴۸۔ مہدیؑ اولاد علی ابن الحسینؑ سے ہیں ۱۸۵ مہدیؑ اولاد امام محمد باقرؑ میں سے ہیں ۱۰۳۔ احادیث مہدیؑ اولاد امام جعفر صادقؑ میں سے ہیں ۱۰۳ اور آپ چھٹے ہیں ۹۹ احادیث۔ حضرت امام مہدیؑ امام موسیٰ ابن جعفرؑ کی اولاد میں سے ہیں ۱۰۱ حدیثیں اور آپ پانچویں ہیں ۹۸ احادیث۔ امام مہدیؑ اولاد علی ابن موسیٰ الرضاؑ میں سے چوتھے ہیں ۹۵ احادیث۔ امام مہدیؑ امام محمد تقیؑ کی تیسری نسل میں ہیں ۹۰ حدیثیں۔ امام مہدیؑ اولاد امام ہادیؑ میں سے ہیں ۹۰ حدیثیں اور آپ فرزند امام حسن عسکریؑ ہیں ۱۴۵ حدیثیں۔ آپؑ کے والد کا نام حسن ہے ۱۴۸ حدیثیں۔ امام مہدیؑ ہم نام وہم کنیت رسول خداؐ ہیں ۴۷ حدیثیں۔ ان احادیث سے پیغمبرؐ اسلام اصل میں وجود امام مہدیؑ کی نشاندہی فرماتے تھے اور ان کی صفات کا اظہار کرتے رہے لیکن عام مسلمانوں سے بیان نہیں فرماتے تھے کیونکہ یہ موضوع اس حد تک منجملہ اسرار الٰہی تھا کہ آنحضرتؐ اس کو معتبر اور حاملین اسرار نبوت کے اشخاص ہی کو بتاتے تھے۔ عام اصحاب کو مختصر اور مجمل انداز میں بتاتے تھے جسکی وجہ یہ تھی کہ اس وسیلہ سے توحید اور مہدیؑ موعود کے دشمن واضح طور پر امام مہدیؑ کو نہ پہچان سکیں تاکہ وہ دشمنوں سے محفوظ رہ سکیں۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے ایک حدیث میں مفضل ابو بصیر اور ابان بن تغلب سے فرمایا:۔

"بنی امیہ اور بنی عباس نے چونکہ سن رکھا تھا کہ ظالموں کی حکومت ہمارے قائمؑ کے ذریعہ ختم ہوگی اس لئے انھوں نے ہم سے دشمنی شروع کی۔ انھوں نے تلوار لی اور وہ اولاد پیغمبرؐ کے قتل اور ان کی نسل کو ختم کرنیکی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ اس امید پر کہ وہ قائمؑ کو قتل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن خدا نے اس غرض

Presented by www.ziaraat.com

سے کہ اپنے مقصد کو عملی طور پر بروئے کار لائے حقائق کی اطلاع تک ظالموں کو نہیں ہونے دی (اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۲۳)

ابو خالد کابلی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفرؑ سے خواہش کی کہ حضرت قائمؑ کا ٹھیک ٹھیک نام مجھے بتادیں تاکہ میں انکو مکمل طور پر پہچانوں۔ آپ نے فرمایا۔ "اے ابو خالد تم نے ایک ایسی بات پوچھی ہے کہ اگر دشمن اولاد فاطمہ اس کو جان لیں تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔" (غیبت شیخ ص ۲۰۲)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ مہدیؑ کے قیام کا وقت اور ان کی صحیح علامات اور نشانیاں مکمل طور پر واضح نہ ہوں آج بھی اسلام دشمن طاقتیں مسلمانوں کے خلاف کیوں ہیں اس کا اندازہ خود قارئین لگا سکتے ہیں کہ وہ امام مہدیؑ کے ظہور سے کس قدر خائف ہیں اور ان کی تلاش میں سرگرداں ہیں تاکہ ان کے قتل کرنے میں کامیاب ہوں اور ان کا اقتدار و حکومت قائم رہے۔

اہل تشیع کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرزند حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں اور آپکی ولادت ۲۵۵ ہجری کو ہوئی اور آپ نے ان خطرناک حالات کے باوجود بھی لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے فرزند کو اپنے معتمدین کے ایک گروہ کو دکھایا اور انکی خبرولادت ثقہ لوگوں کی ایک جماعت کو بھم پہونچائی اس ہدایت کے ساتھ کہ اس بات کو دشمنوں سے پوشیدہ رکھیں یہاں تک کہ مولود کا نام لینے سے بھی احتراز کریں۔

اہل سنت حضرات کے علماء اور ارباب دانش نے بھی حضرت امام حسن عسکریؑ کے فرزند کی ولادت ان کی تاریخ ولادت اور والد گرامی کے نام اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے ہم چند ارشادات کو ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱) محمد ابن طلحہ شافعی نے لکھا ہے کہ "ابوالقاسم محمد بن الحسن ۲۵۸ ہجری میں سامرہ میں متولد ہوئے ان کے والد کا نام حسن خالص ہے۔ حجت۔ خلف صالح اور منتظر ان کے القاب ہیں۔" اسکے بعد کچھ حدیثیں نقل کرکے فرماتے ہیں کہ ان حدیثوں کے مصداق امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں جو اب غائب ہیں اور بعد میں ظاہر ہونگے۔ (کتاب مطالب السئول طبع سال ۱۲۸۷ ہجری صفحہ ۸۹)

(۲) محمد ابن یوسف امام حسن عسکریؑ کی وفات کاذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "محمد کے علاوہ ان کا کوئی فرزند نہ تھا اور کہا گیا ہے کہ وہی امام منتظر ہیں"۔ (کتاب کفایہ الطالب صفحہ ۳۱۲)

(۳) ابن صباغ مالکی لکھتے ہیں بارہویں فصل ابوالقاسم کے احوال میں "محمد' حجت' خلف صالح ابو محمد حسن خالصؑ کے فرزند ہیں وہ جناب شیعوں کے بارہویں امام ہیں۔" اس کے بعد آپکی تاریخ کو لکھکر وہ خبریں جو مہدیؑ سے متعلق ہیں نقل کرتے ہیں۔ (کتاب فصول المھمہ طبع دوم صفحہ ۲۸۶'۲۸۳)

(۴) یوسف بن قزاوغلی نے امام حسن عسکریؑ کے احوال کے بیان کرنے کے بعد لکھا ہے "ان کے فرزند کا نام محمد ان کی کنیت عبداللہ اور ابوالقاسم ہے۔ وہ حجت' صاحب الزماں' قائم اور منتظر ہیں امامت ان پر ختم ہوگئی" اس کے بعد مہدیؑ سے متعلق حدیثیں روایت کی ہیں۔ (کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۲۰۴)

(۵) شبلنجی نے کتاب نورالابصار طبع مصر صفحہ ۱۶۸ میں لکھا ہے "محمد حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں انکی ماں کا نام نرجس صیقل یا سوسن ہے انکی کنیت ابوالقاسم ہے امامیہ ان کو حجت۔ مہدی۔ خلف صالح۔ قائم۔ منتظر اور صاحب الزماں کہتے ہیں۔

(۶) ابن حجر نے اپنی کتاب الصواعق محرقہ صفحہ ۲۰۶ میں امام حسن

Presented by www.ziaraat.com

عسکریؑ کے حالات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے" انھوں نے سوائے ایک فرزند ابوالقاسم کے جسے محمد و حجت کہا جاتا ہے اپنے بعد کوئی اور فرزند نہیں چھوڑا۔ وہ بچہ باپ کی وفات کے وقت پانچ سال کا تھا"

(۷) محمد امین بغدادی نے اپنی کتاب سبائک الذہب صفحہ ۷۸ میں لکھا ہے "محمد جن کو مہدیؑ بھی کہا جاتا ہے اپنے والد کی وفات کے وقت پانچ سال کے تھے"

(۸) ابن خلکان کتاب وفیات الاعیان طبع ۱۲۸۴ہجری جلد ۲ صفحہ ۲۴ میں لکھا ہے "ابوالقاسم محمد بن الحسن العسکریؑ امامیہ کے بارہویں امام ہیں۔ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہی منتظر و قائم و مہدیؑ ہیں"

(۹) امیر خواند نے روضۃ الصفا جلد ۳ میں تحریر کیا ہے کہ "محمد حسنؑ کے بیٹے تھے ان کی کنیت ابوالقاسم ہے امامیہ ان کو حجت۔ قائم اور مہدیؑ کہتے ہیں"

(۱۰) شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت و الجواہر طبع اول سال ۱۳۵۱ھ جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ میں لکھا ہے "مہدیؑ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے ہیں جو نیمہ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اس وقت تک زندہ و باقی رہیں گے جب حضرت عیسیٰؑ ظہور فرمائیں گے اور اب جب کہ ۹۵۸ ہجری ہے ان کی عمر شریف کے ۷۰۳ سال گذر چکے ہیں"

(۱۱) شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر کے صفحہ ۱۴۳ پر باب ۳۶۶ کتاب فتوحات مکیہ جو ابن عربی کی تالیف ہے میں سے نقل کیا ہے کہ "جس وقت ظلم وجور زمین کا احاطہ کرلے گا تو مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے وہ جناب رسول خداؐ کی اولاد میں ہیں اور نسل جناب فاطمہؑ میں سے ہیں ان کے جدنامدار حسینؑ ہیں اور والدگرامی حسن عسکریؑ ابن امام تقیؑ ابن امام علی رضاؑ ابن موسیٰ کاظمؑ ابن امام محمد باقرؑ ابن امام زین العابدینؑ ابن امام حسینؑ ابن علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

ابن ابی طالب"

(۱۲) خواجہ پارسا نے کتاب فصل الخطاب میں تحریر کیا ہے "محمد حسن عسکریؑ کے فرزند نیمہ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے ان کی والدہ کا نام نرجس تھا ان کی عمر پانچ سال تھی کہ والد کا انتقال ہوگیا اس وقت سے اب تک غائب ہیں وہ شیعوں کے امام منتظر ہیں ان کا وجود اصحاب خاص اور معتبرین خاندان کے نزدیک ثبوت کو پہنچا ہوا ہے خدا ان کی عمر کو الیاسؑ اور خضرؑ کی طرح طولانی کرے گا" (نقل از کتاب ینابیع المودۃ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

(۱۳) ابوالفلاح جنکی کتاب شذرات الذہب طبع بیروت جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ میں اور ذہبی کتاب العبر فی خبر من غبر طبع کویت جلد ۲ صفحہ ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ "محمد فرزند حسن عسکریؑ ابن علی ہادیؑ ابن جوادؑ ابن علی رضاؑ ابن موسیٰ کاظمؑ ابن جعفر صادقؑ علوی حسینی ہیں ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ شیعہ ان کو خلف۔ حجت۔ مہدیؑ۔ منتظر اور صاحب الزماں کہتے ہیں۔"

(۱۴) محمد بن علی حموی تاریخ منصوری عکس برداری شدہ ماسکو صفحہ ۱۱۴ میں لکھتے ہیں "ابوالقاسم محمد منتظر ۲۵۹ ہجری میں شہر سامرہ میں پیدا ہوئے۔"

علاوہ ان علماء کے دوسرے بہت سے اشخاص اور علماء اہل سنت نے امام حسن عسکریؑ کے فرزند کی ولادت کی تاریخ جن کتابوں میں لکھی ہے وہ کتاب کشف الاستار تالیف حسین بن محمد تقی نوری اور کتاب کفایت الموحدین تالیف طبرسی جلد ۲ سے رجوع کرسکتے ہیں۔

(۱۵) مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی اپنی کتاب "علامات قیامت" کے صفحہ ۸۸ پر ابوداؤد اور مشکوۃ شریف کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدیؑ میری نسل اور فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

کی اولاد سے ہونگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرتبہ اپنے صاجزادے حضرت حسنؑ کے متعلق فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام سید رکھا ہے اسکی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا نام ہے یعنی اس کا نام محمد ہوگا۔ پھر فرمایا کہ وہ اخلاق میں میرے بیٹے حسنؑ کے مشابہ ہوگا یعنی اس کا حلیہ حسنؑ کے حلیہ سے ملتا جلتا نہ ہوگا۔

Presented by www.ziaraat.com

تیسری عالمی جنگ احادیث کی روشنی میں

ہر دور کی تاریخ بتاتی ہے کہ زیادہ تر فتنوں اور جنگوں کو ہوا دینے والے یہود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان اور مسلمانوں پر اپنی مہربانی اور کرم سے ان فتنوں اور جنگوں کی آگ کو بجھا دیا اور یہود کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا دیا سب سے بڑا فتنہ اور ایک جنگ عظیم جسے یہودیوں نے مسلمانوں کے بلکہ کل عالم انسانیت کے خلاف بھڑکایا ہے۔ یہ وہ موجودہ جنگ جو اس وقت دنیا میں چل رہی ہے جس میں مغرب و مشرق یہودیوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے ملوث ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف مغربی طاقتوں کا اتحاد اور فلسطین میں بذات خود اسرائیل نبرد آزما ہے اور دنیا کے اکثر ممالک میں یہود بالواسطہ مداخلت رکھتے ہیں۔

ظہور امام العصرؑ کے نزدیک عالمی جنگ کے متعلق تواتر کے ساتھ احادیث ہیں۔ ان احادیث کو اس صدی کی دو عالمی جنگوں پر وارد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان روایات میں تیسری عالمی جنگ کے جن اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے وہ ان گذشتہ عالمی جنگوں کے اوصاف سے مختلف ہیں۔ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ یا تو ظہور کے سال واقع ہو گی یا ظہور کی حرکت کے شروع ہونے کے بعد واقع ہو گی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے یہ روایت کہ حضرت امام العصرؑ کے ظہور سے قبل "پہلے سرخ موت اور سفید موت ہے۔"

اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظہور سے کچھ عرصہ قبل جنگ ہو گی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام قیام نہیں فرمائیں گے مگر سخت خوف و ہراس کی حالت میں کہ جب زلزلے، فتنے اور مصائب لوگوں کو پہنچ رہے ہوں گے اور

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

Presented by www.ziaraat.com

اس سے پہلے طاعون پھر عربوں کے درمیان فیصلہ کن تلوار اور لوگوں کے درمیان اختلاف، لوگوں کا دین میں مختلف گروہوں میں ہونا، لوگوں کے حالات میں تبدیلی، لوگوں کے بدلنے کے بارے میں دیکھا جائے گا کہ خواہش کرنے والا یہ خواہش کرے گا کہ موت صبح یا شام کے وقت آ جائے۔ لوگ ایک دوسرے کو کھا رہے ہوں گے۔ ہمدردیاں بدلنے میں دیر نہ کریں گے۔ اس وجہ سے موت کی تمنا کریں گے۔ (اکمال الدین صفحہ ۴۴۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ "حضرت قائم علیہ السلام کے قیام سے پہلے بھوک و قحط کا سال ہو گا جس میں لوگ بھوکے مریں گے اور قتل کی وجہ سے خوف میں ہوں گے۔" (بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۳۳۹)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا وہ خطبہ جس میں آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات اور آپ کی حرکت کے بارے میں بیان فرمایا اس میں دو فقرے ایسے ہیں جو عالمی جنگ پر دلالت کرتے ہیں۔ پہلا فقرہ "قبل ان شغر بر جلبھا فتنہ شرقیہ" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کی ابتداء مشرق یعنی روس سے ہو گی یا مشرق کے علاقہ میں کسی مسئلہ پر ہو گی۔ دوسرا فقرہ "او تشب نار بالحطب الجزل غربی الارض" ہے کہ جنگ کا مرکز غربی ممالک ہوں گے۔ ان کے فوجی ٹھکانے بڑے بڑے مراکز اور دارالحکومتوں میں آگ کے شعلے بھڑکیں گے۔ (بحار الانوار ج ۵۲ ص ۲۷۴)

ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ ظہور کے سال جنگ عظیم واقع ہو گی۔ جس کی ابتداء مشرق کے علاقے سے ہو گی اس وقت مشرق وسطیٰ کی سرزمین پر فوجوں کا اجتماع ہو گا اور وہاں کے مسائل کی جانب اشارہ کرتے ہیں جو مشرق اور مغرب کے درمیان چھڑنے کا سبب ہو

Presented by www.ziaraat.com

سکتے ہیں۔ کچھ روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنگ عظیم سے قبل علاقائی جنگیں بھی ہوں گی جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ظہور کے سال میں بہت جنگیں ہوں گی۔ روایات سے ان جنگوں کا یہی خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان جنگوں کا آغاز ظہور سے پہلے ہو گا اور ظہور کے سال تک جاری رہیں گی اور ان جنگوں کے دوران حضرت حجاز کو فتح فرمائیں گے۔ پھر عراق کو بعد ازاں روس اور دیگر اقوام کے ساتھ آپ کی جنگ ہو گی۔

Presented by www.ziaraat.com

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

تیسری عالمی جنگ کے متعلق
ناسٹرڈیمس کی پیشن گوئیاں

اب ہم ناسٹرڈیمس کی تیسری عالمگیر جنگ کے متعلق پیشن گوئیاں جیک مینویلین کی کتاب موسومہ of World War III Nostradinuns Predictions جس کا پہلا ایڈیشن جنوری ۱۹۹۵ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۹۶ء
"Inner Light Publications New Brunswick NJ 08903"
نے شائع کیا کا اختصار کے ساتھ ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ مولف کتاب متذکرہ نے حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد انجیل میتھیو ۶ : ۲۴ سے قلم بند کیا ہے کہ

"اور تم جنگوں اور جنگوں کی افواہوں کا سنو گے دیکھو
تم خوفزدہ نہ ہونا کیونکہ یہ چیزیں ضرور واقع ہوں گی
لیکن یہ ابھی (دنیا کا) آخر نہیں ہے۔"

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۶ پر پیشن گویوں کی ایک غیر معمولی کتاب بعنوان Liber Naticinationem جو کہ ایک غیر معروف مستقبل شناس نے ۳۳۶ء کے قریب لکھی اس میں تین قطعات اس صدی کی تین عالمی جنگوں کے متعلق تحریر ہیں۔ ہم تیسری عالمی جنگ جو ابھی نہیں ہوئی سے متعلق قطعہ انگریزی میں تحریر کرتے ہیں۔

For the third (W W) the earth Shakes.
The throat of the Gual is ravaged
Many die of leeing fram the awful winds.
The sun halts in its path in the heaven.

ترجمہ : تیسری (عالمی جنگ) سے زمین کانپتی ہے۔ Gual کو گردن

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل
Presented by www.ziaraat.com

سے ذبح کیا جائے گا۔ خوفناک ہواؤں کی وجہ سے بھاگتے ہوئے بہت مریں گے اور آسمان میں سورج اپنے راستہ پر رک جائے گا۔

صاحب کتاب نے لفظ Gual سے مراد فرانس لیا ہے اور آگے لکھتا ہے کہ تاریخ میں مسلمان اپنے دشمنوں کو قتل کوڑے مار کر یا ان کے گلے کاٹنے والے شمار کئے جاتے ہیں۔ اس لیے اس سے مراد یورپ اور فرانس پر مسلمانوں کے حملہ کو لیا ہے۔

یہ منظوم قطعات مچل ناسٹرڈیمس جس کی پیدائش ۱۴ دسمبر ۱۵۰۳ء میں اور وفات ۲ جولائی ۱۵۶۶ء میں ہوئی سے تقریباً بارہ سو سال پہلے کے ہیں۔

مچل ناسٹرڈیمس نے فرانس کے بادشاہ ہنری دوئم کو جو Epistle تحریر کئے ہیں۔ اس میں زیادہ تر پیشن گوئیاں یورپ، افریقہ اور ایشیا کے کچھ حصہ سے متعلق ہونے والے واقعات پر مبنی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز پر دنیا تیزی سے تیسری عالمی جنگ کے قریب پہونچ جائیگی وہ کہتا ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز پر جو واقعات رونما ہوں گے اس کے علم نجوم اور حساب کے مطابق وہ یہ ہیں کہ گرجا اور حضرت یسوع مسیحؑ کے مخالفین زیادہ سے زیادہ بڑھتے جائیں گے۔ آگے چل کر وہ کہتا ہے کہ عرب مخالفین یسوع کی دوسری کوشش ستائیس سال تک چلے گی اور عربوں کی تباہی اور شکست سے قبل مکمل ایسا تاریک سورج گرہن لگے گا جو دنیا کے وجود میں آنے سے اب تک نہ لگا ہو گا اور اکتوبر کے مہینہ میں ایسا ظاہر ہو گا کہ کوئی بڑی تبدیلی قطبین میں رونما ہو رہی ہے کہ لوگ محسوس کریں گے کہ کرۂ ارض اپنے محور سے ہٹ کر ہمیشہ کے لیے مکمل تاریکی میں ڈوب گئی ہے۔

ایک قطعہ نمبر ۳ صدی نمبر ۲ ناسٹرڈیمس پیشن گوئی کرتا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

سورج کی حرارت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ مچھلیاں بھن جائیں گی اور کھیتیاں جل جائیں گی اور قحط پڑ جائے گا۔ حیرت کی بات ہے کہ نیویارک کی سینٹ تھریسیا نے بھی اپنی ایک نظم میں بعینہ ایسی ہی پیشن گوئی کی ہے۔

قطعہ نمبر ۹۵ صدی نمبر ۳ میں ناسٹرڈ یمس پیشن گوئی کرتا ہے کہ (More) یعنی سوشلزم یا کمیونزم کا قانون ناکام ہو جائے گا اور روسی امپریلزم اور نیشنلزم بڑھے گا لفظ Boristhenes جو قدیم نام دریائے ڈیپر جو روس میں ہے سے مراد لیا گیا ہے کہ پہلے Borisyeltsin اقتدار سے محروم ہو جائے گا جس کے بعد شمالی افریقہ میں کامیاب اسلامی فوجی انقلاب آ جائے گا۔

قطعہ نمبر ۲۵ صدی نمبر ۵ میں ناسٹرڈ یمس کہتا ہے کہ عرب کا جوان شہزادہ جس میں ایک لیڈر کی تمام صفات ہوں گی جو ایک ڈکٹیٹر ہو گا اور ایک طاقتور حکمران ہو گا۔ مغرور ہو گا وہ سمندر کے راستے سے حملہ کر کے کیتھولک چرچ کو تباہ کر دے گا۔ مولف کتاب کہتا ہے کہ اس قطعہ سے مراد یہ ہے کہ ترکی اور مصر میں غلبہ اسلام ہو گا اور ایران اور مصر میں ایک عظیم جنگ ہو گی۔

قطعہ نمبر ۱۵ صدی نمبر ۸ میں ناسٹرڈ یمس کہتا ہے کہ روس جس کی مستحکم فوج اور اس کے رویہ سے یورپ اور باقی دنیا کو ہوشیار رہنا چاہیے۔ اس کے ذیل میں مولف کتاب ہذا لکھتا ہے کہ نومبر ۱۹۹۳ء میں نئی روسی فوجی حکمت عملی جو شائع ہوئی تھی۔ اس سے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ فوجی طاقت ایک اہم ہتھیار آنے والے سالوں میں روس کی پالیسی رہے گی۔ آگے چل کر مولف کہتا ہے کہ ایک اور چونکا دینے والی بات جو روس کے سر خفیہ اسلحہ کے متعلق ایک ٹی وی انٹرویو پر فروری ۱۹۹۳ء میں نشر ہوا۔

Presented by www.ziaraat.com

زرونوو سکی نے خفیہ ہتھیاروں کے متعلق بتایا کہ وہ نیوکلیائی ہتھیاروں سے زیادہ تباہ کن ہیں۔ جو روس کے قبضہ میں ہیں۔ آگے چل کر مولف کتاب ہذا کہتا ہے کہ یہ کس قدر تعجب خیز ہے کہ ویرونیکا لیوکن کے ذریعہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۵ء مدر مریم نے ان لیزر ہتھیاروں کے متعلق بتایا کہ "اے میرے بچو روس کے پاس تباہی کے یہ ہتھیار موجود ہیں جب کہ امریکہ کینیڈا اور باقی دنیا امن، محبت کے لیے چلاتی رہے گی اور ان کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ روس کا نظریہ ان سب کو ہڑپ کرنے کا ہو گا۔ چاہے کچھ کرنا پڑے" آگے چل کر اس قطعہ کی تیسری سطر میں لکھا ہے کہ دو گرہن ایک دوسرے کے بالکل قریب واقع ہوں گے۔ مولف لکھتا ہے کہ یہ دونوں گرہن ۱۹۹۹ء میں ہوں گے۔ مکمل چاند گرہن ۲۸ جولائی اور سورج گرہن ۱۱ اگست کو ہوں گے جو ایران، عراق، جنوبی یورپ اور ترکی میں اچھی طرح دیکھے جا سکیں گے۔

قطعہ نمبر ۷۲ صدی نمبر ۱۰ میں ناسٹرڈیمس جولائی اور ستمبر ۱۹۹۹ء کے متعلق پیشن گوئی کرتا ہے کہ "۱۹۹۹ء کے ساتویں مہینہ میں آسمان سے دہشت و خوف پھیلانے والا بادشاہ آئے گا جو رومن ایمپائر (جس سے مراد مولف نے یورپین یونین لی ہے) سے جنگ لڑے گا۔

مولف کتاب متذکرہ نے صفحہ ۱۴۱ پر مسٹر ڈیسین برنکلے اس کی کتاب

Saved by Light سے ایک شخص کی سچی کہانی جو کہ دو مرتبہ فوت ہوا اور جو کچھ اس پر آشکارا ہوا کا اقتباس تحریر کیا ہے کہ جب کہ وہ آسمان میں اپنے روحانی جسم میں تھا۔ ان واقعات سے مطلع کیا گیا جو ۲۰۰۰ء سے قبل رونما ہوں گے۔ جن سے دنیا متزلزل ہو جائے گی۔ ہم بالاختصار ذیل میں درج کرتے ہیں۔

دو خوفناک زلزلے اس صدی کے ختم ہونے سے قبل امریکہ

Presented by www.ziaraat.com

میں آئیں گے اور ان آفات کے نتیجہ میں امریکہ عالمی طاقت کا کردار ختم ہو جائے گا۔ دوسری پیشن گوئی یہ ہے کہ اس صدی کے خاتمہ پر دنیا ایک خوفناک شکنجہ میں ہو گی جو فیوڈل نیو ورلڈ آرڈر جنگوں سے بھرپور ہو گا۔ ایک مختصر خواب میں وہ دیکھتا ہے کہ ۱۹۹۷ء میں مصر مذہبی جنونیوں کے قبضہ میں ہو گا۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ مشرق وسطیٰ اور ایشیا میں بیالوجیکل پرزون سے ایک نئی قسم کا کمپیوٹر ایجاد ہو گا جو ہر قسم کی ٹیکنالوجی میں استعمال ہو گا وہ انسانوں پر نشان لگانے اور ان کی فہرست مرتب کرنے میں بھی استعمال ہو گا اور یہ چھوٹا آلہ کھال کے اندر رکھا جا سکے گا۔ یہ نیا نظام کنٹرول مشرق وسطیٰ سے ظاہر ہونے والا ڈکٹیٹر نافذ کرے گا۔ اس کی آخری Visions تیسری عالمی جنگ عظیم کے متعلق ہیں وہ تحریر کرتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ کے نظارے میرے سامنے تھے میں سینکڑوں جگہوں پر ایک دم ریگستانوں سے جنگلات میں تھا۔ میں نے دنیا کو جنگ و جدل اور اضطراب میں دیکھا۔ میں نے عورتوں کی ایک فوج سیاہ لباس اور برقعوں میں دیکھی (مسلمان) جو یورپ کے شہروں سے گزر رہی ہے۔ اسے یہ بھی بتایا گیا کہ یہ دنیا ۲۰۰۴ء میں ایسی نہ ہو گی۔ جیسی ہم اب دیکھ رہے ہیں۔"

مولف کتاب متذکرہ کے صفحہ ۴۴ پر آگے لکھتا ہے کہ حالیہ برسوں میں اسلامی بنیاد پرستی تیسری دنیا پر تیزی سے غالب آ رہی ہے۔ اس حد تک اسلامی فوج مغرب کے لیے اصل مدمقابل ہو گی۔ اوائل ۱۹۹۵ء میں نیٹو کو یہ بیان جاری کرنا پڑا کہ اس تنظیم کو اپنی توجہ اسلامی بنیاد پرستی سے جنگ کی طرف کرنا پڑے گی۔ اسلامی جنگجوؤں کا عقیدہ ہے کہ اسلامی انقلاب خون سے پیدا ہوتا ہے اور مغرب پر ضرب لگانے سے اسلام اس قابل ہو گا کہ دنیا کے واقعات میں اپنا حکم منوا سکے اور اس طرح ان مسلمانوں کا جنہیں مغرب نے کچل رکھا ہے کا

Presented by www.ziaraat.com

بدلہ لے سکے۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں جنگجو عرب کی بادشاہت ختم کرنے پر کام کر رہے ہیں تاکہ اسلامی چین عرب مملکت اور ایک بین الاقوامی اخوان المسلمین قائم ہو سکے۔ آگے مولف لکھتا ہے کہ اگر عرب، ایرانی اور دوسرے متحد ہو گئے۔ تو وہ آسانی سے اسرائیل کو ختم کر کے مغربی یورپ کی طرف بڑھیں گے۔ کمیونسٹ چین سپر پاور بننے کی طرف گامزن ہے۔ وہ نجی اور فوجی شعبوں میں غیر ملکی ٹیکنالوجی استعمال کر رہا ہے۔ چینی عربوں کے اتحادی ہوں گے۔

مولف کتاب متذکرہ صفحہ ۴۳ پر

Prophecies From our lady of the Roses Sharine in Baysid Newyork U.S.A

سے تحریر کرتا ہے کہ

"ایک شخص روح کی تاریکی اور گناہوں کے جنون میں بنی نوع انسان کو ایک جنگ عظیم میں دھکیل دے گا جس سے قوموں کی تباہی و بربادی ہو گی۔"

"تم سب لوگ اس کے نشان سے اس کو جو تباہی چاہتا ہے پہچان لو گے وہ اپنے کوٹ کے بازوؤں پر آدھے چاند کی درانتی جیسی شکل کا نشان رکھتا ہے۔"

مولف کتاب متذکرہ کے باب نمبر ۳ صفحہ ۴۴ پر تحریر کرتا ہے کہ ناسٹرڈیمس نے تین بڑی عیسائیت کے مخالف واقعات کا تذکرہ کیا ہے جس سے اس کا پیارا ملک فرانس برباد ہو گا۔ ایک نپولین بوناپارٹ جو اپنے لوہے جیسے ہاتھوں سے فرانس پر حکومت کر کے دنیا پر حکومت کرنا چاہے گا لیکن وہ ناکام رہے گا۔ یہ پیشن گوئی درست ثابت ہوئی۔ دوسرے ہٹلر جس کی حکومت مختصر ہو گی لیکن موت ہی موت اور پاگل پن ہو گا۔ اس نے دنیا کو دوسری جنگ عظیم سے دوچار کیا۔ اس کا بھی

Presented by www.ziaraat.com

تمام دنیا کو فتح کرنے اور حکومت کرنے کا مقصد تھا لیکن ناکام رہا یہ بھی پیشن گوئی درست ہوئی۔ تیسرے عیسائی مخالف ایک عرب مطلق العنان جو مشرق وسطیٰ سے ہو گا وہ اس کرۂ ارض کو تیسری عالمی جنگ عظیم میں دھکیل دے گا۔ اس کی منزل بھی تمام دنیا پر حکومت کرنا ہو گی لیکن وہ بھی یقینی طور پر ناکام ہو گا۔ قطعہ نمبر۹۷ صدی نمبر۸ میں ناسٹرڈیمس بیان کرتا ہے کہ اس عیسائیت مخالف شخص کا باپ عرب اسرائیل جنگ میں مارا جائے گا (غالباً" ۱۹۶۷ء کی جنگ کے چھٹے دن) جو اپنے دو سال کے لڑکے کو تحویل میں چھوڑ جائے گا قطعہ نمبر۸۴ صدی نمبر۱۰ میں بیان ہے کہ "جب اس دو سالہ لڑکے کو اس کے باپ کے مرنے کی خبر ہو گی اور اس کی عمر میں تیس سال شامل ہوں گے تب وہ دنیا میں اپنے آپ کو ظاہر کرے گا تب غالباً" اس کے عروج کا وقت ہو گا جو کہ ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۷ء کے درمیان ہو سکتا ہے۔

اس کتاب کے صفحہ ۵۷ پر مولف نے جنوب مشرقی فرانس کے لاسلیٹے کے دو بچوں نے ۱۸۹۴ء میں مدر میری نے ایک پیشن گوئی کی جس کا ترجمہ ذیل میں ہے کہ

"جنگیں ہوں گی آخری جنگ تک جو دس عیسائیت مخالف بادشاہوں کے درمیان ہوں گی۔ ان بادشاہوں کی ایک پالیسی ہو گی اور ان میں صرف ایک ہو گا جو کرۂ ارض پر حکومت کرے گا اس سے قبل کہ ایسا ہو ایک وقت ایسا ہو گا کہ دنیا میں جھوٹا امن ہو گا اور انسان صرف عیش و عشرت کا سوچے گا۔"

Presented by www.ziaraat.com

انتظار تابناک مستقبل

اگر ہم بیسویں صدی کے خاتمہ اور اکیسویں صدی کی آمد آمد پر اس دنیا کے حالات کا بغور مطالعہ کریں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا ایک انتہائی خوفناک مستقبل کی جانب انتہائی تیز رفتاری سے سفر طے کر رہی ہے۔ بیسویں صدی جو اپنے آخری مراحل میں ہے کے واقعات کو دیکھیں تو اسی صدی میں دو عظیم عالمی جنگیں لڑی گئیں جن کے علاوہ چھوٹی بڑی جھڑپوں کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔

ہزاروں نہیں کروڑوں انسانوں کی جانیں گئیں لا تعداد اسلحے جن کے اخراجات کا اندازہ لگانا مشکل ہے صرف ہوا کیا اس گزرتی ہوئی صدی میں بنی نوع انسان کے درمیان مہر و محبت بڑھی یا دن بدن ختم ہو گئی کیا غریب اور مالدار کے درمیان خلیج کم ہوئی یا زیادہ سے زیادہ ہو گئی کیا جرائم کم ہوئے یا زیادہ سے زیادہ ہوئے کیا چھوٹے اور بڑے ملکوں کے اختلافات میں کمی آئی یا روز بروز زیادہ سے زیادہ تر ہوئے کیا اسلحہ کی دوڑ میں کمی واقعہ ہوئی یا زیادتی حالانکہ اس آخر زمانہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ مہلک اسلحہ کو تباہ کیا جائے کیا ایسا ہوا ہاں دنیا کو دکھانے کیلئے کچھ ملکوں نے ایسا کیا لیکن کیا اسلحہ سازی اور اسکی فروخت ختم ہوئی یا نئے سے نئے اسلحہ کی ایجاد ہوئی یہ سب کچھ بلاوجہ نہیں بنائے گئے ہیں اور نہ ہی بطور کھلونے کے استعمال ہوتے ہیں بلکہ ریاست طلبی کے جذبہ اور قوت و طاقت کے جنون کی تسکین کی خاطر استعمال کیا جاتا ہے۔ اخلاقیات روحانیات اور مذہبیات نام کی کوئی شے باقی نہیں رہی۔ ہاں اگر کچھ باقی رہا اور جس چیزوں میں اضافہ ہوا اور ہو رہا ہے وہ ہے ذاتی منفعت، اجارہ داری ہوس زر، خواہش اقتدار نا انصافی افلاس،

Presented by www.ziaraat.com

معاشی بدحالی، ظلم و ستم نفسا نفسی مادی ارتقاء، معاشرے کی تباہی جب ہم گذرتی ہوئی صدی کے ان حالات پر نظر کرتے ہیں تو اس تاریک مستقبل کا چہرہ ہمارے سامنے آجاتا ہے کہ دنیا کی فضا انسانی زندگی کی بقا اور دوام کی صلاحیت کھو بیٹھی ہے۔

ہم اپنے مفادات کے شکنجہ میں گرفتار ہیں لیکن اس بات سے غافل ہیں کہ یہ صورت حال ہمارے مفادات کو تباہ و برباد کر دے گی جب ہم اس نتیجہ فکر پر پہونچیں گے کہ یہ صورت حال ہم کو فنا نابود اور تباہی و بربادی کیطرف لئے جارہی ہے تو ہماری فکر اور عقل آہستہ آہستہ یہ سوچنے پر مجبور کر دے گی کہ ہمیں کائنات کے ہمہ گیر نظام کے سایہ میں آجانا چاہئے جہاں نظم و ضبط امن و آشتی عدل و انصاف کا دور دورہ ہو دنیا کے موجودہ روز بروز بدلتے اور بگڑتے ہوئے حالات جنگوں کی سختیاں ظلم و ستم معاشی بدحالی ناانصافی بنیادی حقوق کی پامالی ہمیں یہ سوچنے پر کیا مجبور نہیں کر رہے ہیں کہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین ن مشکلات کو حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں یہ فکر اپنے دامن میں ایک انقلاب کو پروان چڑھا رہی ہے ایک ایسا انقلاب جس میں بشریت کی بقا ہو

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بڑے بڑے انقلاب جو اس دنیا میں آئے ہیں وہ تشدد، گھٹن، ظلم و ستم، معاشی بدحالی اور ناانصافی کا ہی رد عمل تھے۔ پیغمبروں کی تاریخ بھی ایسے انقلابوں سے بھری ہوئی ہے جن کے لئے ان باتوں نے اور بالخصوص ظلم و تشدد نے پہلے ہی زمین ہموار کر دی تھی ان پیغمبروں نے اپنی آسمانی تعلیمات کی روشنی میں ان انقلابوں کی رہ نمائی فرمائی اور کامیاب بنا کر بنی نوع انسان یا اپنی امت

Presented by www.ziaraat.com

کو صحیح راستہ پر لگا دیا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دنیا کے موجودہ حالات اور بے چینی اور انسانی خواہشات کی زیادتی اور ان کی ناکامی معاشرے کی بدحالی اس چیز کو ظاہر کرتی ہے کہ ان تاریکیوں سے نکلنے کے لئے اور امن و آشتی کی روشنی کی تلاش میں ایک تابناک مستقبل کی خاطر ایک عظیم انقلاب کی جانب انسانیت رواں ہے یہ معاشرتی ضرورت ایک موثر تحریک بنکر ابھر رہی ہے جو اپنی طاقت کو استعمال کر کے ایسی زندگی کی طرف لے جا رہی ہے جس میں عدل و صلح کی حکمرانی ہو اور نئی بنیادوں پر کوئی عالمی حکومت قائم ہو۔

اب ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ کیا دنیا کا انجام صلح و عدالت ہے یا نسل انسانی کی تباہی اور نابودی بیسویں صدی میں جو اپنے اختتام پر ہے دو عظیم عالمی جنگیں برپا ہوئیں ان جنگوں کے تباہ کن اثرات نے عالم بشریت کے ذہنوں کو اس قدر جھنجوڑا اور خواب غفلت سے بیدار کیا ہے کہ انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ بقائے بشریت صلح و عدالت پر ہے عالمی سطح پر عوام کی اس بیداری نے پہلی جنگ عظیم کے بعد اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک عالمی معاشرہ کی بنیاد رکھی جس کو لیگ آف نیشن کا نام دیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں نے اس ادارہ کو ختم کر دیا لیکن اس جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد اس فکر نے پھر زور پکڑا اور ایک عالمی ادارہ "اقوام متحدہ" کے نام سے معرض وجود میں آیا اس ادارہ نے ایک منشور انسانی حقوق کا تیار کیا جس کا آج کل بہت چرچا ہے جس کے دل نشین نعرہ آج کی دنیا کے ابتر حالات میں ایک سہانا خواب معلوم ہوتے ہیں اسی طرح اقوام متحدہ کے ہال صرف تقریروں کا ایک اسٹیج ہے جس کے پاس کوئی قوت نافذہ نہیں

Presented by www.ziaraat.com

اور سلامتی کونسل جس کے پاس قوت نافذہ ہے اس کے پانچ مستقل ممبر ہیں جن میں سے جو چاہے کسی قرارداد کو ویٹو کر سکتا ہے

جس کی وجہ سے اس ادارہ کی قوت نافذہ بھی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ عالمی سطح پر ایک اور تحریک "تخفیف اسلحہ" کے بڑے زور شور سے چل رہی ہے کس حد تک یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہے یا نہیں یہ تو ابھی ظاہر نہیں ہوا لیکن اس تحریک کو دنیا میں سراہا ضرور گیا آج دنیا کا ہر شخص امن و صلح کی ضرور باتیں کرتا ہے کیونکہ ہر انسان جنگ سے نفرت کرتا ہے لیکن اس کی یہ آرزوئیں ایک حد سے آگے نہیں بڑھیں صرف نعرہ بازی تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے وجہ یہ ہے کہ ہر انسان اور بالخصوص بڑی طاقتوں کے مفادات آپس میں ٹکراتے ہیں ایک بڑی طاقت دوسرے کو نیچا دکھانے پر تلی ہوئی ہے نہ صرف یہ بلکہ کل دنیا پر اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہی ہے روس کی شکست وریخت پر امریکہ کے صدر کا یہ نعرہ کہ اس وقت کل دنیا پر کس کی حکومت ہے اس بات کی غمازی کرتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس نعرہ سے دوسری بڑی طاقتیں اپنی محکومیت کے پیش نظر یہ قبول کرنے کو تیار نہیں اور مخالفت اپنی جگہ پر برقرار ہے البتہ ایک بات ضرور واضح ہوتی ہے کہ دنیا میں ایک نئی فکر ضرور پروان چڑھ رہی ہے کہ عالمی سطح پر صلح و عدالت کا قیام ہو اور وحدت و یکتائی قائم ہو تاکہ بنی نوع انسان امن و آشتی سے زندگی بسر کر سکے۔ یہ وہ فکر ہے جو ہمیں ایک ایسی حکومت کے قائم ہونے کی بشارت دے رہی ہے جہاں ظلم نام کی کوئی چیز نہ ہوگی اور بھیڑ اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے اور فطرت کا

Presented by www.ziaraat.com

قانون نافذ ہو گا۔ مظلوم کا حق ظالم سے دلایا جائے گا۔ اور ایک عظیم نجات دہندہ ضرور آئے گا۔

ایک عالمی حکومت جو عدل و صلح پر قائم کرنے کی تحریک جاری ہو چکی ہے اور دنیا کے بہت سے دانشور اور ممتاز مفکر اس مسئلہ پر توجہ دے رہے ہیں اقوام متحدہ کا قیام اس مقصد کے حصول کی جانب ایک قدم ہے تاہم دنیا کے اتحاد کی ضرورت کے احساس کے باوجود یہ ایک ایسا خواب ہے جس کی تعبیر بہت دور نظر آتی ہے۔ مخصوص مفادات مختلف ممالک کے مابین رقابتیں اور باہمی عداوتیں منزل تک پہنچنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں اس لئے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ یہ مقصد خود بخود حاصل ہو جائے گا بہر حال رفتہ رفتہ حالات وہ رخ اختیار کر رہے ہیں جس کی پیش گوئی اسلام نے چودہ سو سال قبل کی تھی یوں تو ہر مذہب میں ایک مصلح اعظم اور انسانیت کے نجات دہندہ کا عقیدہ موجود ہے لیکن فقط اسلام ہی ہے جس نے اس تصور کو واقعیت بخشی ہے مہدی علیہ السلام موعود کو مستقبل بعید میں پیدا نہیں ہونا بلکہ وہ اب بھی ہم لوگوں کے درمیان موجود ہیں اور دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں ان کے ظہور سے صرف مسلمانوں کی ہی آرزو پوری نہ ہو گی بلکہ تمام عالم انسانیت کی امید بر آئے گی۔ سوبورن یونیورسٹی پیرس کے شعبہ فلسفہ کے رئیس ڈاکٹر ہنری کوربون کہتے ہیں۔

"میرے نزدیک تشیع ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عقیدہ امامت کی بدولت انسان اور خدا کے مابین الٰہی ہدایت کا رابطہ برقرار رکھا ہے اور اسے دوام بخشا ہے یہودیوں کے مطابق نبوت جو انسان

Presented by www.ziaraat.com

اور اللہ کے درمیان حقیقی رابطہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ختم ہو گئی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتے عیسائی بھی حضرت عیسیٰ سے آگے نہیں بڑھے۔ سنی فرقہ بھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ رک گیا اور اس نے یہ عقیدہ اپنایا کہ نبوت کے خاتمہ کے ساتھ انسان اور اللہ کے مابین رابطہ ختم ہو گیا ہے۔

جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے خدا وند تعالیٰ نے اس وقت سے اپنے بندوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھا ہے انبیاء کو مبعوث کیا جو سلسلہ پیغمبر اسلام پر آکر ختم ہوا کیونکہ پیغام خداوندی پایہ تکمیل کو پہونچ چکا تھا لیکن چونکہ یہ خداوندی ہدایت قیامت تک کے لئے تھی اور کوئی نئی ہدایت نہیں آنی تھی اس لئے اس پیغام کو کسی امین کے سینہ میں محفوظ رہنا ضروری تھا تاکہ زندہ لا متناہی کا رابطہ زندہ متناہی سے قائم رہے یہ مذہب شیعہ ہی کا عقیدہ ہے کہ یہ رابطہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اب بھی قائم ہے اور ابدالاباد تک قائم رہے گا۔ اس لئے تمام مسلمانوں اور بالخصوص اہل تشیع پر لازم آتا ہے کہ اس پیغام الٰہی پر مبنی عالمی نظام کے قیام کیلئے ساز گار فضا قائم کرنے کی سر توڑ کوشش کریں اور اپنے آپ کو منجی منتظر کے استقبال کے لئے تیار کریں۔ جیسا کہ ائمہ علیہم السلام کا حکم انتظار کرنے اور ساز گار فضا قائم کرنے کے متعلق ہے۔ حضرت امام العصر علیہ السلام زندہ ہیں آپ دنیا کے حالات میں گہری دلچسپی لیتے ہیں آپ مومنین کی مجالس میں بھی اکثر شرکت فرماتے ہیں لیکن اپنی شخصیت کے اظہار سے اجتناب فرماتے ہیں آپ بحکم الٰہی جب ظہور فرمائیں گے تو برائیوں کے خاتمہ اور صلح اور عدالت کے نظام کو قائم کرنے کے لئے ایک عالمی انقلاب کی رہنمائی فرمائیں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ

ماہنامہ السلام علیکم پاکستان میں یہ مضمون شائع ہوا۔ ہم اس مضمون کو اختصار کے ساتھ قارئین کے لیے سپرد قلم کرتے ہیں۔

"کسی بیرونی سیارے نے پراسرار مخلوق اور اڑن طشتریوں کی آمد کا سلسلہ اب تک ایک پراسرار مسئلہ بنا ہوا ہے۔ ناسا کے پاس خلائی مخلوق کا ریکارڈ موجود ہے جس کو امریکی ادارہ اپنے ملک کی سائنسی ترقی اور خصوصاً" خلائی ٹیکنالوجی میں اضافہ کے لیے خفیہ طور پر استعمال کر رہا ہے۔ روس، امریکہ اور برطانیہ کے سائنس دانوں کے بارے میں یہ خیال تقویت حاصل کر رہا ہے کہ ان کے خلائی مخلوق سے اکثر رابطے رہتے ہیں جنہیں وہ منظر عام پر نہیں لاتے۔

اہرام مصر سے ایسی لوحیں اور تصویریں نکلی ہیں جن میں خلائی مخلوق کی اڑن طشتریوں کے ذریعہ بعض فراعنہ مصر کے ساتھ رابطے کے دعوے کیے گئے ہیں۔ خصوصاً" ختوم خوفوع کی زمانہ ۲۹۰۰ ق۔ م کی لوحوں میں ذکر ہے کہ دوسرے سیاروں کے لوگ براہ راست ختوم خوفوع کے محل میں اترتے تھے اور انہوں نے فراعنہ کو تعمیراتی ٹیکنالوجی فراہم کی۔ مثال کے طور پر گذشتہ دنوں ماسکو کے قریب پیش آنے والا واقعہ جس کو حساس آلات نے محفوظ کر لیا جس سے ایک سنسنی پھیل گئی۔ واقعہ یہ ہے کہ اپریل کی ۸ تاریخ ماسکو ملٹری ایئربیس سے چھ کلومیٹر جنوب کی طرف صبح ساڑھے نو بجے ریڈار نے آسمان پر ایک ایسے تیز رفتار جسم کی نشاندہی کی جس کے بارے میں کمپیوٹر میں معلومات نہ تھیں۔ ایک مگ ۲۹ طیارہ جس کا کپتان الیکسی دریوف تھا اس مقام پر پہنچا لیکن وہ پراسرار شے غائب ہو چکی تھی۔ طیارے کو ادھر ادھر چکر دیئے اچانک ایک عظیم الشان اڑن طشتری اس کے

Presented by www.ziaraat.com

سامنے آ گئی جس کا فاصلہ بمشکل ایک ہزار میٹر تھا وہ بہت تیزی سے چکر کھا رہی تھی- اس پر کوئی نشان یا عبارت نہ تھی- زمینی مرکز سے ایک اور طیارہ کو روانہ کیا گیا جس کے تمام آلات کام کر رہے تھے جیسے ہی یہ طیارہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے کیمرے کا بٹن دبا دیا- اسی لمحہ اڑن طشتری سے زرد رنگ کی شعاع خارج ہوئی اور ایلیکسی کا طیارہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا اور آگ کے شعلوں میں گھر گیا ایلیکسی نے چھلانگ لگا دی اور طیارہ زمین پر آ گرا- دوسرا طیارہ تمام منظر ریکارڈ کر چکا تھا- اڑن طشتری حملہ کرتے ہی غائب ہو چکی تھی- کیمرہ کی ریکارڈنگ فلم میں ہر چیز واضح نظر آ رہی تھی- روسی وزارت دفاع کے ماہرین طیارہ کے ملبہ کا جائزہ لے کر تحقیقات میں مصروف ہیں-"
دوسرے واقعہ کی تفصیل یہ ہے-

"بعض امریکی سائنس دان ۱۹۴۹ء کے موسم گرما میں موجیو نامی صحرا میں کچھ تجربات کر رہے تھے- ان سائنس دانوں میں ڈاکٹر "گی" جو ناقابل تسخیر طاقتوں کا مالک تھا وہ بھی شامل تھا- اس ڈاکٹر نے ایک اڑن طشتری جو جولائی ۱۹۴۹ء میں پہلی بار امریکہ میں دیکھی گئی تھی کی تفصیل بتائی- یہ طشتری آہستہ آہستہ ایک پہاڑی علاقہ میں اتری تھی ایک محافظ دستہ اس کے گرد تعینات کر دیا گیا تھا- ڈاکٹر "گی" نے اس کا معائنہ کیا اسے چھوا نہ گیا- دو دن انتظار کرنے کے باوجود کوئی مخلوق اس سے باہر نہ آئی باوجودیکہ اس پر شعاعیں ڈالی گئیں- اس کے قریب جا کر جائزہ لیا گیا تو ایک سوراخ نظر آیا جس کو بڑا کیا گیا اندر ۱۶ ایسی لاشیں دیکھیں جن کے قد ۳۰ سے ۴۰ انچ کے تھے- وہ ۱۸۹۰ء کے فیشن کے کپڑوں میں ملبوس تھے- ان پر تجربات سے معلوم ہوا کہ وہ بونے نہیں تھے، انہیں مرے ہوئے تین یا چار گھنٹے ہوئے تھے- اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ، کتابچہ اور تصویری مسودے تھے-

Presented by www.ziaraat.com

ایک کونے میں وزنی کنٹینرز تھے جن میں پانی فوراً ابل جاتا تھا۔ طبی ماہرین نے ان لاشوں کا تجزیہ کرنے کے بعد بتایا کہ ان کا نظام انسانی نظام سے بہت ملتا جلتا ہے ان کے ہونٹ نہیں ہیں تاہم دانت مکمل صاف اور مضبوط تھے وہ سب نیلے رنگ کا لباس جن پر سنہرے بٹن لگے تھے پہنے ہوئے تھے۔

تیسرا واقعہ ۱۹۵۲ء کا امریکہ ہی میں یو۔ ایس کوسٹ گارڈ کی ایئر سٹیشن کے فوٹوگرافر نے آسمان پر چار پانچ چمک دار غیر معمولی اور پراسرار روشنیاں دیکھیں جو چند لمحوں کے لیے مدھم ہو گئیں اور پھر بھرپور آب و تاب سے چمکنے لگیں۔ فوٹوگرافر نے ان کی تصویریں کھینچ لیں۔

چوتھا واقعہ انگلستان ۷ مئی ۱۹۵۲ء کو مون ماؤتھ شائر پر صبح ۹ بج کر ۴۵ منٹ پر پائلٹ لیسر نے روبار انگلستان کے اوپر ۲۰ ہزار فٹ کی بلندی پر المونیم جیسی دھات کی ایک اڑن طشتری دیکھی۔" اسی طرح ایک کسان نے اتفاقیہ ایک خلائی جہاز کی تصویر کھینچ لی جو اس کے کھیت پر سے گزر رہا تھا یہ ایک گہری پلیٹ کی شکل کی تھی۔ برطانیہ میں ۱۹۵۰ء کے دوران ۱۲ جون سے ۲۱ جون تک ایسے متعدد واقعات ہوئے ہیں۔

حال ہی میں ایک شائع ہونے والی باتصویر رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کسی دوسرے سیارے کا اسٹارشپ گزشتہ دنوں میکسیکو کے علاقہ میں گر کر تباہ ہو گیا اس میں ایک تین ماہ کی ایک بچی زندہ بچی۔ امریکی حکومت کی ایک انتہائی خفیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ انسانوں سے مشابہ چہرے والی اس مخلوق کو اسٹارشپ کے گرنے سے چند لمحہ قبل باہر پھینک دیا گیا تھا اور شپ چٹانوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ نواجو انڈین قبیلہ کے کئی افراد نے اس حادثہ کو دیکھا تھا۔ ایک ٹیم

Presented by www.ziaraat.com

نے اس اسٹار شپ سے چار جھلسی ہوئی لاشیں برآمد کیں اور وہاں سے ہٹا دیں۔ Only Eyes نامی رپورٹ نے اس کی تصدیق کی کہ امریکی حکام کے پاس یہ خلائی بچی زندہ حالت میں موجود ہے۔ اس بچی کی آنکھیں اتنی بڑی اور گہری ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری روح میں جھانک رہی ہوں۔ اس کی رنگت زردی مائل نیلی ہے۔ اور اسکے ہونٹ نہیں ہیں اسکی انگلیاں لمبی اور پتلی ہیں اس کی ناک انسانوں جیسی ہے۔ اس کے دانت نہیں ہیں۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اس بچی کے سر پر بال اس کا ثبوت ہے کہ یہ مخلوق دودھ پیتی ہے اور اسٹار شپ میں اس کی ماں بھی تھی جو جل کر مر گئی۔"

قدیم دستاویزات نے خلائی مخلوق کے بارے میں جو انکشافات کیے ہیں وہ فکر انگیز اور اہم ہیں۔

موہنجوداڑو وادی سندھ میں آثار قدیمہ کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر تیس ہزار افراد کی آبادی پر مشتمل تھا جو قدرتی آفات کے سبب اچانک تباہ ہو گیا اور سب مر گئے۔

ماہرین کی تحقیق کے مطابق دو ہزار قبل مسیح میں یہ شہر ایٹم بم کے دھماکے سے تباہ ہوا تھا۔ یہ انکشاف ایک برطانوی محقق ڈیوڈ ڈیونپورٹ نے کیا جو اس نے قدیم کتابوں کے مطالعہ سے کیا۔ اس کا کہنا ہے یہاں جو شواہد ملے ہیں وہ ناگاساگی سے ملتے جلتے ہیں۔ یہاں تقریباً ۵۰ فٹ چوڑا ایک گڑھا ہے جو شدید دھماکے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ ذکر قدیم کتاب مہابھارت میں اس طرح ملتا ہے کہ موہنجوداڑو کے مقام پر سفید گرم دھواں جو سورج سے بھی ہزار گنا زیادہ روشن اور گرم تھا' بلند ہوا اور اس نے شہر کو ملیامیٹ کر دیا۔ پانی ابلنے لگا عمارتیں زمین بوس ہو گئیں کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ ایک

Presented by www.ziaraat.com

انتہائی خوفناک منظر تھا۔ مسٹر ڈیوڈ کا کہنا ہے کہ اس علاقہ میں بسنے والی آریا قوم کے خلائی مخلوق سے منظم رابطے تھے۔ موہنجوڈارو پر منگول قابض تھے۔ آرمیوں اور منگولوں کے درمیان آویزش تھی اس لیے آریاؤں نے خلائی مخلوق کے تعاون سے ایٹم بم سے حملہ کیا جو ان علاقوں میں قیمتی دھاتوں، معدنیات، قدرتی وسائل کی تلاش میں آتی رہتی تھی۔

مسٹر ڈیوڈ نے ایسی پرواز کرنے والی مشینوں کا بھی ذکر کیا ہے جو اپنی قوت سے اڑتی تھیں اور جو دوسرے سیاروں سے آیا کرتی تھیں۔ ڈیڑھ دو برس پہلے کی بات ہے کہ لوگوں نے جن میں قابل ذکر تعداد امریکیوں کی تھی یہ دعویٰ کیا تھا کہ امریکی صدر بل کلنٹن کی اہلیہ ہیلری کلنٹن وہائٹ ہاؤس میں ایک ایلین (Alian) کی پرورش کر رہی ہیں۔ اس الزام کا جواب دیتے ہوئے خود مسز ہیلری نے تسلیم کیا تھا کہ لوگ ان کے بارے میں افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ بعض اہم سائنس دان دعویٰ کرتے ہیں کہ امریکی خلائی تحقیقاتی ادارہ "ناسا" کے پاس نہ صرف زندہ خلائی مخلوق موجود ہے بلکہ ایسی اڑن طشتریوں کی ایک بڑی تعداد بھی جن پر تحقیقات کرکے وہ کافی معلومات جمع کر چکے ہیں۔ ان دونوں دعوؤں میں کہاں تک صداقت ہے یہ آنے والا وقت بتائے گا۔ آج ماہرین حتمی طور پر یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ خلائی مخلوق کے نہ صرف کرۂ ارض کی سپر پاور سے باقاعدہ رابطے ہیں بلکہ ان کے لوگ یہاں مستقل طور پر موجود ہیں جو انہیں مختلف شعبوں کی ترقی میں اطلاعات فراہم کرنے پر مامور ہیں۔

۱۷ مارچ ۱۹۹۶ء کو بین الاقوامی اخبارات میں چھپنے والی یہ خبر دلچسپی کا باعث ہو گی کہ امریکی کہ ریاست فلوریڈا کا گلف بریز نامی قصبہ ان دنوں دنیا بھر کے ماہرین کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ جو خلائی مخلوق اور

Presented by www.ziaraat.com

اڑن طشتریوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔ یو۔ ایف او نیٹ ورک نامی اس تنظیم کے بین الاقوامی ڈائریکٹر والٹ آندرس نے گزشتہ دنوں بتایا کہ یہ علاقہ دنیا بھر میں اس اعتبار سے اہم ترین ہے کہ یہاں کی فضا میں ۱۹۸۹ء سے لے کر اب تک سینکڑوں بار خلائی مخلوق کو ان کی اڑن طشتریوں میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا جا چکا ہے۔ اسی طرح "سی گوون" نامی تنظیم نے جس کا مرکزی دفتر ٹیکساس میں ہے نے کہا ہے کہ اس علاقہ میں ہر ہفتہ متعدد بار اڑن طشتریوں کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے اس لیے اسے کرۂ ارض پر خلائی مخلوق کا کیپیٹل قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا اب ہم انتظار کے آخری مراحل میں ہیں اور کسی بھی لمحہ ہمارا رابطہ خلائی مخلوق سے ہو سکتا ہے۔ دنیا کو چاہیے کہ وہ بعض انتہائی حیرت انگیز انکشافات کا سامنا کرنے کو تیار رہے۔"

بشکریہ ماہنامہ السلام علیکم پاکستان۔ کراچی
ماہ اپریل و مئی ۱۹۹۶ء صفحات ۷۵ تا ۷۷

Presented by www.ziaraat.com

برموداٹرائینگل

ماہنامہ پاکستان۔ کراچی ماہ جون ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں ایک مضمون جزائر برمودا کے متعلق شائع ہوا جو ہم اختصار کے ساتھ قارئین کی خدمت میں بشکریہ ماہنامہ ہذا پیش کرتے ہیں۔

"سائنس دانوں اور محققین کا خیال ہے کہ برمودا ٹرائینگل دراصل کرۂ ارض پر سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں خلائی مخلوق کا مرکز ہے اور یہ مخلوق مذکورہ مثلث میں تحقیق کی غرض سے جانے والوں کو معاف نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ سو برس میں ہزاروں ہوائی اور بحری جہاز اس منطقے میں ڈوب کر ناپید ہو چکے ہیں۔ لاکھوں افراد بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ سخت تحقیق کے باوجود آج تک اس مثلث کے سربستہ راز بے نقاب نہیں ہو سکے۔

مثلث برمودا کے بارے میں محض یہی ایک نظریہ نہیں کہ وہ خلائی مخلوق کی حکمرانی ہے۔ بلکہ دیگر مفروضات بھی موجود ہیں۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اسے جزیرۂ خضرا تصور کرتی ہے جہاں حضرت امام مہدیؑ قیام فرماتے ہیں اور انسان اس وقت تک وہاں کے اسرار نہیں جان سکتا جب تک آپ ظہور نہیں فرماتے۔

صاحب مضمون نے حاصل ہونے والی اب تک کی معلومات درج فرمائی ہیں اور وہ تمام نظریات اور مفروضات بھی جو اس منطقے سے وابستہ ہیں تذکرہ کیا ہے۔ مثلث برمودا کا حدود اربعہ اور جہاں یہ واقعہ ہیں کا ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ ۱۵۱۹ء میں ایک ہسپانوی سیاح "خوان دو برمودر" نے دریافت کئے تھے۔ سب سے پہلے معروف محقق ونسنٹ گادلیس نے اپنی کتاب "غیر مرئی افق" میں اس کا نام برمودا ٹرائینگل دیا تھا۔ ۱۶۰۹ء میں جب ایک انگریز سیاح سومرس

Presented by www.ziaraat.com

کی کشتی اس علاقہ میں الٹ گئی تو برطانیہ نے ان جزیروں کو اپنے جزائر میں شامل کر لیا۔

سب سے پہلے حادثہ جو تاریخ میں درج ہوا وہ سر کریسٹف کلمب کا ہے جو انہوں نے نئی دنیا دریافت کرنے کے لیے ایک کٹھن سفر اختیار کیا ان کی کشتی کے سمت بتانے والے آلات کو ایک مقناطیسی قوت نے معطل کر دیا۔ اس قسم کے حادثات بہت زیادہ واقع ہو چکے ہیں اور آج تک ہو رہے ہیں جن کی رفتہ رفتہ شہرت تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ ان واقعات نے سب سے پہلے امریکہ کو تجربات اور اقدامات کرنے کی جانب متوجہ کیا چنانچہ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء کو امریکی حکومت نے فوجی ایئرپورٹ لادرویل سے ۵ بہترین پائلٹوں کو ۹ محققین کے ساتھ مثلث برمودا کی طرف روانہ کیا یہ سب لوگ لاپتہ ہو گئے۔ ان لوگوں کی تلاش میں ایک ہوائی جہاز "مارٹن ماریز" بھیجا گیا لیکن وہ بھی غائب ہو گیا۔ جس سے یہ تصدیق ہو گئی کہ جو ہوائی یا بحری جہاز سفید پانیوں پر سفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ناپید ہو جاتے ہیں۔ بیسویں صدی کے وسط تک مثلث برمودا کا چرچا تمام دنیا میں پھیل گیا۔ سائنس دانوں اور محققین نے اہم کتابیں اور مقالے تحریر کیے۔ جن میں چارلز برلیٹز کی کتاب کو مستند ترین دستاویز شمار کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ انسان نے دنیا کی بہت سی چیزوں پر کنٹرول حاصل کرکے زمین کے رازوں کو منکشف کیا ہے۔ پھر بھی وہ کرۂ ارض کے ۳/۵ دریاؤں کے عجائبات اور کرۂ چاند کی بہت سی آتش فشانیوں سے ناواقف ہے۔ چارلس برلیٹز کی یہ کتاب ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی۔ بعض دانشوروں کے مطابق اس منطقے میں ایک سبز پراسرار روشنی ہے جو جہازوں، انجنوں اور آلات کو معطل کر دیتی ہے اور پھر جہاز غائب ہو جاتے ہیں۔ جان اسپنسر اور دوسرے محققین نے یہ

Presented by www.ziaraat.com

مفروضہ پیش کیا ہے کہ مثلث برمودا کے قرب و جوار میں اڑن طشتریاں دیکھیں جن کے بارے میں یہ خیال ہے کہ ان کا تعلق دوسرے سیاروں کی مخلوق سے ہے۔ ڈاکٹر مان سون کا بیان ہے کہ وہ انسان جو برمودا ٹرائینگل میں جہازوں یا کشتیوں سے غائب ہوگئے طویل مدت کے بعد دنیا کے دیگر علاقوں میں دیکھے گئے اور ان میں سے اکثر آج بھی زندہ ہیں۔ ان تمام آراء کے مطالعہ کے بعد جو بات مشترک نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ تمام سائنس دان اور محققین اس بات پر متفق ہیں کہ مثلث برمودا ایک پیچیدہ ترین اور مبہم علاقہ ہے۔ امریکی سائنس دان تو اب کھلم کھلا یہ اعتراف کرنے لگے ہیں کہ اس علاقہ میں کوئی ناشناختہ زندہ قوت موجود ہے جو کبھی بلند ہوتی ہے ہر چیز کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ چارلس برلیز نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ حادثات دراصل انسانوں کے لیے ایک تنبیہہ ہیں کہ یہاں کوئی اہم پوشیدہ راز یا کوئی طبعی وجود موجود ہے جو لوگوں کو قریب نہیں آنے دیتا۔ امریکہ کے نیوی کے ایک افسر کا کہنا ہے کہ ہمارا ہمیشہ یہ عقیدہ رہا ہے کہ مثلث برمودا میں کوئی عجیب پراسرار وجود پوشیدہ ہے۔ اپالو ۱۲ کے خلانوردوں نے مثلث برمودا کے چمکتے ہوئے پانی کو زمین سے نظر آنے والی روشنی کی آخری کرن قرار دیا ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جہاں بھی برمودا ٹرائینگل کا ذکر آتا ہے وہاں سفید پانیوں کا تذکرہ ضرور ملتا ہے۔

صاحب مضمون نے اس موقع پر شیخ زین الدین بن فاضل مازندرانی کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے ۶۹۰ھ میں مثلث برمودا میں جزیرہ خضرا کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ وہاں بحکم امام العصر والزمانؑ تشریف لے گئے تھے اور وہاں قیام فرمایا اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ علامہ مجلسی علیہ الرحمتہ نے بحار الانوار اور دیگر کتب میں اور ہماری اس کتاب کے حصہ

Presented by www.ziaraat.com

دوئم میں ذکر کیا گیا ہے۔ قارئین وہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اقتباس بشکریہ ماہنامہ السلام علیکم پاکستان
کراچی شمارہ ماہ جون ۱۹۹۵ء
صفحات ۴۸ تا ۵۰

Presented by www.ziaraat.com

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

پیشن گوئیاں

ماہنامہ المنظر لاہور ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء میں پروفیسر پرنس آغا جان نے مندرجہ ذیل پیشن گوئیاں علم نجوم و جفر و کشف کی رو سے کی ہیں۔

افغانستان میں ظاہر شاہ کی حکومت بنے گی۔ ۱۹۹۸ء تک کا عرصہ ان کے لیے خطرناک ہے۔ نجیب اللہ کے قتل کا امکان ہے۔

۱۹۹۹ء تک پاک و ہند جنگ اور پاکستان کے ایٹمی و حساس مقامات پر حملے اور اس میں امریکہ اور اسرائیل کے ملوث ہونے اور ۱۹۹۹ء تک کے دوران پاکستانی دریائی پانی بند ہونے کے خطرات ہیں۔

۱۹۹۸ء تک پاکستان کی نامور سیاسی و مذہبی شخصیات طبعی اور غیر طبعی طور پر انتقال کریں گی۔ قتل اور اغوا ہوں گے اور خطرہ ہے کہ قبروں سے لاشیں نکال کر بے حرمتی کی جائے۔

۲۰۰۰ء تک کے دوران عرب اور سارک ممالک اور روس وغیرہ میں سے کئی ملک تقسیم ہوں گے کئی مسلم ملک ایٹمی طاقت بن جائیں گے۔

۹۸۔۱۹۹۶ء امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس و اسرائیل وغیرہ کے لیے عالمی سیاست میں ناکام اور مایوس کن ہے۔ حکمرانوں کے لیے منحوس ہے۔

نومبر ۱۹۹۹ء تا ۲۰۵۰ء تک کا عرصہ دنیا بھر کے لیے خصوصاً" عرب و سارک، افریقی ممالک، کشمیر، افغانستان، تبت، کوریا، فلپائن، کمبوڈیا، تھائی لینڈ، برما، چین، کیوبا، رومانیہ، برازیل، آسٹریلیا، اٹلی، یونان، جاپان فرانس، روس، برطانیہ، اسرائیل اور امریکہ وغیرہ کے لیے سخت ہلاکت خیز، منحوس اور عبرت انگیز ہے۔ عجوبہ روزگار واقعات و انقلابات، قیامت خیز فسادات و حادثات، آفات ارضی و سماوی اور سیاروں پر عظیم

یا امام المنتظر العجل العجل یا امام المنتظر العجل العجل

Presented by www.ziaraat.com

تغیرات رونما ہوں گے۔

یوں تو اکیسویں صدی مکمل طور پر تباہ کن ہے لیکن خصوصاً ۲۰۵۰ء تک اور ۱۹۹۹ء۔ ۱۹۹۸ء بھی خطرناک ہیں۔ اس تمام عرصہ کے دوران مشرق سے مغرب تک آگ پھیلے گی۔ زمین و آسمان سے آگ برآمد ہو گی۔ بغداد و بصرہ، کوفہ بار بار تباہ ہوں گے پھر مصر و شام تباہ ہوں گے۔ متواتر تیس روز بارش ہو گی۔ ایران و سعودی عرب کویت و ترکی و اسرائیل کی تباہی خونریزیوں اور آفات سے ہو گی۔ اردن تقسیم ہو گا۔ فلسطین اور جزیرہ عرب میں غیر مسلم افواج داخل ہوں گی۔ پھر شام میں کیمیائی جنگ ہو گی۔ جب جزیرۂ عرب میں روسی، چینی اور ترک افواج داخل ہوں گی تو یہ قیامت صغریٰ کی علامت ہو گی۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش کی تباہی خونریزیوں اور آفات سے ہو گی۔ امریکہ اور برطانیہ کی تقسیم اکیسویں صدی میں ہو گی۔ اسرائیل کا خاتمہ ہو گا۔ بیت المقدس آزاد ہو گا۔ کشمیر ایک آزاد ملک ہو گا۔ دنیا بھر میں زنا عام ہو گا۔ مرد مردوں سے شادی کریں گے۔ مرد اولاد جنیں گے اور دودھ دیں گے۔ ہزاروں مردوں اور عورتوں کی جنس بدلے گی۔ انسانوں سے حیوان اور حیوانوں سے انسان پیدا ہوں گے۔ انسانی اعضاء اور گوشت کا کاروبار عام ہو گا۔ انسانی گوشت عام کھایا جائے گا۔ روح کے بارے میں حیرت انگیز انکشافات ہوں گے۔ مختلف سمندروں اور ملکوں سے قدیم تاریخی خزانے، مقامات اور راز دریافت ہوں گے۔ سورج سے زہریلی گیس خارج ہو گی اور فضا میں آگ لگ جائے گی۔ چاند کی روشنی کم ہو گی۔ آسمان سے پتھر اور حشرات الارض برسیں گے۔ ظالم اور جابر حاکم مسلط ہوں گے۔ سمندروں اور ملکوں کی حدود بدلیں گی۔ پہاڑ اپنی جگہ سے غائب ہوں گے۔ زمین پھٹے گی اور دفینے ظاہر ہوں گے۔ پاکستان میں آتش فشاں پھٹیں گے دوسرے سیاروں کی

Presented by www.ziaraat.com

مخلوقات سے رابطہ ہو گا۔ دیکھنے اور بولنے والے درخت دریافت ہوں گے۔

امریکہ اسلحہ و دفاع کے معاملہ میں مسلم ملکوں سے منافقت کرے گا۔ روسی ریاستوں میں مزید انقلاب آئیں گے۔ مسلم ممالک روسی ریاستوں سے ایٹمی اسلحہ اور ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پاکستان' ایران' عراق و لیبیا وغیرہ کے اہم ترین فوجی راز یہود و ہنود تک پہنچنے کا خطرہ ہے۔

مستقبل میں ایسی مخلوق دریافت ہو گی جس کا خون سرخ نہیں سفید ہو گا۔ مستقبل میں ہزاروں سال پہلے کے انسان ظاہر ہوں گے اور کافی عرصہ موجود رہیں گے۔

صدام حسین ان کے اہل خانہ اور فیڈرل کاسترو کے لیے ۱۹۹۸ء تک کا عرصہ منحوس اور خطرناک ہے۔

۲۰۰۰ء تک کے دوران دنیا کی نامور سیاسی' مذہبی و سائنسی شخصیات کے لیے خطرناک ہیں۔

اقتباس۔ بشکریہ ماہنامہ المنتظر لاہور
ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء صفحات ۹' ۱۰

جنگ لاہور سنڈے میگزین ۷ دسمبر تا ۱۳ دسمبر ۱۹۹۷ء

کیا ۲۰۰۰ء میں دنیا تباہ ہو جائے گی

امریکی سائنس دانوں نے دمشق کے نزدیک آثار قدیمہ سے برآمد ہونے والی ایک قدیمی مذہبی دستاویز کے مطالعہ کے بعد یہ انکشاف کیا ہے کہ دنیا ۲۰۰۰ء میں ختم ہو جائے گی۔ یہ دنیا کی قدیم ترین دستاویز شمار ہوتی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں آسمان

Presented by www.ziaraat.com

سے ایک سیارہ زمین کے قریب سے گزرے گا جس کے بعد کرۂ ارض پر تباہی برپا ہو جائے گی۔ دستاویز کا معائنہ کرنے والے ایک امریکی ماہر علم نجوم روڈنی سلٹن نے کہا ہے کہ اس دستاویز کے مطابق کوئی سیارہ زمین سے نہیں ٹکرائے گا بلکہ یہ زمین کے بالکل نزدیک سے گزرے گا۔ جس کے نتیجے میں کرۂ ارض کا خلاء میں توازن بگڑ جائے گا اور یہ سورج کی طرف چل پڑے گا۔ روڈنی سلٹن نے کہا ہے کہ اس دستاویز کے بارے میں نہ صرف امریکہ بلکہ یورپ کی دیگر اقوام کو بھی علم ہے اور وہ اس حادثے سے بچنے کے طریقے ڈھونڈ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ بھی ہے کہ زمین کی طرف بڑھنے والے سیارے کو راستے میں ہی روک دیا جائے یا اس کا رخ بدل دیا جائے۔ اس سیارے کو سائنس دانوں نے وار مرووڈ کا نام دیا ہے۔ اگرچہ مسئلہ ایمرجنسی نوعیت کا ہے لیکن سائنس دانوں نے اسے خفیہ رکھا ہے۔ تاکہ دنیا میں افراتفری نہ پھیل جائے۔ امریکن' جرمن' روسی اور برطانوی سائنس دانوں نے یہ سیارہ نظام شمسی کے آخری کنارے پر دریافت کیا تھا اور وہ گذشتہ چار سال سے اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اب تک جو اندازے لگائے گئے ہیں ان کے مطابق یہ زمین سے ۵ گنا بڑا ہے اور زمین سے اڑھائی کروڑ میل کے فاصلے سے گزرے گا۔ یہ فاصلہ مریخ سے نصف کے قریب بنتا ہے لیکن ماہرین علم فلکیات کی نظروں میں یہ فاصلہ ایسا ہی ہے جیسے آپ ہاتھ سے پتھر پھینکیں اور وہ صحیح نشانے پر لگ جائے اس فاصلے سے بھی یہ چاند کی طرح چمکتا ہوا دکھائی دے گا لیکن یہ زمین پر قیامت برپا کر دے گا کیونکہ اس سے زمین پر مقناطیسی طوفان اٹھیں گے۔ کشش ثقل بڑھ جائے گی۔ زلزلے آئیں گے اور آتش فشاں پھٹ پڑیں گے۔ اس سیارے سے نکلنے والی روشنی اتنی زیادہ ہوگی کہ اس کی حرارت سے پہاڑوں کی برف پگھل جائے گی اور زمین پر سیلاب اور طوفان آ جائیں گے۔ آخر میں زمین اپنے مدار سے

Presented by www.ziaraat.com

بھٹک جائے گی اور سورج کی طرف کھنچی چلی جائے گی اس وقت تک کرۂ ارض پر کوئی زندہ باقی نہیں بچے گا اور اس کی شکل چاند کی طرح ہو جائے گی۔ امریکی اور روسی سائنس دان ایک مشترکہ منصوبے کے تحت ایک ایسا نظام دریافت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے اس سیارے پر میزائل گرا کر اس کا رخ تبدیل کر دیا جائے یا اسے واپس خلاء کی طرف دھکیل دیا جائے۔ سائنس دان ایک ایسا میزائل تیار کر رہے ہیں جس کی طاقت اتنی زیادہ ہو گی کہ اگر روئے زمین پر موجود تمام ایٹم بموں کو جمع کر لیا جائے تو پھر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ میزائل کو داغنے کے لیے چاند کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں زمین سے بھیجے گئے میزائل کے حصے جوڑے جائیں گے۔ چاند سے میزائل داغنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ زمین کی کشش ثقل اسے اپنی طرف نہیں کھینچ سکے گی۔ دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ دمشق سے ملنے والی دستاویز چار سال قبل امریکی ماہرین آثار قدیمہ کو ملی تھی۔ یہ قدیم ترین زبان میں لکھی ہوئی ہے۔ دمشق کا شمار دنیا کے قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ یہ دستاویز پانچ ہزار سال پرانی ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ بڑی کوشش اور تگ و دو کے بعد اس زبان کو سمجھنے کے قابل ہو سکے اس کو سمجھنے میں سب سے زیادہ کردار ڈاکٹر اولنے کو ہے جو قدیم تہذیب کے ماہر شمار ہوتے ہیں۔ انہیں قدیم بائبل کو پڑھنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ اس دستاویز میں زمین پر تباہی کا جو عرصہ بتایا گیا ہے وہ ۲۰۰۰ء ہی بنتا ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۸ء

Presented by www.ziaraat.com

عالمی جنگ اگلے سال
شروع ہوگی 30 سال جاری رہیگی

ظلم و ستم کی دنیا کا خاتمہ بہت قریب ہے 1999ء کے موسم سرما میں پوری دنیا میں ایک ہولناک عالمی جنگ شروع ہو جائے گی جو کہ 30 سال تک جاری رہے گی جدید تہذیب تباہی سے دو چار ہو کر ایک آفاقی اور انسانی تہذیب کی تشکیل کرے گی ہانگ کانگ سے شائع ہونے والے رسالے "ایشیاء ویک" نے عالمی تہذیبوں اور مذاہب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پچھلے ایک ہزار سال سے انسانوں کی سوچ میں مثبت تبدیلیاں نہیں آئیں لیکن اب اس بات کا غالب امکان موجود ہے کہ دنیا میں امید اور خوف کے ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ اکیسویں صدی کا آغاز ایک نئی دنیا کی امید کے ساتھ کیا جا رہا ہے جہاں انصاف کا بول بالا ہو دنیا کے مظلوم اور پسے ہوئے لوگوں کو ان کے حقوق ملیں جریدے نے لکھا ہے کہ کچھ سالوں کے بعد دنیا میں زبردست تبدیلیاں رونما ہوں گی سمندر ابلنا شروع کر دیں گے دنیا بھر میں ہولناک دھماکے ہوں گے حق و باطل کی جنگ میں فتح نیکی کی ہو گی مختلف قسم کے معجزات بھی رونما ہوں گے دنیا کے دکھوں کے مداوا کے لئے اب تبدیلی ناگزیر ہو چکی ہے پوری دنیا کے لوگ ایک عالمی نجات دہندہ کی تلاش میں ہیں جریدے نے مزید لکھا ہے کہ سولہویں صدی کے مشہور فلاسفر نیسٹر اڈامسن اور اس کی طرح کے بہت سارے لوگوں کی پیش گوئیاں سچ ثابت ہو رہی ہیں اسلام، عیسائیت، بدھ مت، ہندو مت سمیت بڑے بڑے مذاہب کے تمام لوگ ایک نجات دہندہ اور مصلح اعظم کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

جنگ سنڈے میگزین مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۷ء

۵ مئی ۲۰۰۰ء کو پانچ سیارے سورج اور چاند کی بالکل سیدھ میں آ جائیں گے اور ماہرین سیارگان کا کہنا ہے کہ یہ وہ وقت ہوگا جب دنیا ختم ہو جائے گی کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ سیارے بالکل ایک سیدھ میں آ گئے ہوں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کرۂ ارض ہمیشہ سورج اور دوسرے سیاروں کی کشش ثقل کی زد میں رہتا ہے۔ ہمیں ان مقناطیسی شعاعوں کا زمین کے باسیوں پر اثر نہیں پڑتا دکھائی دیتا کیونکہ دوسرے سیارے اس کشش ثقل کو زائل کر دیتے ہیں لیکن اس روز تمام سیارے ایک ہی سیدھ میں ہوں گے اور ان تمام سیاروں کی مشترکہ قوت صرف زمین پر اثرانداز ہو گی۔ کشش ثقل کی یہ اضافی قوت زمین پر زبردست تباہ کاریاں لائے گی اور زلزلے اور آفات ارض و سماوی آئیں گے۔ آتش فشاں پھٹ پڑیں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان تباہ کاریوں کو کوئی قوت کنٹرول نہیں کر سکتی۔ تاہم قدرت اس تباہ کاری کو ٹال بھی سکتی ہے۔

اپنی موت سے پہلے جین ڈکسن کی پیشین گوئیاں

روزنامہ "خبریں" لاہور مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء

معروف نجومی جین ڈکسن نے ۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو روز قیامت قرار دیا ہے۔ جین ڈکسن کی یہ پیشن گوئیاں ویکلی ورلڈ نیوز نے اپنے تازہ ترین شمارہ میں شائع کی ہیں۔ یہ پیشن گوئیاں ان کی ایک سہیلی ایلس بروڈل کے پاس محفوظ تھیں۔ ایلس نے جریدہ کو بتایا کہ یہ جین ڈکسن کی سب سے زیادہ ہوشربا پیشن گوئیاں ہیں۔ جن میں اس نے دنیا کے ختم ہونے کی تاریخ تک بتا دی۔ دس صفحات پر مشتمل پیشن

Presented by www.ziaraat.com

گوئیاں ایک خط میں دی گئی ہیں جو جین ڈکسن نے اپنی موت سے چند ہفتے قبل ایلس کو لکھا تھا۔ طرز تحریر کے پانچ مختلف ماہرین نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ تحریر جین ڈکسن کی ہے۔ ایلس کے مطابق جین ڈکسن کی ہدایت تھی کہ اس خط کو ۱۹۹۸ء سے قبل منظرعام پر نہ لایا جائے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ پوری دنیا کو یہ باتیں معلوم ہو جائیں تاکہ لوگ جو غلطیاں کر رہے ہیں ان کی اصلاح ہو سکے۔ خط میں دی گئی بعض پیشن گوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ ایک پیشن گوئی میں جین نے لکھا تھا کہ ۱۹۹۷ء کے وسط میں امریکہ کے مغربی حصہ میں ایک مذہبی گروہ کے ۳۹ افراد خودکشی کریں گے۔ (یاد رہے کہ مئی ۱۹۹۷ء میں امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر سان ڈیاگو میں "جنت کا دروازہ" نامی گروہ کے ۳۹ افراد نے مشترکہ خودکشی کی تھی) جولائی ۱۹۹۷ء میں امریکہ کا ایک خلائی سیارہ مریخ کی تصاویر لے گا جو اب تک دستیاب تصاویر سے بہتر ہوں گی۔ جب کہ جولائی میں امریکی خلائی مشن پاتھ فائنڈر نے مریخ پر لینڈ کیا اور تصاویر کھینچیں۔ جولائی ۱۹۹۷ء میں دنیا کے مشہور فلمی ستاروں کی ایک روز کے وقفہ سے انتقال کی پیش گوئی بھی درست ثابت ہوئی اور اسی ماہ رابرٹ مچم اور جیمز سٹیورٹ کا انتقال ایک روز کے فرق سے ہوا۔ مستقبل کے بارے میں دی گئی پیشن گوئیوں میں کہا گیا ہے کہ نومبر ۱۹۹۷ء میں ایک امریکی شٹل سفر سے واپسی پر ایک ایسا وائرس لائے گی جس سے زمین پر لاکھوں اموات ہوں گی۔ مئی ۱۹۹۸ء میں امریکہ میں خلیج میکسیکو کے ساتھ ریاستوں میں شدید سمندری طوفان آئے گا جس سے لاکھوں افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ اس طوفان کے دو روز بعد شہاب ثاقب امریکہ میں زمین سے ٹکرائے گا اس سے تقریباً ۱۰۰ افراد ہلاک ہوں گے۔ اس ٹکراؤ سے بہت سی امریکی ریاستوں میں اموات ہوں گی۔ ۱۹۹۸ء کے ستمبر اور اکتوبر میں یورپ میں قحط پڑے گا جس سے زرعی علاقے متاثر

Presented by www.ziaraat.com

ہوں گے۔ فرانس اور جرمنی میں بھوک سے ستائے ہوئے لوگ لوٹ مار کریں گے اور ہزاروں لوگ ایک دوسرے کو کھانا شروع کر دیں گے۔ دسمبر ۱۹۹۸ء میں کرسمس سے پہلے امریکہ اور ایک اسلامی ملک کی جنگ ہو گی۔ جنوری ۱۹۹۹ء میں امریکہ ایک بم گرائے گی۔ جس سے ترکی، ایران، عراق اور سعودی عرب کی تقریباً تمام آبادی ختم ہو جائے گی۔ انجیل میں جن چار گھڑسوار فرشتوں کی آمد کی خبر دی گئی ہے۔ وہ فرشتے نمودار ہوں گے۔ جنہیں ساری دنیا دیکھے گی۔ امریکہ کے گرائے ہوئے ہلاکت آفریں بم کے نتیجہ میں پوری دنیا میں تابکاری سے دھڑادھڑ اموات ہوں گی۔

۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء کو دنیا کی تمام آبادی موت کا شکار ہو جائے گی اور کرۂ ارض سے انسانی زندگی ختم ہو جائے گی۔

اخبارات کی خبریں

نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۲ جون ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ایک مضمون جس کا عنوان "شیعہ سنی مفاہمت قومی اور عالمی تناظر میں" تھا جس کی آخری قسط میں شیعہ سنی مسئلہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ مسئلہ افغانستان میں بھی موجود ہے اور پاکستان میں بھی چنانچہ اس مسئلہ کو حل کر لیا جائے۔ تو یہ مفاہمت مذکورہ بالا تینوں پہلوؤں پر مثبت انداز میں اثر انداز ہو گی ــــ اب اس مسئلہ کے چوتھے پہلو کی طرف آئیے احادیث نبویہ میں بیان شدہ پیشن گویوں، تنبیہات اور خوشخبریوں کے مطابق عنقریب عظیم تر اسرائیل کے قیام کے لیے "مسیح الدجال" کا ظہور ہونے والا ہے۔ یہود کے یہ عزائم بالکل عریاں طور پر سامنے موجود ہیں کہ وہ مسجد اقصیٰ کو گرا کر وہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کریں گے۔ جس کے بعد عرب

Presented by www.ziaraat.com

دنیا کے دردمند مسلمان دینی حمیت کے جوش میں اٹھ کھڑے ہوں گے۔ جنہیں مسلمان ممالک کے حکمران لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا کر گولیوں سے بھون دیں گے۔ چنانچہ ان اندوہناک حالات میں عرب میں اللہ تعالٰی حضرت مہدیؑ جیسے عظیم رہنما کو مبعوث فرمادے گا بعد ازاں حضرت مہدیؑ کی مدد کے لئے اللہ تعالٰی ایک جانب حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان سے نازل فرمادے گا یوں حضرت مہدیؑ حضرت مسیحؑ سے مل کر دشمنان اسلام کے عزائم کو خاک میں ملا دیں گے اور حضرت مسیح بنفس نفیس المسیح الدجال کو قتل کریں گے۔ دوسری جانب حضرت مہدیؑ اور حضرت مسیحؑ کی مدد کے لیے بلاد مشرق سے مجاہدین اسلام کے لشکر نکلیں گے۔ یہ مشرق کا علاقہ وہی ہے جس میں ہم آباد ہیں اس میں افغانستان، ایران اور وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں شامل ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے "مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو دشمنوں کو پامال کرتے ہوئے مہدیؑ کی حکومت کو مستحکم کرنے کے لیے پہنچیں گے۔" (ابن ماجہ)

مزید برآں آپ نے ارشاد فرمایا "خراسان سے سیاہ علم برآمد ہوں گے اور وہ پیش قدمی کرتے ہوئے جائیں گے کوئی ان کا راستہ نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ ایلیا میں نصب ہو جائیں گے۔" (ترمذی) اس حدیث میں وارد دو الفاظ "ایلیا" اور "خراسان" وضاحت طلب ہیں۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں یروشلم کا نام "ایلیا" تھا۔ جب کہ افغانستان کا اکثر و بیشتر حصہ اور ایران و پاکستان اور وسط ایشیا کے ممالک کے بعض علاقوں کو مجموعی طور پر "خراستان" کہا جاتا تھا۔ الغرض یہی وہ خطہ ہے جس کے بارے میں حضورؐ کی خوشخبریاں موجود ہیں کہ وہاں سے اسلام کے عالمی غلبے اور کل روئے ارضی پر "خلافت منہاج النبوت" کے قیام کے عمل کا آغاز ہو گا ـــــ آگے چل کر صاحب

Presented by www.ziaraat.com

مضمون نے علامہ اقبال کا یہ شعر تحریر کیا۔

خضر وقت از خلوت دشت حجاز آید برون
کاروان زین وادی دور و دراز آید برون

یعنی ایک جانب مجدد آخر الزماں حضرت مہدیؑ کا ظہور حجاز مقدس کی سرزمین میں ہو گا (حدیث نبوی کے مطابق ان سے عین حرم مکہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے مابین بیعت کی جائے گی) اور دوسری جانب "این وادی دور و دراز" یعنی وادی سندھ سے ان کے اعوان و انصار کی فوجیں نکلیں گی۔۔۔۔ گویا ایک جانب پورے مغربی پاکستان کے علاوہ کشمیر کا مسلم اکثریتی علاقہ اور بھارت کا موجودہ صوبہ پنجاب اور دوسری جانب افغانستان کا کم از کم شمال مشرقی حصہ "وادی سندھ" کے حکم میں داخل ہیں اور انشاء اللہ اسی علاقہ سے مستقبل میں جو زیادہ قریب نہیں تو زیادہ بعید بھی ہرگز نہیں۔ مجاہدین کے لشکر "الملحمۃ الکبریٰ" اور اس کے نتیجہ میں یروشلم یعنی بیت المقدس کی بازیافت اور یہودیوں کے آخری استیصال کے لیے روانہ ہوں گے۔ گویا اس خطے میں شیعہ سنی مفاہمت کے عمل کا آغاز عالمی سطح پر اسلام کے موجودہ غلبے کے لیے نہایت اہم ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس ضمن میں اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تن من دھن وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔"

اخبار جنگ لاہور مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں تیونس کے نجومی کی پیشن گوئی یہ شائع ہوئی:

بگوٹا (این این آئی) تیونس کے معروف نجومی حسن چرنی نے پیشن گوئی کی ہے کہ شہزادہ ولیم برطانیہ کے آخری بادشاہ ہوں گے اور ان کے بعد اس ملک میں بادشاہت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ حسن چرنی نے اس سال شہزادی ڈیانا کے انتقال کی پیشن

Presented by www.ziaraat.com

گوئی کی تھی جو تیونس کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی۔ حسن چرنی نے مزید پیشن گوئی کی ہے کہ پوپ جان پال اگست ۱۹۹۸ء میں انتقال کر جائیں گے اور جولائی ۱۹۹۹ء میں دنیا میں ایٹمی جنگ چھڑ جائے گی۔"

روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۶ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ کوئٹہ میں پیر کی علی الصبح آسمان پر سے روشنی کا ایک پراسرار گولہ دیکھا گیا جو تیزی کے ساتھ مغرب سے مشرق کی طرف جا رہا تھا۔ کئی شہروں نے یہ منظر دیکھا انہوں نے بتایا کہ انتہائی بلندی کے باوجود اس کی روشنی زمین میں پھیل گئی۔ یہ گولہ مشرق کی جانب غائب ہو گیا۔ اس کے پیچھے دھویں کی ایک لہر بھی تھی۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں یہ خبر شائع ہوئی (قاہرہ ایم۔ این۔ این) کہ

"آج سے تقریباً پانچ ہزار قبل اہل مصر پیش گوئیاں کرنے والوں نے اپنی تمام پیشن گوئیاں اہرام مصر کی دیواروں پر لکھ ڈالی تھیں جو حرف بحرف درست ثابت ہو رہی ہیں۔ ان اہراموں میں درج تمام پیشن گوئیاں تصویریں یا علامتی رسم الخط میں ہیں۔ بڑی تگ و دو کے بعد آج سے تقریباً پچاس برس قبل چھ ماہرین انہیں پڑھنے اور سمجھنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۵۰۰ قبل مسیح یہودیوں کے مصر سے نکالے جانے کی تاریخ آنحضرتؐ کی ولادت کی تاریخ پھر وفات، چنگیز خان کی آمد، بارود کی ایجاد، نپولین کا عروج پھر شکست اور موت کی تاریخ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور دیگر کئی ایسے واقعات کے بارے میں ٹھیک تواریخ پیشن گوئیاں سچ ثابت ہو چکی ہیں۔ انہیں اہرام مصر میں درج پیش گوئیوں میں سے بیسویں صدی کے اختتام تک عالمی پیمانے پر زبردست تھل پتھل کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں درج ہے کہ ۲۰۰۰ء تک حیرت انگیز تبدیلیاں رونما ہوں

Presented by www.ziaraat.com

گی۔ قدرتی آفات میں اضافہ ہو گا۔ قدرتی وسائل میں اضافہ ہو گا اسی دوران تیسری عالمی جنگ متوقع ہے جس میں دنیا کے تمام ممالک حصہ لیں گے۔ اس جنگ میں مہلک ترین ہتھیار استعمال ہو گا جس کے نتیجہ میں دنیا کے بیشتر افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد عہد نو کا آغاز ہو گا اس عہد کی رہنمائی ایک ایسے شخص کے ذریعہ ہو گی جو تمام عمر اس کے لیے سرگرداں رہے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

"ہادی عالم" محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں آچکے ہیں
ہندو "کالکی اوتار" کا انتظار نہ کریں
فوراً اسلام قبول کرلیں : پنڈت وید پرکاش
ہندو مصنف کی تحقیق کو ۸ بڑے
پنڈتوں نے تسلیم کرلیا

جنگ لاہور ۹۷-۱۲-۹

ہندو مذہب کے ماننے والے اپنے جس "کالکی اوتار" (ہادی عالم) کا انتظار کر رہے ہیں وہ درحقیقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ جس کا ظہور آج سے چودہ سو سال قبل ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہندوؤں کو اب کسی "کالکی اوتار" کے انتظار میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور فوراً اسلام قبول کرلینا چاہئے۔ اس امر کا انکشاف حال ہی میں چھپنے والی ایک ہندو برہمن پنڈت وید پرکاش کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ مصنف نے اپنی اس تحقیق کو بھارت کے آٹھ بڑے پنڈتوں کے سامنے پیش کیا جنہوں نے وید پرکاش کی اس تحقیق کو درست تسلیم کیا ہے۔ مصنف نے اپنے اس دعوئٰ میں ہندوؤں کی مقدس کتاب کے حوالے دیئے ہیں۔ مقدس کتاب "ویدا" میں درج ہے کہ "بھگوان کا آخری پیغمبر" (کالکی اوتار) ہو گا جو پوری دنیا کو رہنمائی فراہم کرے گا۔ مصنف کہتا ہے کہ یہ بات صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہے ہندو ازم کی پیشن گوئی کے مطابق کالکی اوتار ایک جزیرے میں جنم لے گا اور یہ درحقیقت عرب کا علاقہ ہے جو جزیرہ العرب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ "ویدا" میں کالکیاوتار کے باپ کا نام "وشنو بھگت" اور ماں کا نام "سومانب" تحریر ہے۔ سنسکرت میں وشنو اللہ اور بھگت غلام کے لیے استعمال ہوتا ہے اس طرح وشنو بھگت کا

Presented by www.ziaraat.com

عربی ترجمہ عبداللہ بنتا ہے۔ "سوماتب" سنسکرت میں امن و آشتی کو کہتے ہیں اور عربی میں اس کا مترادف لفظ آمنہ ہے۔ عبداللہ اور آمنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ ماجدہ کے نام ہیں۔ "کالکی اوتار" کے بارے میں مزید کہا گیا ہے کہ بھگوان اپنے خاص پیغام رساں کے ذریعے انہیں ایک غار میں علم سکھائیں گے اور یہ بات بھی صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔ ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں تحریر ہے کہ بھگوان "کالکی اوتار" کو ایک تیز گھوڑا دیں گے۔ جس کی مدد سے وہ اس دنیا کے گرد اور ساتوں آسمانوں کی سیر کریں گے۔ حضرت محمد ﷺ کی براق کی سواری اور واقعہ معراج اسی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

معجزہ شق القمر کی حقانیت

قرآن مجید کے پارہ نمبر ۲۷ سورۃ القمر کی پہلی آیت میں شق القمر کا واقعہ صریح الفاظ سے ثابت ہے۔ حدیث اور روایت سے اس اہم اور تاریخی واقعہ کی سچائی اور حقیقت پر مزید روشنی پڑتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعہ شق القمر جو دین اسلام کی سچائی کی زندہ نشانی تھا کب اور کیسے ظہور پذیر ہوا۔ اس واقعہ کی روایت کتب احادیث میں موجود ہے۔ مولانا مودودی صاحب قبلہ مرحوم نے تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ نمبر ۲۲۹ ناشر سروس کلب تاریخ اشاعت ۱۹۸۸ء میں ان تمام روایات کو جمع کیا ہے جن سے تفصیلات سامنے آتی ہیں وہ یہ کہ ہجرت سے تقریباً پانچ سال قبل قمری مہینہ کی چودھویں شب تھی۔ چاند ابھی ابھی طلوع ہوا تھا یکایک وہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا سامنے کی پہاڑی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت کچھ دیر رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

Presented by www.ziaraat.com

نی میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا کہ محمد مصطفیٰؐ نے ہم پر جادو کیا تھا اس لیے ہماری آنکھوں نے دھوکہ کھایا۔ دوسرے لوگ بولے کہ محمدؐ ہم پر جادو کر سکتے تھے تمام لوگوں پر تو نہیں کر سکتے تھے باہر کے لوگوں کو آنے دو۔ ان سے پوچھیں گے کہ یہ واقعہ انہوں نے بھی دیکھا تھا یا نہیں باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انہوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔

مولانا موصوف صفحہ ۲۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "معترضین اس پر دو طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اول تو ان کے نزدیک ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کہ چاند جیسے عظیم کرے کے دو ٹکڑے پھٹ کر الگ ہو جائیں اور سینکڑوں میل کے فاصلہ تک ایک دوسرے سے دور جانے کے بعد پھر باہم جڑ جائیں دوسرے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا ہوتا تو یہ واقعہ دنیا بھر میں مشہور ہو جاتا۔ تاریخوں میں اس کا ذکر آتا اور علم نجوم کی کتابوں میں اسے بیان کیا جاتا لیکن درحقیقت یہ دونوں اعتراضات بے وزن ہیں۔ جہاں تک اس کے امکان کی بحث ہے قدیم زمانے میں تو شاید وہ چل بھی سکتی تھی لیکن موجودہ دور میں سیاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ ان کی بناء پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک کرہ اپنے اندر کی آتش فشانی کے باعث پھٹ جائے اور اس زبردست انفجار سے اس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکز کی مقناطیسی قوت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آملیں۔ رہا دوسرا اعتراض تو وہ اس لیے بے وزن ہے کہ یہ واقعہ اچانک ایک لحظہ کے لیے پیش آیا تھا ضروری نہیں تھا کہ اس خاص لمحے میں دنیا بھر کی نگاہیں چاند کی طرف لگی ہوئی ہوں۔ اس سے کوئی دھماکا نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

منعطف ہوتی۔ پہلے سے کوئی اطلاع اس کی نہ تھی کہ لوگ اس کے منتظر ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔ پوری روئے زمین پر اسے دیکھا بھی نہیں جا سکتا تھا بلکہ صرف عرب اور اس کے مشرقی جانب کے ممالک ہی میں اس وقت چاند نکلا ہوا تھا۔ تاریخ نگاری کا ذوق اور فن بھی اس وقت تک اتنا ترقی یافتہ نہ تھا کہ مشرقی ممالک میں جن لوگوں نے اسے دیکھا ہوتا وہ اسے ثبت کر لیتے اور کسی مورخ کے پاس یہ شہادتیں جمع ہوتیں اور وہ تاریخ کی کسی کتاب میں ان کو درج کر لیتا۔ تاہم مالا بار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ اس رات وہاں کے ایک راجہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔ رہیں علم نجوم کی کتابیں تو ان میں اس کا ذکر آنا صرف اس حالت میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع اور غروب کے اوقات میں ضروری تھا جب کہ چاند کی رفتار اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع اور غروب کے اوقات میں اس سے کوئی فرق واقع ہوا ہوتا۔ یہ صورت چونکہ پیش نہیں آئی۔ اس لیے قدیم زمانہ کے اہل تنجیم کی وجہ اس کی طرف منعطف نہیں ہوئی۔ اس زمانہ میں رصدگاہیں اس حد تک ترقی یافتہ نہ تھیں کہ افلاک میں پیش آنے والے ہر واقعہ کا نوٹس لیتیں اور اس کو ریکارڈ پر محفوظ کر لیتیں۔"

مولانا موصوف نے یہ تو تحریر فرمایا ہے کہ مالابار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ وہاں کے راجہ نے اس رات یہ منظر دیکھا تھا شاید ان کے علم میں یہ نہ آیا ہو کہ اس معجزہ کی نشانیاں آج تک ہندوستان میں موجود ہیں جن کو معترضین، محققین اور تاریخ دان حضرات ہندوستان جا کر خود اپنی آنکھوں سے اسلام کی حقانیت کو دیکھ سکتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم ان نشانیوں کا ذکر کریں ہم تاریخ اسلام سے اس واقعہ شق القمر کو تحریر کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

واقعہ شق القمر تاریخ اسلام کی زبانی

۱۴ شعبان قبل ہجرت کو آسمان پر ایک حیرت انگیز اور عجب معجزہ رونما ہوا جس کو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پیش کیا کیونکہ خالق کائنات نے کائنات کے جملہ نظاموں کو آپ کے تابع اور فرمانبردار بنایا ہے۔ یہ معجزہ بھی اس کی زندہ مثال تھی۔ تبلیغ محمدیؐ کی وجہ سے مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مکہ کے کفار آپ کے جانی دشمن بن گئے جس میں یہودی بھی شامل تھے اور ان سب کفار کا سردار ابولہب تھا۔ ابولہب چودہ منافقین کی ایک جماعت لے کر رسولؐ خدا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ان لوگوں کے ساتھ یہودیوں کا ایک بڑا جید عالم بھی تھا۔ جس نے ابولہب سے کہا کہ محمدؐ سے ایک ایسا معجزہ طلب کیا جائے جو شق القمر سے متعلق ہو کیونکہ میں نے یہ بات اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبیؐ آئے گا اور وہ اس قسم کے معجزات دنیا والوں کو اپنی سچائی کے طور پر دکھائے گا جس کو دیکھ کر انسانی عقل حیران ہو جائے گی۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی وقت ان لوگوں کے سامنے آسمان کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرکے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے جو کئی گھنٹہ تک الگ الگ آسمان پر رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا صفا دوسرا ٹکڑا مروہ کی پہاڑیوں کے عقب میں دیکھا گیا کچھ وقفوں کے بعد یہ چاند پہلے کی طرح اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ اس معجزہ کو اسی شب دنیا کے کونے کونے میں دیکھا گیا۔ خداوند کریم نے اس معجزہ کا تذکرہ قرآن کریم پارہ ۲۷ سورہ القمر آیت نمبر۱ میں بھی کیا ہے کیونکہ یہ معجزہ رسالت محمدیؐ کی حقانیت اور آپ کا پیغمبر خدا ہونے کی ایک واضح دلیل تھی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

"اس معجزہ کے واقع ہونے پر ایمان واجب ہے۔"
(بحوالہ کتاب سفینۃ الجارح صفحہ ۷۰۹ و چودہ ستارے صفحہ ۵۹)

معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں بھی دیکھا گیا

اس معجزہ کا حال ہندوستان میں اس وقت رائج زبان "پراکرت" میں سنگ موسیٰ پر اس طرح کندہ ہے کہ ۱۴ شعبان قبل ہجرت پور نماشی کو چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا کہ ہندوستان کا ایک راجہ جس کا نام چوہان کنور سین تھا اپنی ریاست کھابڑی واقع شمالی ہند نزد تھا پور دریائے گنگا کے داہنے کنارے (حال واقع تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) اپنے محل کے صحن میں کھڑا چاند کی چاندنی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس ہی کی طرح راج دھانی کے دیگر افراد اس مبارک شب دریائے گنگا میں محو اشنان تھے۔ راجہ اور ان سب لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ کچھ دیر پہلے جو چاند پوری طرح اپنی آب و تاب کے ساتھ آسمان کی زینت بنا ہوا تھا جس کی روشنی سے پورا عالم منور تھا۔ ایک دم سے دو برابر کے ٹکڑوں میں منقسم ہو گیا۔

راجہ چوہان کنور سین نے آسمان پر اس حیرت انگیز واقعہ کو دیکھتے ہی اپنے دربار سے وابستہ جملہ اراکین کو طلب کیا جس میں مذہبی رہنما، وزراء، منجم اور جوتشی حضرات شامل تھے۔ ان کو حکم دیا کہ صبح دربار آراستہ کیا جائے اور اس محیر العقول واقعہ کی وجہ معلوم کی جائے۔ صبح دربار آراستہ ہو گیا۔ راجہ کنور سین نے رات کے واقعہ پر روشنی ڈالی۔ تقریر سننے کے بعد سارے درباری واقعہ کی اصلیت معلوم کرنے

Presented by www.ziaraat.com

میں لگ گئے۔

ہندوستان کے طول و عرض کے ہر کونہ میں معجزہ شق القمر دیکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد جن راجوں کے دل میں نور ایمان کی شمع منور ہو گئی وہ اس معجزہ کی اصلیت اور صاحب معجزہ کی تلاش میں لگ گئے۔

اس حیرت انگیز واقعہ کو راجہ کنور سین والئی ریاست کھابڑی کی طرح راجہ بھوج نے اپنی ریاست بھوجپور کی رصدگاہ جنتر منتر کی چھت سے مشاہدہ کیا۔ راجہ دھار نے اپنی ریاست دھار اور ملبار کے راجہ سامری نے ملبار میں بہ نفس نفیس مشاہدہ کیا تھا۔ یہ تمام راجہ اپنے اپنے طور پر واقعہ کی اصلیت اور صاحب معجزہ کی جستجو میں لگے ہوئے تھے۔ کوشش بسیار کے بعد ۳ ھ میں یہ پتہ چل سکا کہ ملک عرب میں "محمد" نامی ایک شخص نے اپنی انگلی کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ جناب اپنے آپ کو بھگوان کا اوتار (خدا کا پیغمبر) بتاتے ہیں ان کے پاس ہر وقت بھگوان (خدا) کی طرف سے پیغام (وحی) آتے رہتے ہیں اور نئے دین کا پرچار کر رہے ہیں جس کا نام اسلام ہے۔

وزیر رتن سین کی عرب روانگی

چوہان کنور سین والئی ریاست کھابڑی تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد نے واقعہ کی اصلیت معلوم کر لی تو اپنے وزیر رتن سین کو طلب کیا اور کہا کہ تم ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ ملک عرب جاؤ اور ان اوتار سے ملو اور واقعہ کی حقیقت کو خود معلوم کرو اور تم میری طرف سے ان مقدس اوتار کے لیے تین چیزیں ۱۔ چھالیہ ۲۔ سروطہ ۳۔ اور ازار بند لیتے جانا کیونکہ یہ چیزیں ملک عرب میں نہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ اوتار ان تینوں چیزوں کا نام بغیر دیکھے تم کو بتا دیں تو فوراً تم معہ سپاہیوں کے اس اوتار کے مذہب کو قبول کر لینا۔

Presented by www.ziaraat.com

وزیر رتن سین ریاست کھابڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) سے قندھار۔ پھر ایران ہوتے ہوئے ۵ رمضان المبارک ۳ ھ کو مدینہ کی سرحد پر پہنچے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب اصحاب و انصار کے ساتھ سرحد مدینہ پر ان ہندوستانی مہمانوں کی پیشوائی کے لیے خود موجود تھے۔ ان مہمانوں کو دیکھتے ہی وزیر کا نام لے کر رسالت نے پکارا آؤ بابا رتن ہندی خوش آمدید۔ رتن سین اپنا نام سن کر اس کے ساتھ ہندی کا لقب حیرت زدہ ہو گیا۔ فوراً اسی وقت رسول خداؐ کے قدموں میں گر پڑا اور قدموں پر اپنی پیشانی رگڑنے لگا۔ رسول خداؐ نے رتن سین سے کہا تمہارے راجہ نے میرے امتحان کے لیے تین چیزیں تمہارے ساتھ بھیجی ہیں۔ چھالیہ، سروطہ اور ازاربند لاؤ اسکو مجھ کو دے دو۔ رتن سین نے جب راجہ کی دی ہوئی چیزوں کا نام بغیر بتائے ہوئے رسول خداؐ کی زبانی سنے تو بہت پریشان اور حیران ہوا۔ اس ہی وقت کہنے لگا میں اور میرا یہ چھوٹا سا لشکر آپ کا دین اسی وقت اختیار کرتے ہیں آپ ہم سب کو اس سچے دین کی تعلیم دیجئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو اسی وقت مسلمان کیا۔

رتن سین اور اس کا چھوٹا سا لشکر تین دن تک حضرت علیؑ کا مہمان رہا

خدا کے رسولؐ نے حضرت علیؑ سے کہا بھائی رتن سین اور اس کے اس لشکر کو تم اپنے گھر میں تین دن تک مہمان رکھو۔ ہم سب لوگ تین دن تک رسول خدا کے بھائی حضرت علیؑ کے گھر مہمان رہے۔ آپ نے طرح طرح کے کھانوں سے ہماری ضیافت کی۔

Presented by www.ziaraat.com

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

حضرت امام حسنؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سبز ہو گیا

وزیر رتن کہتے ہیں ہم لوگ ۳ سال تک رسول خداؐ کی خدمت میں رہے اور میں نے آپؐ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی اور بھوج پتر پر اس زمانہ کے عرب کے حالات بھی قلم بند کیے۔

۱۵ رمضان ۳ ھ کو میری موجودگی میں رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پہلا نواسہ بطن حضرت جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا زوجہ محترمہ حضرت علیؑ سے پیدا ہوا۔ اس بچہ کا نام اللہ کے نبیؐ نے "حسنؑ" رکھا۔ اس شہزادے کے گلے میں میں نے سفید موتیوں کی ایک مالا ڈال دی جو میں ہندوستان سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ یہ مالا شہزادے حسنؑ کے گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتہ میں رنگ میں بدل گئی۔ اس کا سبب رسول خدا نے بتایا کہ میرے اس فرزند کو دشمنان دین زہر سے شہید کریں گے۔

حضرت امام حسینؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سرخ ہو گیا

اگلے سال یعنی ۳ شعبان ۴ھ کو آپ کا دوسرا نواسہ بھی اسی بی بی پاک کے بطن سے پیدا ہوا جس کا نام میرے نبیؐ نے "حسینؑ" رکھا۔ اس شہزادے کے گلے میں بھی میں نے ایک سچے موتیوں کی مالا بھی پہلی مالا کی طرح ڈال دی جو گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتہ کے بعد سرخ رنگ میں تبدیل ہو گئی۔ اس بات کا سبب بھی میں نے اللہ کے رسولؐ برحق سے دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اس جگر کے ٹکڑے کو دشمنان اسلام تین دن کا بھوکا اور پیاسا رکھ کر

یاامام المنتظر العجل العجل یاامام المنتظر العجل العجل

Presented by www.ziaraat.com

میدان کربلا میں جلتی ریت پر معہ اعزو اقربا شہید کریں گے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبیؐ کریم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

صحابی رسولؐ حضرت ابوذر غفاریؓ تبلیغ دین کے لیے ہندوستان آئے

کچھ دنوں کے بعد رتن سین نے سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں التجا کی کہ آپؐ اپنے کسی صحابی کو ہماری راج دھانی میں راجہ کنور سین چوہان کے پاس بغرض تبلیغ دین اسلام کے لیے بھیجیں تاکہ وہ وہاں جا کر اس سچے دین کا پرچار کریں۔ اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو راجہ کنور سین کے پاس ریاست کھابڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) ہندوستان بھیج دیا۔ ۳ھ کو جناب ابوذر غفاری ریاست کھابڑی ہندوستان آ گئے۔ راجہ رتن سین نے جناب ابوذر غفاریؓ کی بڑی آؤ بھگت کی۔ اپنا ذاتی مہمان رکھا۔ آپ کے ہاتھوں پر معہ اپنے اہل و عیال، لشکر اور رعایا کے دین اسلام کو قبول کیا۔ اس طرح رسولؐ خدا کی زندگی میں ہندوستان میں یہ پہلی اسلامی حکومت قائم ہو گئی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے راجہ سے کہا کہ اللہ کے رسولؐ کا آپ لوگوں کے لیے پیغام ہے کہ آپ لوگ اور دیگر نومسلم اپنا پہلا نام تبدیل نہیں کریں گے۔ کیونکہ مدینہ میں وزیر رتن سین کو بھی نام بدلنے سے منع کر دیا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد جناب ابوذر غفاریؓ واپس مدینہ چلے گئے۔

حاجی رتن سین ۱۲ صفر ۸ ھ کو سرکار رسالت مآبؐ کی خدمت سے ہندوستان واپس آ گئے۔

آپ نے یہ سارے واقعات سنگ موسیٰ کی ایک تختی پر لکھوا کر

Presented by www.ziaraat.com

راجہ کنور سین کی قبر کے سرہانے نصب کر دی۔ اور راجہ کے پہلو میں اپنی قبر کے لیے ایک جگہ مقرر کر دی۔ عرب کے حالات جو بھوج پتر پر لکھے تھے اس کو اس قبرستان کے مجاور کے پاس رکھ دیئے۔ یہ دونوں چیزیں تختی اور بھوج پتر آج بھی شاہی قبرستان کے مجاوروں کے خاندان کے پاس محفوظ ہیں۔ جس کو محقق حضرات اور اہل ثروت پرانی قدیمی شاہی قبرستان واقع تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد یوپی میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ان مزارات پر ہولی کے بعد پہلی جمعرات کو ہر سال میلہ لگتا ہے اس میلہ کا تمام انتظام ایک سکھ گھرانہ کراتا ہے۔ اس قبرستان کا رقبہ ۳۰۰ x ۳۰۰ بیگہ ہے۔

قبرستان تک پہنچنے کے راستے

شاہی قبرستان موضع کھابڑی در تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد جہاں راجہ کنور سین اور صحابی رسولؐ حاجی رتن سین اور اہل و عیال کی قبریں ہیں اس تک پہنچنے کے لیے متفرق راستے ہیں :

۱۔ دہلی اسٹیشن سے تحصیل امروہہ پھر مراد آباد سے بذریعہ بس دھنورہ منڈی۔ دھنورہ منڈی سے شیرپور جانے والے بس کے ذریعہ موضع ڈھولی کے موڑ پر واقع زیارت گاہ شق القمر پر اتر جائیں۔

۲۔ دہلی سے گجرولہ جنکشن بذریعہ ریل پھر گجرولہ سے بذریعہ بس شیرپور پھر ڈھولی کے موڑ پر واقع زیارت گاہ شق القمر پر اتر جائیں۔

(بحوالہ کتاب تاریخ اسلام کا ایک گمشدہ ورق یعنی شق القمر مصنف سید اختر عباسؒ عابدی صفحہ ۹۲ تا ۱۳۷ ناشر عابدیہ پبلشرز ۱۶۵ لیاقت بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

Presented by www.ziaraat.com

ہماری مطبوعات

1۔ ظہور امام مہدی علیہ السلام قریب تر ہے .... حصہ اول حصہ دوم و حصہ سوم

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں امام آخر الزماں علیہ السلام کے ظہور کا تذکرہ ان واقعات کا ذکر جو ظہور سے قبل رونما ہونگے غیر مذاہب کے لوگوں کی اور مستقبل شناسوں اور نجومیوں کی پیش گویاں آپ کے ظہور کے متعلق روایات ' عالمگیر حکومت کا قیام وغیرہ کا ذکر ہے ' دوسرے حصہ میں قوموں کی خرابی قرآن مجید کی روشنی میں ' مسلمانوں کی حالت زار ' یہودیوں اور عیسائیوں کا کردار ' ظہور کی علامتیں ' ناسٹرڈ یمس اور دوسرے لوگوں کی پیش گویاں ' آخری جنگ عظیم وغیرہ بیان کئے گئے اور تیسرے حصہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت ' اس کے اسباب ' طول عمر ' انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں ' تیسری عالمی جنگ ' خلائی مخلوق کا انسانوں سے رابطہ اور پیش گویوں اور معجزہ شق القمر کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

2۔ "اسلام اور امیر اسلام" اس کتاب میں "اسلام" اور "امیر اسلام" کی وضاحت قرآن اور احادیث کی روشنی میں کی گئی ہے ' تاکہ اسلامی مملکت کے قیام میں مد و معاون ہو ' اور وحدت ملی پیدا ہو ' اللہ کی اطاعت ' رسول ﷺ و اولی الامر کی اطاعت اور اولی الامر کی وضاحت قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے ' نہ صرف یہ بلکہ مختلف العقائد علماء نے ایک اسلامی مملکت کا نظریہ جو ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کے خلاف عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے رو برو پیش کیا وہ بھی اس کتاب میں شامل ہے

3۔ مقتل حسین علیہ السلام مصنفہ مخر الاماجد والاماثل مولوی سید سیادت حسین نقوی الامروہوی یہ کتاب چودہ مجالس پر مبنی ہے جس میں فضائل و مصائب عالمانہ اور اچھوتے

Presented by www.ziaraat.com

انداز میں بیان کئے گئے ہیں یہ کتاب دوسری بار شائع کی گئی ہے۔

4۔ اسلامی دستور حکومت، یہ کتاب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے بیان کردہ اصولوں پر مبنی ہے جن پر عمل کر کے ایک صحیح اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے سربراہ مملکت کے فرائض اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کار پردازاں حکومت کے حقوق و فرائض اس کتاب میں وہ خطبات اور احکامات تحریر ہیں جو آپ نے اپنی خلافت ظاہرہ کے دور میں وقتاً فوقتاً جاری فرمائے۔

5۔ آداب تعلیم علم و معاشرت، تحصیل علم کے سلسلہ میں ان آداب کا تذکرہ کیا گیا ہے جو رسالتماب ﷺ اور ائمہ علیہم السلام کے بیان کردہ ہیں معلم اور طالب علم کے حقوق و فرائض اور علم حاصل کرنے کا طریقہ، تدریس کے اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کر کے ایک طالب علم اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔نیز معاشرت احادیث نبوی اور اقوال ائمہ طاہرین کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

6۔ حج اور اس کا عبادی و سیاسی پہلو اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے سلسلہ میں مغرب کے منحرف شدہ اسلام کا کردار۔ یہ دو مضامین یکجا تحریر کئے گئے ہیں اور ان پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

ناشر

سید ناصر حیدر نقوی

شاہ چراغ چیمبرز لاہور

Presented by www.ziaraat.com